مقتل حسین علیہ السلام

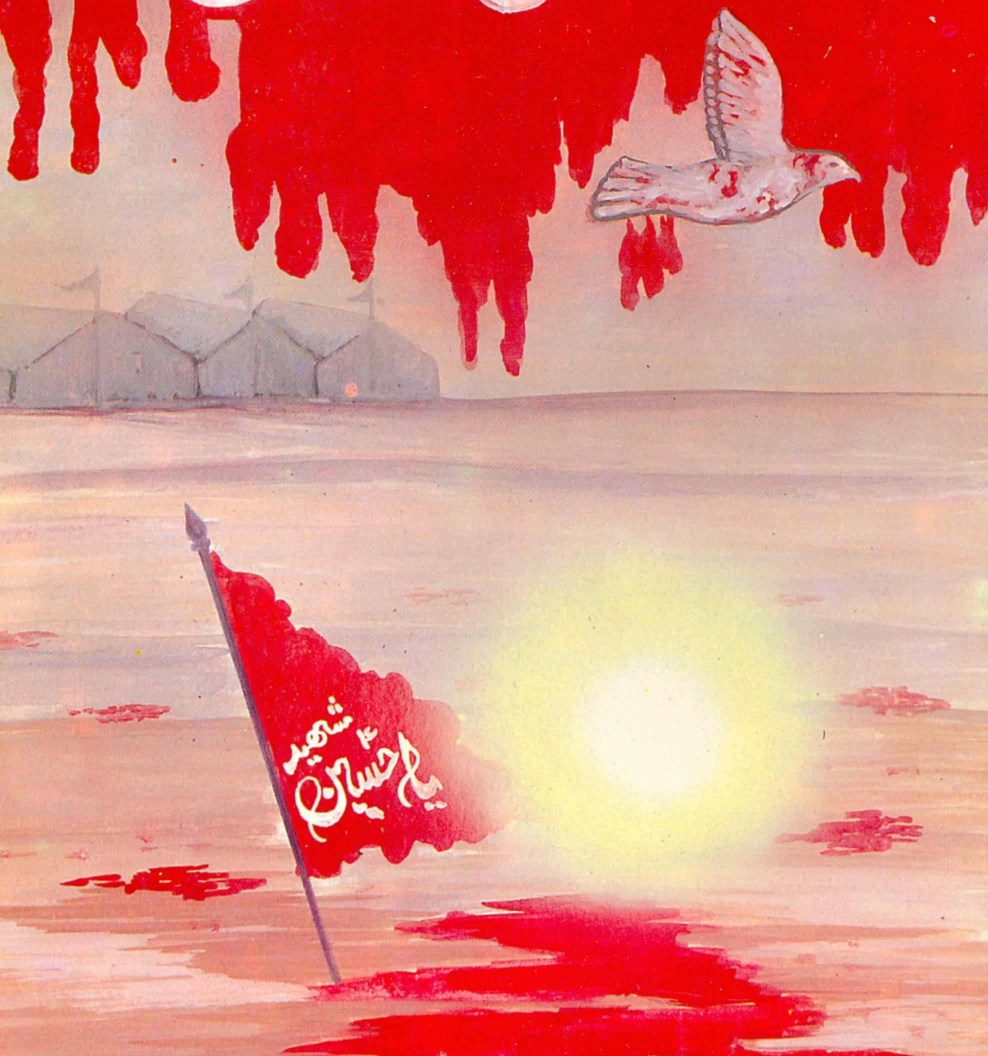

مصنفہ
فخر الاماجد والاماثل مولوی سید سیادت حسین صاحب نقوی الامروہوی مدظلہ

[illegible]

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : مقتل حسین

مصنف : مولوی سید [illegible] نقوی الامروہوی مرحوم

اشاعت : ۱۹۹۶ء

بار دوم : [illegible]

کمپوزنگ : [illegible] لاہور فون: [illegible]

ناشر : سید ناصر [illegible] لاہور

قیمت :

اشاعت : [illegible]

[illegible]

فہرست مضامین

نمبر صفحہ	مضامین	مجلس
1	مجلس اول: ذکر صادقین اور دنیا میں سب سے پہلا گھر خانہ کعبہ امام حسین کا پشت رسول پر سوار ہونا اور معاویہ کے مرنے پر ولید کا حسین کو بیعت یزید کے لیے طلب کرنا اور ولید کی گفتگو اپنی بہن سے آ کر بیان کرنا اور پھر وہ کسی رہ جانا	1
[illegible]	مجلس دوم: خوف خدا سے جناب یحییٰ کا گریہ فرمانا اور شان و تجمل مخدرات با شیعیان سفر کرنا اور اہل مدینہ کی گریہ و زاری اور جناب صغرا کی وقت رخصت بیقراری اور ام [illegible] سے [illegible] کا ذکر	2
[illegible]	مجلس سوم: ذکر حج اور قربانی و واقعہ جناب ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و سفر امام کا مکے سے عراق اور راہ میں جناب حبیب اور حر سے ملاقات، حر کا امام کو روکنا اور امام کا حر کے رسالہ کو مع جانوروں کے پانی سے سیراب کرنا اور جناب مسلم بن عقیل کی [illegible] اور رقیہ بنت مسلم کو تسلی و تشفی فرمانا	3
[illegible]	مجلس چہارم: [illegible] کے خواب [illegible] اور [illegible] کا [illegible] اور ان کا امام کو [illegible] اور [illegible] امام حسین علیہ السلام کا [illegible]	4

۵۔ مجلس پنجم: حال وفات امام حسن علیہ السلام اور وقت نزاع آپ کا وصیتیں فرمانا اور جناب قاسم کو سپرد امام حسین علیہ السلام فرمانا و شہادت جناب قاسم ۲۵

۶۔ مجلس ششم: حضرت علی کا یہودیوں کے باغات میں مزدوری کرنا اور بیت المال کا پیسہ میں آپ کا فیصلہ فرمانا ایک یہودی لڑکی کا واقعہ اور جناب وہب میں جبرئیل کا خبر شہادت امام حسین علیہ السلام دینا و شہادت عون و محمد پسران حضرت زینب علیہا السلام ۳۱

۷۔ مجلس ہفتم: ذکر فضائل مولا علی اور جناب رسالتمآب کے علمداروں کا ذکر اور عباس کا علمدار حسین ہونا اور جناب فاطمہ زہرا کا جناب ام البنین کو پرورش جناب عباس کی وصیت فرمانا اور رخصت جناب عباس حرم محترم سے شہادت جناب عباس علیہ السلام ۵۰

۸۔ مجلس ہشتم: ذکر علم حضرت علی اور جواب اول مجلس قیصر روم کے سوالوں کا جواب دینا و حال جناب عبداللہ و شہادت جناب علی اکبر علیہ السلام ۵۰

۹۔ مجلس نہم: ایک رات جناب کوثر امیر المومنین علیہ السلام کو تجہیز کرنا اور جناب فاطمہ زہرا کا یہودی کے یہود میں آنا اور شرکت شادی فرمانا، دولہن کا مرجانا اور آپ کی دعا سے اس کا زندہ ہونا و حال شہادت جناب علی اصغر علیہ السلام ۶۰

۱۰۔ مجلس دہم: خدا کا تمام مخلوق کو اپنے امام کے ساتھ روز قیامت بلانا و حال دنیاوی بادشاہ نظام و دنیاوی ومشق کی یورش امام حسین پر و حال شہادت امام حسین علیہ السلام روز عاشورہ ۶۷

۱۱ مجلس یاز دہم: فضائل امام حسینؑ آہو اور حلہ بہشتی کا آپ کے لیے آنا اور موتی کا دو ٹکڑے ہونا اور قبر جناب رسالتمآب و فاطمہ زہرا و حسن مجتبیٰ سے رخصت ہونا اور راہ میں ابن عباس و عبداللہ شوہر جناب زینب و محمد حنفیہ سے ملاقات کا ہونا۔ ۷۳

۱۲ مجلس دوازدہم: حسد و غیبت کی برائی اور امیرالمومنینؑ کا ایک لڑکے کے مقدمہ میں فیصلہ کرنا امام حسینؑ کا حبیب کے نام خط روانہ کرنا اور اپنی نصرت کو بلانا حبیب کا کربلا پہنچنا اور حبیب بن مظاہر کا شہادت پانا ۸۱

۱۳ مجلس سیزدہم: فضائل و حال وفات رسول خدا عزرائیل کا قبض روح کے لیے آنا اور خانہ جناب سیدہ میں داخلہ کی اجازت چاہنا اور آپ کا منع کرنا و تجہیز و تکفین و تدفین رسول اور خدمت جناب فاطمہ زہرا میں عورات مدینہ کا تعزیت کے لیے آنا اور آپ کا باپ کے اشتیاق میں بلال کو حکم اذان دینا اور جناب سکینہ کی اپنے پدر بزرگوار کی تجہیز و تکفین میں بے بسی۔ ۸۸

۱۴ مجلس چہاردہم: مباہلہ اہل نجران اسلام کی فتح عیسائیوں کی شکست اور قبول جزیہ اسمائے فاطمہ زہرا اور ان کی تشریح و حال وفات جناب سیدہ آپ کے جنازہ کو رات شب میں اٹھانا اور بے پردگی مخدرات اہلبیت کوفہ میں ۹۱

تعارف

فخر الاماثل والافاضل جناب مولوی سید سیادت حسین صاحب نقوی الامروہوی مرحوم

جناب مولوی صاحب موصوف بمقام امروہہ پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم سید المدارس امروہہ میں حاصل کی اور مولانا و مقتدانا سید احمد حسن صاحب قبلہ امروہوی اعلی اللہ مقامہ اور دیگر علمائے اعلام سے معرفت و نحو، فقہ و اصول فقہ، شرائع، شرح لمعہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کی [illegible] میں منشی فاضل اور مولوی فاضل کی اسناد حاصل کیں اور امروہہ ہی میں ہندو ہائی اسکول میں اردو، فارسی اور عربی کے استاد مقرر ہوئے تقریباً دو سال بعد فرخ آباد کرسچن ہائی اسکول میں ملازمت اختیار کی۔ مولوی صاحب قبلہ کا ایک طویل عرصہ فرخ آباد میں گزرا جہاں سے ۱۹۴۸ء میں ریٹائر ہو کر پاکستان تشریف لے آئے اور لاہور میں سکونت اختیار کی۔ فرخ آباد میں قیام کے دوران آپ نے دینی اور علمی خدمات سرانجام دیں اور وہاں فرخ میر کی جامع مسجد میں جو شیعہ حضرات کی تحویل میں تھی امامت کے فرائض انجام دیئے۔ مولوی صاحب قبلہ کا وقت عموماً تعلیم و تدریس اور تصنیف و تالیف میں صرف ہوتا تھا آپ نہایت ذہین، ذکی، متدین، خلیق، منکسر المزاج اور جمیع اوصاف حمیدہ سے متصف تھے۔ مجالس جناب سید الشہداء اور محافل میں آپ کے بیانات مخصوص انداز کے حامل تھے۔ مذہب سے لگاؤ کا یہ عالم تھا کہ آپ کی نمازیں اور دیگر ارکان و نماز شب بہت کم قضا ہوئے۔

آپ نے باونے سال کی عمر پائی اور ۲۲ محرم ۱۹۷۶ء کو لاہور میں انتقال فرمایا۔ محرم سے عالم بیداری میں تین دن تک آپ کو رسالتمآبؐ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی زیارات ہوتی رہیں۔ دس محرم کو باوجود اس کے کہ ضعیفی کی وجہ سے مجالس پڑھنا ترک کر دی تھیں اپنے لیے مجلس امام حسینؑ پڑھی اور خود بھی خوب گریہ فرمایا اور سامعین بھی خوب روئے۔

مولوی صاحب موصوف کی مشہور تصانیف میں قتل حسین اور جواہر الصلوۃ ہیں۔ قتل حسین پیش خدمت ہے امید ہے کہ آپ پسند فرمائیں گے اور مولوی صاحب قبلہ کی روح کو ثواب کے لیے ایک سورہ فاتحہ تلاوت فرمائیں گے۔

سید حسین محمد نقوی الامروہوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

الحمد للہ رب العلمین [illegible] والسلام علی رسولہ الامین والہ الطیبین من یومنا [illegible] الدین قال اللہ تبارک و تعالٰی فی کتابہ المبین [illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین پروردگار عالم اپنے کلام بلاغت نظام میں ارشاد فرماتا ہے کہ اے [illegible] سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر حقیقت میں تم ڈرتے ہو تو خوف کے معنی یہ ہیں کہ نیک کاموں کی طرف رغبت کرو اور برے کاموں سے بچو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ جب تم سچوں کے ساتھ ہو جاؤ گے تو سچ بولنے کو اپنا شعار بنا لو گے اور اللہ سے ڈرو گے تو تم ہر بدی اور ہر خرابی سے [illegible] کی امان میں رہو گے اور سچ بولنے والوں کے ساتھ تمہارا ہر عمل تمہارا ہر قول تمہاری رفتار تمہاری گفتار صادق ہو گی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جن صادقین کے ساتھ ہونے کا حکم دیا گیا ہے وہ کون صادقین ہیں۔ ہماری فطرت ہماری عادت ہماری [illegible] روزمرہ کا معمول یہ بتاتا ہے کہ وہ ایسے اپنی سچائی میں کامل ہوں کہ کبھی جھوٹ اور مکر و ریا کا شائبہ بھی کسی وقت ان میں [illegible] جب سے کہ وہ پیدا ہوئے ہوں اور اس دنیا میں تشریف [illegible] خدا حضوری میں پہنچے ہوں نہ ہو جو صادق کامل ہوگا وہ ہرگز نہ کاذب ہو گا نہ ظالم اور نہ فاسق ہو گا۔ اور [illegible] ہے کہ [illegible] سے [illegible] ہے۔ جب یہ معیار ہم کو معلوم ہو گیا [illegible] ہم کو [illegible] کریں [illegible] پر نظر ڈالیں ہر ایک کو [illegible]۔ [illegible] کی بات کہ دیکھیں کون اس چھلنی میں [illegible]۔ اچھا آؤ [illegible] کیا [illegible] کہ تمام ملکوں اور شہروں کے [illegible] آپ نے [illegible] ان تمام شہروں میں جو شہر دنیا کے بڑے میدانی اور [illegible] ہو [illegible] کہلاتی ہو اور جو

نقطہ اعتدال ہو معلوم ہو جائے گا۔ البتہ صاحب نقطۂ اعتدال پر وہی مقصد تو ہو گا جس نے یہ کہا ہو گا کہ انا النقطۃ تحت الباء یعنی تو آپ حضرات سمجھ گئے ہوں گے۔ مکہ یا بکہ بھائیو بہنو۔ اللہ ہی نے صادقین کہا ہے۔ وہی اپنے کلام میں بتلا رہا ہے کہ اول بیت وضع ببکتہ مبارکا۔ پہلا وہ مبارک گھر مکہ میں بنایا گیا۔ یہ یاد رکھئے کہ یہ گھر دنیا میں سب سے پہلا بنایا گیا اور کس کے لیے بنایا گیا۔ صادقین کے لیے اللہ اللہ کیسے صادقین تھے کچھ ایسے ہی اعلیٰ مرتبت صادقین تھے کہ اس بیت کے بنانے والے معمولی درجہ کے نہ تھے ملائکہ نے بنایا آدم نے بنایا جناب ابراہیم و اسمٰعیل نے بنایا اسی طور تو اور ہمارے رسول نے بھی اس کی تعمیر میں اس طرح حصہ لیا کہ قبائل قریش میں جب حجر الاسود کے اٹھانے پر نزاع ہوا تو رحمۃ للعالمین نے وہ ناطق فیصلہ دیا کہ کسی ایک کو جھگڑنے کی گنجائش نہ رہی فرمایا چادر بچھاؤ اور تم سب مل کر اس پتھر کو چادر میں رکھو اور ہم سب چادر پکڑ کر لے چلیں اور جہاں یہ نصب تھا لگا دیں چنانچہ مقام مقررہ پر خود رسول اللہ نے اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر رکھا اب تو معلوم ہو گیا کہ ان صادقین میں کا صادق اول جن میں پیدا ہوا تھا وہ صادق اول آپ کے آقا اور مولا علی ابن ابی طالب علیہ السلام تھے جب یہ صادق اول ہوئے تو صادق اوسط بھی ہونا چاہئے اور جب صادق اوسط ہو تو صادق آخر بھی ہونا چاہئے۔ آپ ذرا اس حدیث کی بھی اس سے مطابقت کر لیجئے۔ اولنا محمد و اوسطنا محمد واخرنا محمد وکلنا محمد یعنی پہلا بھی ہمارا محمد ـــــ اوسط بھی ہمارا محمد اور آخر بھی ہمارا محمد اور ہم کل کے کل محمد ہیں ان میں صادق اول مہر نبوت پر قدم رکھے بت شکنی کی ـــــ شان دکھاتا نظر آتا ہے یہ نہ کہئے گا کہ رسول اللہ معاذ اللہ صادقین میں نہ تھے یا صدیقہ طاہرہ صادقہ نہ تھیں یہ تو سردار صادقین تھے۔ ہاں تو آج میرے مولا علی ابن ابی طالب کو کیسے کاندھے پر صاحب معراج کے کاندھے پر شرف سربلندی حاصل ہو رہا ہے۔ اب بپاس ادب رسول اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ یا رسول اللہ آپ ہی نے تو اپنے عمل سے اس پر مجبور کیا کہ ہم یہ کہہ دیں کہ امامت رسالت سے بلند نظر آ رہی ہے ہاں بھائیو بہنو ہم نے تو دنیا میں یہی اب تک دیکھا ہے اور دیکھیں گے کہ اپنے

[illegible] بزرگوں کی تعظیم سے عزت کم ہو جاتی
ہے [illegible] کم رتبہ ہیں۔ یہی ہمارے رسول کے مرتبہ
اور درجے میں کمی کی [illegible] نظر نہیں آئی۔ کسی اور سلطان کو بلاتیں تو اور زیادہ
جلال ہوتا۔ [illegible] رسالت مآب بلا شک مشغول ہیں کوئی سلطان الوعد
بچہ [illegible] آپ نے کچھ تو لیا ہو گا وہ کون بچہ ہے یہ وہ بچہ
ہے [illegible] کا گوشت و پوست ہے اور جس کا خون رسول کا
[illegible] پشت رسول پر آ کر سوار ہو جاتے ہیں۔ ادھر
رسول [illegible] حسین اپنی مرضی سے تمہاری پشت سے نہ
اترے [illegible] آپ ذرا گہری نظریں ڈالیں اور غور کریں کہ
کون [illegible] ہے اور کیا یہ پشت رسول ہے کہ اللہ
[illegible] اس کی مرضی کے خلاف یہ نہیں چاہتا کہ میرا حسین غمزدہ ہو جائے یا اس
کا دل [illegible] ہو۔ [illegible] جس کا یہ پاس و لحاظ ہو جس کا یہ شرف و مرتبہ ہو وہ
معاویہ کے مرنے [illegible] کے لیے ولید والی مدینہ کے محل میں بلایا جائے اور یزید
[illegible] کہ اگر [illegible] سر قلم کر کے ہمارے پاس بھیج دے قاصد ولید در
دولت پر آ کر [illegible] اور بعد سلام عرض کرتا ہے کہ ولید نے آپ کو طلب
فرمایا ہے۔ حضرت یہ [illegible] کہ رات کی تاریکی نے چاروں طرف ظلمت کے
پردے [illegible] نہیں ہے اور [illegible] ولید کے لئے ہے کل مخدرات
[illegible] خاندان نبی [illegible] کہ حسین نے اس واقعہ سے مطلع فرمایا ہے قاصد کے [illegible]
[illegible] عجیب بے چینی پیدا ہو گی۔ [illegible] کہرام مچ گیا اور کہیں نہ کہرام ہوتا [illegible]
[illegible] علی مرتضیٰ جیسے باپ کا سایہ [illegible] اٹھ چکا تھا [illegible] آغوش سے محروم ہو
چکے [illegible] زہرا اور [illegible] بھی [illegible] سے عرض کرتی ہیں کہ
بھیا [illegible] وقت ہے آپ تنہا تشریف نہ لے جائیں معلوم نہیں اپنی پیاری بہن سے
ارشاد فرماتے اور تسلی دیتے ہیں کہ میں [illegible] ہاشمی کے ہمراہ جا رہا ہوں جو سب
[illegible] چنانچہ [illegible] آغوش رسول مع جوانان [illegible] و جعفری و برادر حق

شامل جناب عباس و ہم شبیہ رسول دارالامارۃ ولید پر پہنچتے ہیں اور اودھر خانہ جناب سیدہ میں ثانی زہرا نے اپنے سر کے بال کھولے اور سب بیبیوں بچوں کو اپنے گرد جمع کیا اور کہا میں دعا کرتی ہوں کہ عباس آل عبا مع ہمراہیوں کے خیر و عافیت آئیں تم آمین کہو اور اودھر فرزند رسول اشارہ جوانان ہاشم کو دروازہ پر چھوڑتے ہیں اور ہدایت فرماتے ہیں کہ تم میرے ہمراہ اندرون محل نہ چلو مگر یہ جوان بضد ہیں کہ ہم ہرگز آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔ ہم آپ کے ساتھ چلیں گے آپ نے فرمایا کہ تم دروازہ پر رہو جس وقت میری آواز بلند ہو تم سب ننگی تلواریں لے کر محل کے اندر آجانا چنانچہ فرزند رسول داخل دارالامارۃ ہوتے ہیں۔ ولید استقبال کے لیے بڑھتا ہے اور اپنے پہلو میں جگہ دیتا ہے۔ مروان علیہ اللعن بھی بیٹھا ہوا ہے۔ ولید نے یزید کا وہ خط سنایا آپ نے معاویہ کے مرنے کی خبر سن کر کلمات تعزیت ادا کیے اس کے بعد بقیہ مضمون سن کر فرمایا اے ولید یہ پردہ شب ہے بہتر ہوگا کہ روز روشن ہو جائے اور سب کے سامنے اس کا جواب دوں۔ پس ولید نے یہ جواب سن کر آپ کو واپسی کی اجازت دی ادھر آقائے کونین کا وہاں سے چلنا تھا کہ مروان ملعون ولید سے مخاطب ہو کر بولا ارے کیا غضب کرتا ہے کہ ہاتھ میں آیا ہوا شکار چھوڑے دیتا ہے۔ حسینؑ کا یہ سننا تھا کہ رگ ہاشمی جوش میں آئی اور باآواز بلند اس ملعون سے کہا کہ تیری کیا مجال ہے جو ہم پر ہاتھ دراز کر سکے۔ اس آواز کا بلند ہونا تھا کہ ایک دم بہادران حسینی ولید کے محل میں ننگی تلواریں لے کر داخل ہو گئے اور چاہتے تھے کہ مروان ملعون کو مع ولید کے موت کے گھاٹ اتار دیں لیکن حسینؑ جیسے شجاع و غیور نے بپھرے ہوئے شیروں کو روکا اور کہا بہادرو آل ہاشم کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ ہماری طرف سے جنگ کی پہل ہو مروان مردود چھپ گیا اور ولید نے آپ کو رخصت کیا اب آپ کے آقا میرے مولا اپنے دلیروں کو ساتھ لیے دولت سرا کی طرف آ رہے ہیں۔ آگے آگے جناب عباس ہیں اور عقب میں ہم شبیہ پیغمبر جناب علی اکبر ہیں جیسے ہی علم بردار حسینی پر جناب زینب کی نظر پڑتی ہے فرماتی ہیں بھیا عباس میرا ماں جایا تو خیر سے ہے ابھی جناب عباس جواب دینے بھی نہ پائے تھے کہ صاحبہ زین کی نگاہ اپنے چاہنے والے بھائی کے چہرے پر پڑی اور بیتابانہ دوڑ کر

ماں جائے کے گلے میں اپنی باہیں ڈال دیں اور دھاڑیں مار کر رونے لگیں۔ حسین مظلوم
نے اس موقع پر بڑے ضبط و تحمل سے کام لیا مگر پھر بھی آپ کے آنسو حلقہ چشم میں
جمع ہو گئے اور جب ثانی زہرا کے رخساروں پر گرے ہوش میں آئیں تو فرمایا بہن بیبا کو
وصیت کیا ہے پیا تمام کیا پیاری بہن کو [illegible] فرمایا تم سادات کی
بیٹی ہو صبر سے کام لو بس یہ سمجھ لو کہ [illegible] سے اپنا وطن [illegible] میرا
وطن مدینہ [illegible] لیکن [illegible] ہجرت کے بعد [illegible] اپنے وطن [illegible]
چھوڑ گئیں تو اپنے وطن [illegible] تم میرے بعد جس حال سے
بچے کی وہ [illegible] ناقابل بیان ہے لیکن کر لینا [illegible] وہ وقت چلا آ رہا ہے کہ میرے بعد
دل کھول کر رو لینا مگر پھر بھی میری طرح صبر و ضبط سے کام لینا الا لعنۃ اللہ علی
القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

دوسری مجلس

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاء
والمرسلین واٰلہ الطاہرین المعصومین من یومنا ھذا الی یوم
الدین○ قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی کتابہ المبین وھو اصدق
الصادقین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ
وکونوا مع الصادقین پروردگار عالم اپنے کلام مجید میں ارشاد فرماتا ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہر
[illegible]
[illegible] ہے۔ اس [illegible] انسان نے ایمان رکھتے ہوئے اور

خدا سے ڈرتے ہوئے اور سچائی کو لیتے ہوئے ادا کیا اس نے منشائے خداوندی کو پورا کیا۔ اسلام خدا کا دین ہے۔ حیا ایمان کا جزو ہے اور حیا انسان کا زیور ہے اور صدق اس کا نیابتی ملبوس۔ انسان کی آراستگی ظاہر و باطن سے ہوا کرتی ہے جس کا ظاہر و باطن ایک جیسا اور راستی سے مزین ہو گا وہ اللہ سے بھی خائف ہو گا اور صادق بھی جو اللہ سے ڈرے گا وہ خوف سے اپنے اعمال کا جائزہ بھی لے گا گریہ بھی کرے گا اور اپنے اعمال کی کمی کا خدا کے حضور اقرار بھی کرے گا۔ خوف و گریہ ایمان اور صدق کے درجات ہیں عام انسانوں کا گریہ خوف ایمان و صدق کچھ اور ہی ہو گا اور خاص انسانوں کا خوف گریہ صدق ایمان کچھ اور ہی شان رکھتا ہے۔ عام انسان خطا سے محفوظ نہیں اور خاص انسان جیسے انبیاء اور امام ہیں یہ ہر خطا سے محفوظ ہوتے ہیں۔ چنانچہ جناب یحییٰ پیغمبر نے خوف خدا سے اس قدر گریہ فرمایا کہ ان کے رخساروں پر خوف خدا سے روتے روتے زخم پڑ گئے۔ ان کی والدہ جناب یحییٰ کے زخموں پر مرہم رکھتیں اور بیٹے کی محبت میں بے چین ہو کر جناب یحییٰ سے کہتیں کہ بیٹا صبر کرو کہاں تک روؤ گے کہنے لگے اماں جان کیونکر نہ روؤں جیسا چاہیئے میں اپنے اعمال میں قصور پاتا ہوں ایک روز جناب زکریا بر سر منبر وعظ فرما رہے تھے کہ اثنائے بیان میں ذکر ہاویہ بھی آ گیا اور یہ دوزخ کا آخری طبقہ ہے۔ جناب زکریا کو یہ نہ معلوم تھا کہ میرا فرزند یحییٰ بھی یہاں بیٹھا ہوا ہے جب جناب یحییٰ نے ہاویہ کا نام سنا تو ایک چیخ ماری اور کہنے لگے کہ اے یحییٰ تو ابھی تک ہاویہ سے غافل ہے یہ کہا اور جنگل کا راستہ لیا یہ حال دیکھ کر جناب زکریا نے وعظ کو بند کیا اور مادر یحییٰ نے جب یہ سنا تو محبت فرزندی سے بے چین ہو کر تلاش فرزند میں نکل کھڑی ہوئیں بعد تلاش بسیار جب فرزند کو پایا گھر پر لائیں نہلایا دھلایا کپڑے بدلے رخساروں کے زخموں کو صاف کیا مرہم کے پھاہے رکھے اللہ اللہ ماؤں کے دل میں محبت اولاد میں کیسے تڑپ جاتے ہیں یاد آ گیا مجھے مدینہ کا وہ منظر جب کہ بالیسے شادی بیاہ بچیاں سے رخصت ہوئی ہوں گی تو ان کے دل کی کیا حالت ہوئی ہو گی نہیں نہیں اس گریہ کی قدر آپ کو ابھی نہیں ہو گی۔ آیئے ذرا مدینہ کی شاہزادیوں کے عالم رنج و تجمل کو بھی دیکھیں ابو عبداللہ ابن سنان کہتا ہے کہ میں در دولت امام حسینؑ پر

[illegible] کے حرم کا حسن و جمال اور اپنی شہزادیوں
[illegible] کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان [illegible] کے
[illegible] ایک [illegible] کہ ازسرتاپا [illegible]
[illegible] اور ایسا رعب و جلال میرے دل پر چھایا کہ
[illegible] کے بعد جب [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] کر ان کو [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جناب [illegible]
[illegible] کی خاتون کو ساتھ لئے اس طرح آ رہا
[illegible] آہستہ آہستہ جب [illegible]
[illegible] کے ساتھ ان کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے بعد ایک اور [illegible]
[illegible]
[illegible] جا [illegible] کے
[illegible]
[illegible]

ہیں تو کہا گیا کہ علی زہرا جناب زینب ہیں اور وہ جوانان ہاشمی و عقیل عون و محمد اور ہم شبیہ پیغمبر جناب علی اکبر اور خاص کر بھیا امام حسین علیہ السلام ہیں ادھر جناب عبداللہ شوہر جناب زینب کھڑے گریہ فرما رہے ہیں۔ ادھر جناب ام سلمہ اور جناب صغرا کی یہ حالت ہے کہ فرزند رسول سے جناب ام سلمہ فرما رہی ہیں کہ بیٹا تم ہم کو کیوں اپنی جدائی سے زندہ درگور کئے دیتے ہو تمہاری نانی تم کو مدینہ سے ہرگز نہ جانے دے گی۔ حسین اپنی جدہ ماجدہ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں نانی اماں روز ازل سے یہ سفر کرب و بلائے اہل و عیال میرے لیے مقدر ہو چکا ہے مجبور ہوں کہ وعدہ گاہ پر پہنچوں پھر مظلوم کربلا نے اپنی جدہ ماجدہ سے ارشاد فرمایا کہ تشریف لائیے اور آپ وہ منظر کربلا کا ملاحظہ فرمایئے۔ باعجاز امام زمین کربلا بلند ہوئی اور مابین انگشتان حسین آپ وہ تمام مناظر دیکھ رہی ہیں اور اپنے فرزند سے پوچھتی جاتی ہیں کہ یہ کون ہے اور یہ کس کی جگہ ہے امام مظلوم بتاتے جاتے ہیں کہ یہاں میرا کڑیل جوان علی اکبر سینہ پر برچھی کا پھل کھائے ایڑیاں رگڑتا ہوگا یہاں قاسم نوشاہ کی لاش پامال سم اسپاں ہوگی۔ یہاں میری ماں جائی زینب کے لال داد شجاعت دیتے اپنے چھوٹے چھوٹے سینوں کے جوہر دکھاتے تلواریں کھاتے خاک کربلا پر تڑپتے ہوں گے جناب ام سلمہ یہ منظر دیکھ رہی ہیں اور آنسو ہیں کہ رخساروں سے آپ کے گر رہے ہیں کہ ایک دم آپ چیخ مار کر پوچھتی ہیں کہ بیٹا حسین ایک جری سوار نظر آ رہا ہے کہ فرات سے کوئی چیز چھپائے لا رہا ہے اور اشقیا برابر وار کر رہے ہیں کہ یکایک پانی بہتا اور سوار ڈھال ہوتا نظر آیا یہ کون سوار ہے کہا نانی اماں یہ میری فوج کا سپہ سالار میرے لشکر کی زینت اہل حرم کی امیدوں میری قوت بازو عباس ہے۔ غرضکہ اس کے بعد جناب صغرا کا ہاتھ اپنی نانی کے ہاتھ میں دیا اور کہا میری بیمار بچی تم اپنی نانی کے پاس رہو جب تم کو صحت ہو جائے گی تو تم کو بلا لوں گا مگر جناب صغرا بابا کی خدمت میں عرض کرتی ہیں میرے مسیحا صرف آپ کے دیدار سے یہ بچی تندرست ہو جائے گی۔ بابا یہ سنسان گھر مجھے کاٹ کھانے کو دوڑے گا۔ اکیلے گھر میں گھبراؤں گی جب کوئی نہ ہوگا تو کل کی مرتی آج مر جاؤں گی آخر وقت اس بیمار کے سرہانے کون سورۂ یٰسین پڑھے گا کون پلنگ کو قبلہ رخ کرے

[illegible] سب نے مجھ سے
[illegible] آپ پر نثار کرتے اور بچے ایسا میرے
[illegible] یہ شان تھا کہ محبت بھری نگاہوں سے
[illegible] میں آگے بڑھ کر ہاتھ پھیلائے اور
[illegible] ہر ایک نے لینا چاہا مگر کسی کے پاس نہ گیا جب
[illegible] کی کیا تشریف لائے اور فرمایا
[illegible] اپنے آقا کی خدمت میں عرض کی کہ علی
اصغر [illegible] نے لینے کی کوشش کی اس
کے بعد آگے [illegible] قریب [illegible] اصغر آتے ہیں اور مجھے ایسا لگا کہ گوش علی اصغر میں
کہہ دیں کہ ذرا اپنی باہیں [illegible] میں علیحدہ کر کے اپنے بابا کی گود میں آ جائے
[illegible] عرض کرنے کی بابا آپ نے بھیا علی اصغر کے کان میں کہہ دیا کہ میری گود
[illegible] نے فرمایا بیٹی میں نے اصغر سے کہا کہ مجھ
[illegible] نہ ہوں گے تمہارے بغیر
[illegible] حرم میں اور خیمہ والوں میں وہ کہرام تھا
[illegible] اچھے ہم شبیہ رسول سے
[illegible] ہمارے کہیں شادی نہ کر لینا ورنہ
[illegible] بھائیوں کی اکیلا [illegible] کہ تصویر رسول
[illegible] کے چہرے پہ دوپٹے
[illegible] کر انکی روبھی کہ ظلم کیا تھا
[illegible] علی اکبر [illegible] اور [illegible] آواز سے عرض
[illegible] تم کو لینے حضور
[illegible] کبھی نہ دیکھا تھا اور نہ
[illegible] جانے سے اپنے بابا کے مزار پر
[illegible] کیا گیا اور کربلا کے شہزادے نے جو

قتل حرم اپنے نانا کے وطن کا رخ کیا۔ الا لعنة [illegible] القوم الظالمین
وسیعلمون الذین ظلموا ای منقلب [illegible]

تیسری [illegible]

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ [illegible] علی اشرف
الانبیاء والمرسلین وآله الطاہرین المعصومین [illegible] ھنا الی
یوم الدین قال اللہ تبارک و تعالیٰ [illegible] وھو اصدق
الصادقین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا [illegible] آمنوا اتقوا اللہ
وکونوا مع الصادقین اپنے بندوں کا [illegible] ۔ اس آیت میں
میں ایمان والوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ [illegible] ہمراہ ہو جاؤ۔
اس آیت میں امنوا اتقوا اور کونوا جمع [illegible] کی جمع کا صیغہ
ہے۔ سب ایمان والوں سے مطالبہ ہے۔ سب [illegible] سب کے سچوں
کی ہمراہی کا حکم ہے۔ اتقوا اتقاۃ اور تقیہ [illegible] گئے ہیں جو
اللہ سے ڈرنے کا وقت پڑنے پر تقیہ پر [illegible] و جان و
مال و آبرو بچانے کے لیے ظالم کے قول و [illegible] کرنا کفر نہیں ہے۔
نیت دیکھی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے تو کہا جاتا [illegible] بالنیات ہمارا تو کیا
ذکر ہے انبیاء میں اصحاب کہف نبی نے بادشاہ [illegible] باندھ کر ان
کے تلوار منا کر اپنے عقائد کو چھپایا پر تقیہ [illegible] ابراہیم کے تقیہ کی
بابت خدا نے قرآن میں تین قول نقل فرمائے ہیں۔ [illegible] سے معنی یہ ہیں
کہ ایسا ذو معنی لفظ استعمال کریں کہ اپنا مطلب [illegible] اپنا مطلب نکال
کر خوش ہو جائے۔ بہرطور پہلا قول جو خداوند عالم [illegible] جناب ابراہیم کا نقل
فرمایا ہے کھلم کھلا تقیہ ہے کفار کے جواب میں جناب ابراہیم فرماتے ہیں بل فعلہم
کبیرھم اصل واقعہ یہ ہے کہ جناب ابراہیم کے [illegible] نام تارخ تھا اور آذربت

• جراثیم ان کے ساتھ ابراہیم سے کہنے لگے اور اسی وقت انہوں نے کہا کہ ہمارے
ساتھ صحرا کو چلو ہمارے ساتھ میلہ دیکھو آپ نے جواب میں فرمایا انی سقیم یہ دوسرا
قول ہے جو تیسرا واقعہ کر رہا ہے۔ خلاصہ یہ کہ جناب ابراہیم محبت الٰہی کے بیمار تھے
اور کہہ دیا کہ انی سقیم کہتے ہی جب کفار جانے لگے تو کہا کہ ابراہیم تم ہمارے خداؤں کو
کھانا پانی دینے کی خدمت بجا لانا جب کفار و شاہ وقت جنگل میں میلہ منانے گئے ادھر
جناب ابراہیم نے ہر ایک بت کے سامنے کھانا پانی رکھا جب انہوں نے نہ کھایا تو سب
کے سامنے کا کھانا بڑے بت کے سامنے لا کر رکھ دیا اور سب بتوں کو اس طرح سے
توڑ دیا کہ کسی کا ہاتھ کاٹ دیا کسی کی ٹانگ توڑ دی کسی کی ناک کاٹ غرض کہ سب شکستہ اعضا کا
ایک ڈھیر کر کے بڑے بت کے گلے میں ڈالا اور وہ تیر جس سے ان اعضا کو توڑا تھا وہ تیر بھی
بڑے بت کے کاندھے پر رکھ دیا جب وہ لوگ اپنی اپنی عید منا کر اپنے اپنے معبدوں
میں آئے اور اپنے خداؤں کا یہ حال دیکھا تو حیرت میں آ گئے۔ قصہ مختصر بجا رسید کہ بادشاہ
وقت تک جناب ابراہیم کی شکایت پہنچی وہ بھی ان پر سخت ناراض ہوا پوچھا گیا ابراہیم یہ
کیا معاملہ ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے ان کے متعلق کھانے پانی کی سپرد کی گئی تھی میں
لے آیا تھا پھر بادشاہ نے کہا کہ ان خداؤں کے یہ ہاتھ پاؤں کیونکر شکستہ ہوئے دربار
میں فریادیوں کا مجمع ہے اور اکیلے جناب ابراہیم ہیں۔ اللہ اللہ کیا مسکت جواب دیتے
ہیں کہ بڑے خدا سے پوچھو اس کے کاندھے پر تیر بھی ہے کھانا پانی بھی سامنے رکھا
ہوا ہے۔ اسی کھانے پر لڑائی ہوئی ہوگی جو غالب آیا اس نے دوسروں کا یہ حال کیا ہوگا پس سب
کے سب مع بادشاہ کے یک زبان ہو کر کہنے لگے کہ ہم ان سے کیسے پوچھیں کیونکہ یہ
تو پتھر کے بنے ہوئے ہیں وہ تو نہیں بول سکتے پھر آپ نے جواب میں فرمایا جو بول نہیں
سکتے وہ خدا کب ہو سکتے ہیں تیسرا قول جو خدا نے قرآن میں نقل فرمایا ہے وہ یہ ہے
کہ جب جناب ابراہیم [illegible] کو مصر سے لا رہے تھے تو بادشاہ مصر کے نمرود
[illegible] وقت نے جب ان سے پوچھا یہ کون ہے [illegible] میری اسلامی
[illegible] ان کو [illegible]
[illegible] اس وقت [illegible] اسلام کی [illegible]

ہونے کا خطرہ ہو۔ جب حق سب سے پہلے قتل ہو جائے اور احکام ختم ہو چکی ہو تو اب
تلوار اٹھانی پڑے گی اور جہاد واجب ہو جائے گا پوری ہو تو حق کی خاطر تلوار قتل
ہو جائے، گناہ ہو گئے اور دوسرے ان احکام کی ادائیگی ہو، قتل کیا تو ہو جائے تقسیم عمل کے
ساتھ ساتھ صاحب شہید کا حکم آیا ہے۔ اسی طرح جب امام حسین علیہ السلام نے دیکھا
کہ یزید بدبخت کی وجہ سے احکام اسلام کی پامالی ہو رہی ہے شریعت پر حملہ کیا جا رہا ہو
تو حضرت مولا نے تین دن کا بھوکا پیاسا رہنا اور اپنی جان قربان کرنا اسلام کے لیے گوارا
کر لیا۔ اور جناب ابراہیم کے دو فرزند تھے ایک اسمٰعیل جو جناب ہاجرہ کے بطن سے
تھے دوسرے جناب اسحٰق جو جناب سارہ سے تھے اور بی بی کی بیٹی تھیں۔ اسمٰعیل
بڑے تھے اور اسحٰق چھوٹے۔ جناب اسحٰق کا سلسلہ نبوت جناب عیسیٰ پر ختم ہوا اور
جناب اسمٰعیل کا سلسلہ جناب خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلعم پر ختم ہو کر سلسلہ امامت کا چلا
اسی واسطے تو وارث رسول یہ فرماتے تھے کہ انا ابن الذبیحین میں دو ذبیح کا
فرزند ہوں، ایک اسمٰعیل کا اور ایک حسین کا۔ جناب اسمٰعیل کے ذبح کا واقعہ
عین حسین کے واقعہ سے متعلق ہے۔ الغرض جناب ابراہیم اور اسمٰعیل کو مع اسمٰعیل
ان کی والدہ ہاجرہ کو ریگستان میں جنگل کر کے چھوڑ جاتے ہیں کیونکہ جناب سارہ
بے سبب کے فرزند کو دیکھنا گوارا نہیں جب حکم الٰہی ابراہیم بجا لائے۔ یہ کا عالم
کہ پانی کا نام نہیں [illegible] سے [illegible] کر لائے۔ بچے کھانے۔ جناب
ابراہیم [illegible] ایک [illegible] جو باقی ہوا جب جناب اسمٰعیل پر پیاس نے
زیادہ غلبہ کیا ماں کا کلیجہ تڑپ کر رہ گئیں۔ پانی تلاش کرنے نکلیں کوہ صفا پر
آگئیں دور تک نظر کی کچھ موجیں مارتا ہوا پانی دکھائی دیا پہاڑ سے نیچے آگئیں دیکھا تو
ریت ہے۔ غرضکہ جناب ہاجرہ سات مرتبہ اسی طرح کوہ صفا اور مروہ پر آگئیں اور
گئیں۔ مجبور ہو کر فرزند کے پاس آئیں دیکھا کہ فرزند ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ یہ
بے کسی اپنے فرزند کی دیکھ کر درگاہ رب العزت میں دعا فرمائی بار الٰہی میرے
اسمٰعیل کی تشنگی کو بجھا حکم ہوا [illegible] اسمٰعیل کے زیر قدم [illegible] پانی کا چشمہ دیکھو ہم
نے تمہاری دعا مستجاب فرمائی دیکھا کہ پانی ابل رہا ہے یہی زمزم ہے جو جناب اسمٰعیل

[illegible] کی [illegible]
[illegible] الغرض جب ابراہیم جو تین روز [illegible]
[illegible] اسمٰعیل کو خدا کی راہ میں ذبح کر رہا
[illegible] کی تعمیل کی اور فرمایا
[illegible] سے پائے گا
[illegible] کر لیں
[illegible] میں اپنے فرزند کو
[illegible] چھری
[illegible]
[illegible] جب ہاجرہ نے بچے
[illegible] الحول پڑھ کر
[illegible] جب ابراہیم اپنے فرزند اسمٰعیل کو [illegible]
[illegible] کیا اسمٰعیل کا [illegible]
[illegible] ایک
[illegible]
[illegible] معلوم کر
[illegible] آپ نے بھی
[illegible] کہا کہ
[illegible]
[illegible] فرمایا
[illegible] ذبح کرنے سے
[illegible]
[illegible] کی قربانی
[illegible]
[illegible] اور کہا کہ
[illegible]

بذبح عظیم ہائے ہائے وہ بڑی قربانی کونسی
دنیا کے ریکارڈ میں گھرا حسین غریب ہے ایک قربانی نہ تھی
حل میں عصر کی قربانی تھی جو ایک سے ایک ممتاز قربانی نظر آ رہی تھی
جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گی۔ الغرض جب جناب اسمٰعیل گھر صحیح سلامت واپس
آئے اتفاق سے جناب ہاجرہ کی نگاہ گلوئے اسمٰعیل پر پڑی اور چھری کے رگڑوں کا
نشان دیکھا تو دل میں کہنے لگیں اگر بہشت سے دنبہ نہ آتا تو میرا اسمٰعیل ذبح ہو جاتا۔
اس صدمہ میں جناب ہاجرہ بیمار ہو گئیں اور چھ مہینے سے زیادہ زندہ نہ رہیں۔ کیوں
ہاجرہ تم نے چھری کے رگڑوں کا نشان ہی دیکھا تھا اور تمہارا فرزند بچ گیا تھا لیکن فرزند
فاطمہ کی قربانی کا اگر آپ حال ملاحظہ فرماتیں تو آپ کا کیا حال ہوتا بہرطور فرزند رسول
حج بھی نہ کر سکے اور عمرہ مفردہ سے بدل کر محل ہو گئے کربلا کا مع قافلہ کے رخ کیا
مقام مسیب پر پہنچے مسیب نے اپنے آقا سے کہا مولا اتنی دیر آپ ٹھہریں کہ میں اپنے
قریہ میں جاتا ہوں اور پانچ ہزار کی جمعیت لے کر آتا ہوں آپ نے فرمایا مسیب میں
ٹھہر نہیں سکتا میں چلتا ہوں تم جمعیت لے کر آنا فرسنگ مولا نے وہاں سے کوچ کیا
اثنائے راہ میں کچھ گرد اڑتی معلوم ہوئی آپ نے فرمایا بھائی عباس غور تو کرو یہ گرد
کیسی ہے۔ جب گرد دور ہوئی تو کچھ درخت نظر آئے آپ نے فرمایا بھیا عباس یہاں
نخلستان معلوم ہوتا ہے۔ وہ نخلستان کچھ اور قریب ہو گیا تو معلوم ہوا کہ نیزہ سوار فوج
آ رہی ہے علمبردار حسینی نے سرکار عالی میں عرض کی کہ کچھ فوج اس طرف کو آتی نظر
آ رہی ہے۔ آپ نے تیاری کا حکم دیا جب وہ رسالہ قریب پہنچا تو جناب عباس حق
شناس آگے بڑھے اور رسالہ کو روکا ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمارے سردار کا ایک
حکم ہے وہ خدمت امام میں پہنچانا ہے کہا اچھا لاؤ وہ حکم مجھے دو اس نے انکار کیا پھر
جناب عباس نے فرمایا اچھا اگر تو ہی حکم پہنچانا چاہتا ہے تو اپنے ہتھیار اتار دے وہ اس
پر راضی نہ ہوا تو امام حسین نے جناب عباس سے فرمایا بھیا اس کو مع اپنے ہتھیاروں
کے آنے دو آپ نے عرض کی مولا مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا۔ علمدار حسین نے اس کی
تلوار کا قبضہ مضبوط ہاتھ سے پکڑ لیا۔ اور خدمت امام میں لائے اس کا نامہ پیش کیا آپ

سے پوچھا جواب دیا اور کہا مولا ہم پیاسے ہیں اور ہمارے گھوڑے بھی مارے گرمی کے
توڑتے ہوئے ہیں۔ بھیا عباس ہماری چھاگلوں میں پانی ہے ان سب کو اس سے سیراب کرو
کیا تم نہیں دیکھتے کہ ان سب کی زبانیں مارے گرمی کے باہر نکل پڑی ہیں۔ ہوش
اڑے ہوئے ہیں جب عباس نے عرض کی مولا یہیں بچوں کا خیال ہے کوسوں پانی کا نام
نہیں ان کی حالت کا خیال ضروری ہے۔ میرے آقا نے جواب میں کہا بھیا عباس حسین
سے ان کی پیاس نہیں دیکھی جاتی ہے کریم ابن کریم حبیب اکرم فرزند رسول
پانی پلانے کی خدمت [illegible] عباس [illegible] مشکل [illegible] کہیں بھلا رہے ہیں۔ حر کی جب
ساری فوج کو پانی پلا چکے تو آپ گھوڑوں کے سامنے طشت رکھ کر پانی پلایا جب تک
گھوڑوں نے دو دو تین تین بار پانی سے منہ نہ ہٹایا طشت ان کے سامنے سے نہ ہٹائے
گئے اس کے بعد حر کو بلایا اے حر تیرا کیا ارادہ ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے عمر سعد کا یہ
حکم ہے کہ آپ کو اپنی حراست میں [illegible] کربلا پہنچاؤں میرے آقا اور مولا نے
بہت سمجھایا اور کہا میں کسی اور طرف کو چلا جاؤں گا مجھے مجبور کرکے اس طرح بلایا
الغرض حر اور حر کا رسالہ آنحضرت سے دور دور چل رہا تھا۔ جب آپ منزل حاجز پر
پہنچے تو ایک ناقہ سوار نظر آیا میرے آقا نے فرمایا بھائی عباس اس ناقہ سوار کو جلد
میرے پاس حاضر کرو اور اس کو بتا دو کہ برادر مسلم کا حال معلوم ہو کہ کس حالت
میں ہیں۔ وفادار بھائی بسر و چشم حکم بجا لایا ناقہ سوار کو خدمت آقا میں لایا ناقہ سوار نے
مولا کو سلام کیا آپ نے جواب سلام دیا۔ [illegible] کے بعد اپنے سفیر کا حال پوچھا اس
نے عرض کی مولا کوفہ میں عجب حشر بپا ہے ہر طرف [illegible] ستم ہو رہے ہیں
کوئی کسی کی نہیں سنتا مولا جس قدر ظلم یہاں علی پر ہو رہے ہیں دیکھا نہیں جا سکتا
کوفہ میں فوجیں [illegible] چلی آ رہی ہیں۔ شہ مظلوم نے جب یہ سنا تو گھبرا کر پوچھا
بھائی مجھے [illegible] مسلم کا بھی حال معلوم ہے [illegible] کچھ اطلاع نہیں کہ ہم ان کی
[illegible] جس وقت میں کوفہ سے چلا تھا تو
کوفہ میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ مسلم [illegible] ابن زیاد نے کوچہ و
بازار میں منادی کرا دی کہ خبردار کوئی مسلم کو اپنے گھر میں نہ چھپائے۔ وہ موجب کہتا

اے فرزند رسولؐ آپ کے بھائی مسلم کہاں ہیں اور ان کے فرزند کہاں ہیں مجھے اتنی خبر
ہے کہ حضرت مسلم کی محبت میں ہانی بن عروہ کا سر کٹوا دیا گیا تمام محلہ پریشان ہے۔
مسلم کی تلاش کی جا رہی ہے محلوں میں آگ لگائی جا رہی ہے۔ جب امام ابن امام معہ
یاور و انصار اور آگے بڑھے تو ہر ایک ناصر کو تاکید تھی کہ اگر کوئی اور مسافر کوفہ سے
آتا ہوا نظر آئے تو میرے پاس لانا میں اپنے برادر مسلم کا حال پوچھوں گا۔ جس وقت
آپ منزل ثعلبیہ پر پہنچے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کوفہ کی طرف سے ایک اور
تیز رفتار سوار چلا آ رہا ہے۔ فرزند رسولؐ نے جناب عباس سے فرمایا بھیا اس شترسوار کو
میرے پاس لاؤ آپ قریب شترسوار کے پہنچے اور فرمایا اے بھائی عرب ہمارے آقائے
نامدار تم کو بلاتے ہیں اس نے کہا آپ کے آقا کا کیا اسم گرامی ہے بولے میرے آقا کا
اسم مبارک حسین ہے۔ جوں ہی اس نے نام حسین سنا اس کی آنکھوں سے آنسو
جاری ہوئے اور سینے پر ہاتھ مار کر بولا کیوں وطن سے اس طرف کیوں آئے خدا نبی
زادہ کو آفت سے بچائے اے جناب عباس اہل کوفہ کو تم سے عداوت ہے آپ مدینے پھر جائیں تو
خیر ہے جناب عباس اس شترسوار کا یہ کلام سن کر گھبرا گئے پس وہ شترسوار بہ ہمراہی
جناب عباس خدمت آقائے نامدار میں حاضر ہوا اور بصد ادب سلام بجا لایا بعد جواب
سلام آپ نے اس سے کوفہ کے حالات دریافت فرمائے وہ سوار ادھر ادھر دیکھنے لگا اور
بے اختیار ہو کر گردن جھکا کر رونے لگا کہنے لگا ظالم کوفیوں نے آل رسولؐ پر کیا کیا
جفائیں نہ کیں اور وفائیں نہ کیں۔ خدا کے لیے آپ وطن کو پھر جائیں پھر آپ نے
اس سے پوچھا اے بھائی میرا پیغام مسلم تو خیریت سے ہے اس نے عرض کی یا ابن
رسول اللہ کس زبان سے مسلم کا حال بیان کروں۔ ہانی بن عروہ، قیس و عبداللہ مارے
گئے مسلم بن عقیل یکہ و تنہا رہ گئے ابن زیاد بدنہاد نے مسلم کی گرفتاری کا اپنی فوج کو
حکم دیا وہ جرار شمشیر آبدار لے کر مقابلہ کو تیار ہوا اکثر اشرار کو واصل نار کیا۔ آخرش
لب ہمت نہ لائے چار سے سینہ پر کئی زخم کھائے پڑوسی کے تن سے لہو کے
فوارے تھے دشمنوں کے محاصرہ میں ہر طرف سے یورش کرتے تھے کوئی تلوار مارتا تھا
کوئی پتھر لگاتا تھا عجب عالم یاس تھا کوئی نہ تھا یار ہر ایک سے یہی کہتے تھے کوئی

[illegible] سے عرض کروں
[illegible] کیا
[illegible] اور گل کر چوں میں
[illegible] سارو خاکر
[illegible] امام حسین بیا برادر
[illegible] اپنے باجانے کی یہ
[illegible] میں خطا
[illegible] ہوا ہے کہا
[illegible] کمال وہاں کریں
[illegible] ایک [illegible] اور [illegible] رہے میں [illegible]
[illegible] سے کہا [illegible]
[illegible] الا لعنة الله
علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

چھٹی مجلس

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی اشرف الانبیاء
والمرسلین وآله الطاهرین المعصومین [illegible] الی یوم الدین قال
الله تبارک وتعالی فی کتابه [illegible] بسم الله
الرحمن الرحیم یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین [illegible]
[illegible]
[illegible] جاتا ہے
[illegible] کے لیے نہیں
[illegible]

مل غصب کرے گا جب بے ایمان ہو گیا تو امن کہاں رہا اور جب امن نہ رہا تو انتظام عالم برہم ہوا پھر تو جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا مصداق ہوا یار لوگوں نے یہ ظاہر اسلام کی آڑ لے کر خوب دولت دنیا کو سمیٹا گرچہ یہودی مقتولوں کا جذبہ دلوں میں چھپایا اور موقع آنے پر پچھلے پاؤں اپنے آبائی مذہب بت پرستی کی طرف عود کر گئے لیکن سانچ کو آنچ نہیں اور جھوٹ کے پاؤں نہیں خاتم النبیین نے ان نوسیلیوں کو اچھی طرح سمجھا ہوا تھا کیونکہ یہ عرب کی جہالت کے زمانہ سے اب تک ان کے سردار مانے جاتے تھے۔ اسی سرداری کے خواب میں جانشینی رسول کے خواب دیکھ رہے تھے اور منصوبے بنا رہے تھے اگرچہ رسالتمآب کی زندگی میں کسی کا بس نہ چلا خلیفہ اول نے بیٹی دے کر خسر بن کر داماد کو اپنایا۔ خلیفہ اول نے دوسرے رشتی کی بیٹی کو اپنی بیٹی کا رفیقہ بنایا اور دونوں داخل حرم رسول اللہ ہو گئیں یہ دونوں بیبیاں رسول اللہ کی آپس میں رازداری کرنے لگیں ادھر اللہ میاں نے سورۃ طلاق بھیج دی اور محمدؐ سے کہہ دیا کہ خبردار ان کے جال میں نہ پھنسنا اور کہہ دیا کہ اگر تم نے اسلام کے خلاف ایسا کیا تو نکال دی جاؤ گی۔ رسول اللہ نے بحکم خدا ایسا کیا کیونکہ دین اسلام کو منافقوں کے ہاتھوں ہی مضبوط کرانا تھا۔ داماد کا پھر بھی بدنامی کی وجہ سے کچھ پاس ہوتا ہی ہے کچھ عرصہ کے لیے اس معاملہ میں خاموشی اختیار کر لی۔ ادھر رسول اللہ نے بھی بحکم خدا ٹھان لیا تھا کہ اچھا تم مجھے تباہ کرنے پر تلے بیٹھے ہو تو میں تمہاری سرکوبی کے لیے علی جیسے اپنے داماد کو تم پر مسلط کر کے ہی چھوڑوں گا۔ اور اس کو وہ اختیار دوں گا جو دنیا میں آج تک کسی کو نہیں دیا گیا جب علی کے مقابلہ میں جنگ کو آئیں گی اپنے کیے پر پچھتائیں گی اور علی کے ان الفاظ کو سن کر خاموش ہو جائیں گی اور مقام حواب پر علی کے جانبازوں کے نرغہ میں ہودج شتر کی بیٹھنے والی محصور ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور محمد بن ابی بکر اور چند سواروں کی حفاظت میں عزت و احترام کے ساتھ مدینہ پہنچا دی گئیں جب ام المومنین عائشہ مدینہ پہنچیں تو ان کی سہیلیوں نے دریافت کیا کہ علی نے تمہارے ساتھ کیسا سلوک کیا تو جواب دیا کہ علی نے میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا البتہ مجھے ایک بات کا سخت صدمہ ہے کہ علی نے مجھے غیر مردوں کے ساتھ مدینہ

[illegible]

[illegible] سے اس کی [illegible] میں [illegible] بیان [illegible] کے بعد [illegible] بھی کر جاتا
[illegible] کی [illegible] ہے۔ اس کے [illegible] سے [illegible] بھی [illegible] ہے۔ ان امن
[illegible] میں جب کہ [illegible] کی زبان [illegible] رہی تھیں۔ یہ علی کا کام تھا کہ
[illegible] سے [illegible] کر [illegible] اسلامی ذاتی اختلاف کی
[illegible] پر [illegible] آپ نے صبر کیا کہ [illegible] دینے کی
[illegible] میں [illegible] جب اس [illegible] کے [illegible] ہوئے
[illegible] اور [illegible] کیا اس کا جواب
[illegible] رسول کی [illegible] کے بعد [illegible] کی [illegible] کے دریا بہے گئے
[illegible] اسلام [illegible] ہوتا ہے علی ہی
[illegible] حق [illegible] دیکھیں [illegible] صرف [illegible] کی بیوی کا
[illegible] رسول [illegible] کے بعد قرآن کے جمع
[illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] آپ کے حکومت
[illegible] علی آپ [illegible] ہماری [illegible] آپ امن کا
[illegible] آج [illegible] ہے۔ ایک طرف علی ابن ابی
[illegible] طرف [illegible] جانب [illegible] ہے جس
[illegible] ایک عورت آپ کی خدمت میں آئی اور آپ
[illegible] دیکھیں [illegible] کہ اس عورت نے آپ
[illegible] کی [illegible] چھوڑ کر [illegible] نے مجھے ایک
[illegible] اللہ [illegible] صرف [illegible] تھی اور
[illegible] کے [illegible] کی [illegible] پر [illegible] آپ نے جواب
[illegible] ہوں گی اس نے کہا ہاں فرمایا دو ٹکٹ
[illegible] کے [illegible] کی [illegible] زندہ ہوں گی [illegible] حصہ یعنی
[illegible] کی [illegible] حصہ پچھتر
[illegible] فرمایا [illegible] بھائیوں

کرنے ایک [illegible] ہے یا چلی جاوہ
عورت تو کھلا [illegible] اگر جوش [illegible] جنس ہونا چاہیے
تمام ظاہر ہے کہ اگر دنیا علی کو [illegible] تو علیم [illegible] بنا دیتے تو بعد رسول
مسلمانوں نے علی کی حکومت تسلیم [illegible] کے مسلمانوں کی عدالت
[illegible] کے لیے بڑے بڑے عالم [illegible] کے فیصلے کرنے سے عاجز آ کر [illegible]
[illegible] کہ اس وقت کی حکومت [illegible] اپنی [illegible] پر آ کر اپنی پیشانی رگڑتی
[illegible] علی کے بعد [illegible] کوئی بھی [illegible] علی ہی کا در تھا
[illegible] لولا علی لہلک عمر [illegible] لوگ خدا تعالیٰ کا
[illegible] کرتے [illegible] کہ [illegible] کو ایسا پاتا کہ
[illegible] دین کی مشکلات میں ہماری طرف رجوع کرتا ہے علی میں وہ کمالات تھے
کہ انسان اس بات کے کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ علی کی ذات گرامی مافوق الفطرت
ذات تھی [illegible] امام حسن علیہ السلام کا یہ [illegible] اپنے اندر ایک دنیائے معانی کو چھپائے
[illegible] والکمال [illegible] مرتبہ [illegible] موجود تھی جو رات کے
[illegible] قتل ہوا اور آج خدا کے دربار میں جا پہنچا علی تو وہ تھے کہ معاویہ جیسا
[illegible] سامنے آپ کے کمال علمی کا ایسا [illegible] تھا کہ آپ کی موت پر کہہ اٹھا
کہ ذهب الفقہ والحکم بموت ابن ابی طالب ارے قتل کیا ہے دنیا سے فقہ
اور حکمت کا جلال [illegible] آؤ معاویہ کے دربار کا منظر بھی دیکھ لو کہ معاویہ ضرار صیدلی
سے اپنے بھرے دربار میں فرمائش کرتا ہے اے ضرار [illegible] علی کا حال سنا ضرار نے کہا
[illegible] کہ جب معاویہ نے [illegible] سن وہ جب بات
کرتے تھے تو [illegible] کے [illegible] تھے جب کسی کا فیصلہ کرنے بیٹھتے تھے تو
[illegible] ان کے قلب
[illegible] دنیا کی [illegible] سے گریز
کرتے تھے [illegible] تھی بچے
[illegible] کے مانی کے باوجود

اس قدر خدا ملا کے ان کی ہیبت کا یہ عالم تھا کہ ہم بات بھی نہ کر سکتے تھے۔ وہ اہل دین کی عزت کرتے تھے مسکینوں کے پاس بیٹھتے اٹھتے تھے کمزور ان کے انصاف سے مایوس ہو کر نہ جاتا تھا ہم نے یہ دیکھا تھا کہ اندھیری رات ہے ستارے ٹمٹما رہے ہیں کہ علی اپنی ریش مبارک پکڑے ہل رہے تھے، روتے جاتے تھے اور یہ کہتے تھے اے دنیا کسی اور کو فریب دے میرے سامنے کیوں آئی؟ اللہ اللہ ہمارے لیے کس قدر فخر مباہات کا موقع ہے کہ ہم کو ایسا آقا اور مولا ملا ہے کہ انسان تو انسان انبیاء و پیغمبران کے خیال و گمان سے بھی آپ کے اوصاف بالاتر ہیں چنانچہ جب رسالتماب شب معراج آسمانوں کی سیر کے لیے تشریف لے گئے اور اس مقام پر پہنچے جہاں جبرئیل جیسے ملک کے بھی پر جلتے تھے پس رسول سے اللہ جل شانہ' علی کے لب و لہجہ میں ہم کلام ہوا پھر اس آسمان پر ہمارے رسول نے ناقوں کی ایک قطار دیکھی جو مغرب سے مشرق کی طرف جا رہی تھی اور ازل سے اس کا سلسلہ ابد تک اسی طرح جاری رہے گا آپ نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ ناقے کدھر سے آتے ہیں اور کدھر جاتے ہیں اور ان پر کیا شے بار ہے۔ جبرئیل نے جواب دیا کہ مجھے خبر نہیں پھر خاتم النبیین نے جبرئیل سے کہا کہ یہ علم کس طرح سے معلوم ہو کہ کیا چیز ان پر بار ہے تو اس نے عرض کی کہ آپ اس کو ملاحظہ فرمائیں اور فرشتوں کو حکم دیں چنانچہ فرشتوں کو حکم دیں چنانچہ فرشتوں نے وہ ناقے بٹھلا دیئے تو رسول نے دیکھا کہ صندوق بار ہیں ان صندوقوں کو کھولا تو بے شمار کتابیں ہیں اور جب کتابوں کو کھولا اور پڑھا تو وہ سب کتابیں فضائل علی ابن ابی طالب سے پر تھیں۔ اللہ اللہ کس کی مجال ہے کہ فضائل علی ابن طالب کا احصا کر سکے اگر فضائل کی یہ حالت ہے تو دوسری طرف آپ کے زہد کی یہ حالت کہ بھوسی ملی خشک نان جویں گھٹنوں سے دبا کر توڑی جاتے اور غذا بنائی جائے اور جب سائل مسجد میں آئے اور یہ دیکھے کہ آپ کی عبا میں پیوند پر پیوند ہیں اور پھر روٹی کا سوال کرے تو میرا بھولا والی روٹی سائل کو پیش کرے اور وہ ٹھوکر کر کہہ کھا سکے تب میرا آقا حسین کے لنگرخانہ کا پتہ دے اور کہے کہ بھائی یہ تجھ سے نہیں کھائی جائے گی۔ محلہ بنی ہاشم میں جائیو اور لذیذ کھانے سے محظوظ ہو جیو الغرض وہ سائل دریافت کرتا ہوا دسترخوان حسن پر پہنچا

ہے۔ علی کے زمانہ والے سے ہاتھوں ہاتھ بکتے ہیں۔ ہاتھ دھلاتے ہیں پھر کھانا
کھلاتے ہیں۔ فرزندان رسول نے دیکھا کہ کھانا کھایا جاتا ہے اور کچھ ٹکڑے اپنی زنبیل
میں رکھتا جاتا ہے آپ نے فرمایا بھائی عرب تمہیں معلوم ہوتا ہے کہ تم عیال دار ہو اس
کی پرواہ نہ کرو خوب سیر ہو کر کھاؤ چلتے وقت ان کے لیے بھی کھانا دے دیا جائے گا
مجھے تو ارشاد سن کر اس اعرابی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور کہنے لگا کہ
میں نے مسجد میں جا کر روٹی کا سوال کیا تھا تو میں نے یہ دیکھا کہ نورانی صورت ایک
شخص جمال پر بیٹھے ہیں۔ انہوں نے وہ خشک روٹی کے ٹکڑے دیے جو مجھ سے نہ ٹوٹ سکی ان ہی
بزرگ کے لیے جو مسجد میں تشریف فرما ہیں یہ ٹکڑے جمع کر رہا ہوں یہ سن کر شاہزادوں
کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اور فرمایا اے بھائی عرب ان کو مسکین نہ سمجھ وہ
ہمارے پدر بزرگوار ہیں انہوں نے دنیا کو ترک کر دیا ہے یہ ان ہی کا طفیل ہے جو یہ
دسترخوان پر کھانے ملاحظہ کر رہا ہے اور کھا رہا ہے۔ ہمارے بابا نے دنیا ترک کر دی ہے
حالانکہ مولا علی بن ابی طالب ایسے شجاع ہیں کہ احد و بدر و حنین خندق و صفین کے
قصے زبان زد عالم ہیں۔ طرح طرح کی حاجت میں سخاوت آپ کی ایسی تھی کہ کبھی سائل
آپ کے در سے محروم نہ پھرا۔ چنانچہ ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک سائل آپ کے پاس
آیا حالانکہ آپ اس روز فاقہ سے تھے اس نے چار ہزار درہم کا سوال کیا۔ اللہ ری
سخاوت آپ متردد ہوئے پھر سوچ کر سلمان کو بلایا اور فرمایا وہ باغ جو پیغمبر نے مجھے
عطا فرمایا ہے جلد جاؤ اور اسے فروخت کرو الغرض وہ باغ سلمان نے فروخت کیا اور
آپ نے سائل کو چار ہزار درہم دیئے باقی درہم فقراء اور مساکین میں تقسیم فرما دیئے
جب سب زر تقسیم ہو چکا تو خود فاقہ ہی سے گھر میں داخل ہوئے فاطمہ نے پوچھا کہ
یا علی حسنین میں اور تمہارے بچے آج تین روز سے فاقے سے ہیں آپ نے باغ بیچا اور
گھر میں کچھ نہ لائے۔ آپ نے یہ سن کر باہر جانے کا قصد فرمایا سیدہ عالم نے آپ کا
دامن مبارک پکڑ لیا اور فرمانے لگیں آپ کی عادت کا یہ حال میں فاقہ سے تم فاقہ
سے اور بچے اہل فاقہ سے ہیں ایسی طرح کہ روٹی کو میسر نہیں یہ کہہ کر رو گرد
ہوئے کا حال یہ تھا کہ ... ہو رہی تھی کہ روح الامین پیام خالق زمان و زمین لائے کہ

اے ہمارے پیارے رسول خانہ فاطمہ میں جلوہ گر ہو خانہ جناب سیدہ میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اب جبرئیل کا ارشاد ہے کہ بیٹی کا والی چھوڑ دو۔ بی بی کی زبانی خدا کا یہ کلام سن کر تھرا گئیں ہاتھ میں ہاتھ پکڑ دیا۔ رسول نے بی بی کے سر پر دست شفقت پھیرا بات ورحم دیکھا چہرہ بابا نے لپٹ کر کہا کہ بی بی آپ نے حالت اپنے مولا کی یہ ان کا مرتبہ ہے اور پھر آپ یہ ارشاد فرماتے آہ آہ وزلزلہ آخرت بہت کم اور سفر دور دراز وصال ہے جناب زینب فرماتی ہیں کہ چار گھڑی رات باقی تھی کہ میرے بابا نے تسبیح ہاتھ میں لی اور مسجد میں جانے کا قصد کیا بطخیں چلائیں میرے مولا نے بچے نظر در بابا ہوئی الغرض بابا مسجد میں ہوئے گلدستہ اذان پر تشریف لائے اذان دی مسجد کی قندیلیں روشن ہو گئیں دیکھا ابن ملجم اوندھا پڑا ہوا سوتا ہے جگایا اور فرمایا اٹھ نماز کی تیاری کر میرے مولا مصلے پر آئے مقتدیوں نے پیچھے صفیں جمائیں اقامت ہوئی جیسے بابا کی پہلی رکعت کا پہلا سجدہ تھا کہ ظالم ابن ملجم نے آپ کے سر پر ضرب لگائی کہ خون میں نہا گئے۔ مولا دوسری رکعت نہ پڑھ سکے۔ امام حسنؑ نے نیابت فرمائی تلوار کے زہر کا اثر بدن میں پھیل گیا۔ جراح بلایا گیا۔ وہ بھی زخم دیکھ کر کف افسوس ملنے لگا در و دیوار مسجد تھرتھرانے لگے قندیلیں گل ہو گئیں قد قتل امیرالمومنین کی صدائیں فرشتوں نے بلند کیں۔ مدینہ کے تمام گھروں میں یہ صدائیں پہنچیں لوگ جمع ہو گئے قاتل کے پیچھے گئے پکڑ لائے اپنے آقا کو در دولت پر پہنچانے گئے۔ بابا کے اشارہ سے حسنین گھر دوڑے گئے اور بہنوں سے فرمایا بابا کا یہ حکم ہے کہ میرے غم میں تمہاری آوازیں بلند نہ ہوں بے پردہ نہ ہوں کیونکہ میں ابھی جیتا ہوں اگر ایسا ہوا تو علی غیرت سے مر جائے گا یا علی یہاں تو آپ نے یہ انتظام فرمایا ہائے ہائے اس وقت آپ کہاں تھے جب یہ ہی آپ کی بیٹیاں کربلا کے میدان میں بے پردہ ہوئیں اور ان کی آوازیں پہروں سنی گئیں۔ الغرض یہ رات اہل بیت کے لیے منجملہ شب وفات رسول اور شب وفات فاطمہ تیسری ہولناک رات تھی کیونکہ دشمنوں کا زور بڑھتا جا رہا تھا۔ مجلس کی پانچویں کڑی یعنی حسین جب پہنچے دوسری محرم اور پہنچے تیسری محرم وارد ارض کربلا ہوئے حسین گھوڑے کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں لیکن آگے

[illegible]

[illegible]

... آئی ہے

[illegible]

پانچویں مجلس

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف
[illegible] ... عنا الى
[illegible] ... كتابه [illegible]
[illegible] ... ايها الذين آمنوا اتقوا الله
[illegible]

ابھی بھلا ہم محمد سے ڈرو اور بچوں کے ساتھ معاملہ جو متعلق ہوں گے وہ حق پر ہوں گے اور جو مخالف ہوں گے وہ باطل پر ہوں گے اور حق کے سامنے باطل کبھی نہیں ٹھہر سکتا جاء الحق وزهق الباطل اس پر دلیل ہے اور یہ اشارہ ہے اس بات کا کہ جو مذہب اسلام آیا اور دیگر مذاہب اس کے مقابلہ میں باطل ہوئے اور کیوں نہ باطل ہوں اس واسطے کہ اسلام دنیا والوں کے لیے امن و آشتی کا پیغام لے کر آیا ہے خود امن میں رہو اور دوسروں کو امن میں رکھو اگر امن ہے تو وہ آبادی بھی صلح کاری سے معمور ہوگی اور ہر ایک دوسرے کا معاون و مددگار ہوگا اور جب مددگار ہوا تو اتفاق بھی ہوگا اور جب اتفاق ہوا تو ایک بڑی طاقت حاصل ہوگی اور بھلائی کا درجہ حاصل ہو گیا اگرچہ خردی و بزرگی کا لحاظ بہ سبب تعظیم و تکریم ضروری ہے تاکہ شرم و لحاظ بچاؤ بھی لامحالہ باقی رہے اور اسلام میں خلل واقع نہ ہو ماں باپ بیٹے کی خردی کا اور بیٹا ماں باپ کی بزرگی کا خیال رکھے۔ قرآن پاک صاف صاف ہم کو بتا رہا ہے کہ خدا اور انبیاء کے بعد عبادت کا بھی حکم فرزندوں کو ان کے ماں باپ کے بارے میں دیتا ہوں۔ اپنی عبادت کے ساتھ ساتھ ماں باپ کی اطاعت کا جابجا حکم دیا ہے آپ دعائے رحمت میں رب ارحمهما كما ربياني صغيرا" اور ربنا اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب پڑھتے ہیں اس کا مطلب یہی ہے تا اے میرے پالنے والے میرے ماں باپ پر رحم کر جس طرح انہوں نے مجھ پر اس حال میں رحم کیا جبکہ میں چھوٹا تھا دوسری آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے رب مجھے میرے ماں باپ کو اور مومنین کو بخش دے لیکن ہم جب مسلمانوں پر خصوصاً شیعہ حضرات کی اولاد پر فی زمانہ نظر ڈالتے ہیں تو معاملہ برعکس نظر آتا ہے آج کل ہماری لڑکیاں انگریزوں کی مانند کی تقلید میں مذہب سے بے بہرہ ہیں اور بازاروں میں بے پردہ اپنے شوہروں کے ہمراہ بالائے بام برقع اوڑھے پھرتی ہیں جسم کے بعض حصے غیروں کو دکھائی دیتے ہیں خوشبو لگا کر دکانوں پر سودا خریدتی پھرتی ہیں اگر ان کو اپنے شوہر سے کوئی زیادہ حسین نظر آیا تو بس پھر کیا شوہر نظروں میں ذلیل ہو گیا ادھر فطرتی عشق کا جذبہ طاری ہوا اجل اگر اس وقت ان مردوں کی عقلوں پر پردہ پڑ گیا یا شرم کی اسلامی تعلیم

[illegible] اسلام [illegible] انہوں نے خلاف
خدا و رسول [illegible] سے ہوا آپ کے
[illegible] نظر کا
[illegible] ورنہ [illegible]
[illegible] ہو سکتے
[illegible] نہیں کرتی۔
[illegible] اولادوں کا
[illegible] کیونکہ وہ
[illegible] عورتوں
[illegible] اولاد [illegible] اور
[illegible] کو دھکار
[illegible] کر
[illegible] چلا
[illegible] رکھیں
[illegible] شوہروں
[illegible] اللہ تعالیٰ کی مستورات اور
[illegible] قتل [illegible] اللہ
[illegible] اللہ جل [illegible] الخسرین
[illegible] قتل [illegible] کے وقت [illegible] ہے کہ ان
الخسرین [illegible] قتل [illegible] کرنے والے شیاطین
کے [illegible] ایک کر
[illegible] عورتوں کا
[illegible]
[illegible] قتل

نفس پر کارفرما ہو اور عمل کے ذریعہ نفس کو قابو میں رکھ کے مجاہدے سے کام لے تو
ان کی نظریں عموماً ہی حقائق پر نہیں بلکہ ان کی نگاہیں زاد آخرت کے مہیا کرنے میں
مصروف ہوتی ہیں۔ ہر فرد مطمئن نہیں لیکن آقا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اس
قول پر معنی جانئیں کہ جب آقا اپنے نفس کو خطاب کرکے فرماتے ہیں آہ آہ من
قلۃ الزاد یہ بیان سفر آخرت اور زاد راہ کی کمی کی پیاس ہی کا قول ہے جس کی
روحانیت کا یہ عالم سمجھو یہ کہے کہ جتنا یقین اب مجھے حاصل ہے اتنا ہی یقین جب بھی
ہوگا کہ خدا کو دیکھ لوں ذرہ بھر بھی یقین میں کمی نہ ہوگی۔ یہ مثالیں ہیں جو حق کی
صداقت کے لیے اور باطل کی ہستی مٹانے کے لیے آئی تھیں یہ یاد رکھئے کہ حق و
باطل کی دشمنی ازلی ہے اور ابدی ہے کہ دریا اور پہاڑ بھی اس کی ہم سری کا دعویٰ نہیں کر سکتے
جبھی طاغوتی قوتوں نے رسول کے ساتھیوں سے مقابلہ کیا کفر و اسلام میں رسہ کشی ہوتی رہی
فلک نے ہزارہا خونریز لڑائیاں دیکھیں اور یہ ظاہر باطل کی فوجیں حق پر غالب آگئیں مگر
باطل کی ظاہری فتح عارضی رہی اور حق کی فتح ابدی رضی اللہ رہے۔ حسین تم نے بظاہر
جسموں پر فتح نہیں پائی مگر تم نے روحوں پر فتح پائی اور ایسی فتح پائی کہ تمہارے
کارناموں کو دنیا بھلا نہیں سکتی عمل ظاہری ہے تم نے اس کا سبق سکھایا مظلوم بن کر
حقداروں کا حق دلایا۔ ہدایت کا علم بردار کفر کا ماحی بن کر دکھلا گیا وقت کا گزارنے
والا شاہان ہی کی فکر کے عمر بھر میں میکدہ کرنے والا یزید حسین سے بیعت کا طلبگار
ہوا حق کا فدائی حسین اور رسول کی آزادی کیونکر پالا حسین اپنا وطن چھوڑ سکتا تھا گھر بار
لٹا سکتا تھا جان دے سکتا تھا اپنے گھرانے کو کٹا سکتا تھا لیکن انسانیت کی توہین کرنے
والے قوانین کے سامنے فطرت کے خلاف سر نہیں جھکا سکتا تھا۔ حسین تو حسین اس
گھرانے کے چھوٹے بچوں کا بھی یہی حال تھا کہ باطل کے سامنے کبھی سر نہ
جھکایا اللہ اللہ ہم کیا چاہتے ہیں جو ایک شمہ بھی ان کی خوبیوں کا بیان کر سکیں۔ اگر ہم امام
حسن علیہ السلام کو دیکھتے ہیں تو رسالتمآب کے بدن اقدس کا بالائی حصہ نظر آتے ہیں،
اگر حسین کو دیکھتے ہیں تو رسول اللہ کے جسم مبارک کا پائیں حصہ دکھائی دیتے ہیں ابھی
گویا رسول کی پوری تصویر ہمارے سامنے ہے اس تصویر کے بالائی حصہ کے اوصاف

اور بھلا کس قدر کی جان ہے کہ [illegible] کے [illegible] کی [illegible] حضور [illegible] دکھا سکے کون نہیں
جانتا کہ خلق میں [illegible] ہے [illegible] آپ نے [illegible] فرماتے ایک
روز ایک شخص جب رسالت مآب صلعم کی خدمت میں [illegible] کے [illegible]
آنحضرت کے سامنے سے [illegible] کر [illegible] دونوں [illegible]
[illegible] کر [illegible] کے [illegible] الیک کیا حکم
رسول [illegible] رسول نے [illegible] دیر سے [illegible]
[illegible] کے [illegible] آپ کی [illegible] حسین کی [illegible]
[illegible] ہے [illegible] رسول [illegible]
[illegible] رحمت العالمین [illegible] یہ فرماتے جاتے
ہے [illegible] حسین کی قبر سے خوش کرنے کا فرمائے قیامت میں اس کو خوش
کروں گا کہ [illegible] جبرئیل امین [illegible] رب العالمین خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض
کی کہ اے محمد [illegible] آپ کے دونوں فرزند [illegible] میں [illegible] والے [illegible] میں سوتے
ہیں [illegible] ایک [illegible] کی [illegible] مشغول ہے رسول خدا [illegible]
[illegible] پہنچے [illegible] آپ [illegible] کیا اور کہا السلام علیک یا
رسول اللہ [illegible]
[illegible] فرزندوں کی خدمت
[illegible] ارحم الراحمین
[illegible] قبول فرمائے رسول خدا [illegible] کے [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور جب
رسول خدا [illegible] عرب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خدا کی خبر لائے وہ فرشتہ بہ شکل اول کر دیا گیا اور جانب آسمان پرواز کر گیا منقول ہے کہ ایک روز رسالتمآب مجمع اصحاب میں رونق افروز تھے کہ جناب امام حسن تشریف لائیں جونہی آپ کی نظر اپنے جگر گوشہ پر پڑی بے اختیار رونے لگے اصحاب نے وجہ گریہ دریافت فرمائی تو آپ نے فرمایا میرے صحابہ! دشمنان جفاکار میرے اس لاڈلے کے درپے آزار ہوں گے زہر سے شہید کریں گے فرشتے اس کے ماتم میں روئیں گے مچھلیاں دریا اس کی بیکسی پر نالہ و شیون کریں گے۔ الغرض حیدر کرار نے وقت رحلت اسرار امامت امام حسن علیہ السلام کو تلقین فرمائے اور بعد غروب ماہتاب امامت امام حسن علیہ السلام منبر پر تشریف لائے بعد حمد خدا اور نعت رسول و مدح جناب علی مرتضے مختار ہے فرمایا کہ میرے نانا اور بابا تلقین دین فرماتے تھے اسی طرح میں بھی تم سب کو دعوت دین دیتا ہوں سب نے برضا و رغبت بیعت کی چالیس ہزار افراد بیعت سے مشرف ہوئے یہ خبر معاویہ تک بھی پہنچی تو اسی ہزار فوج لے کر خونریزی کے لیے تیار ہو گیا آپ بھی کوفہ سے باہر تشریف لائے ملعون معاویہ نے خفیہ تحریریں لشکر امام میں بھجوائیں دھمکایا ورغلایا بے وفا کوفیوں نے امام کا ساتھ چھوڑ دیا جنت چھوڑی جہنم خریدی۔ پس حضرت مجبور ہو کر متوجہ مدائن ہوئے ایک ظالم نے سر راہ گھات لگا کر حضرت پر ایک خنجر خونخوار کا وار کیا پس ران میں وہ تلوار ہڈی تک اتر آئی اس وقت آپ کے محبوں کا عجیب حال تھا کوئی روتا تھا کوئی ماتم کرتا تھا پھر شاہ کے ہواداروں نے اس ملعون کو واصل جہنم کیا جب حضرت کا زخم اچھا ہو گیا اور کوفی آنحضرت سے عہد شکنی کر کے معاویہ کے معتقد ہو گئے تو بہ مجبوری و مصلحت چند شرائط پیش کر کے معاویہ سے صلح کر لی مگر معاویہ نے پھر عہد شکنی کی اور شرائط کو توڑ دیا آنحضرت کو اثنائے راہ میں ایک ملعون نے زہر دیا لیکن دلبند علی کی جان سلامت رہی دوبارہ آپ کو زہر دیا اس مرتبہ بھی خدا ہی نے شفا پائی تیسری بار پھر ایک شقی نے آپ کو زہر دیا اس بدکار کو آپ کے اصحاب نے واصل جہنم کیا پھر حضرت رنجور و علیل مدینہ کو روانہ ہوئے اس وقت والی مدینہ مروان تھا معاویہ نے زہر کی ایک ایسی شیشی مروان کے پاس بھیجی کہ اگر اس کا ایک قطرہ دریا میں ڈال دیا جاتا تو تمام جانوران آبی

ہلاک ہو جائے۔ معاویہ علیہ الہاویہ نے [illegible] جعدہ بنت اشعث کو [illegible] دے کر
راضی کیا اس ملعونہ نے ایک مرتبہ [illegible] زہر ہلاہل [illegible] رسول کے [illegible]
جسم مبارک کا [illegible] رسول اللہ سے [illegible] اس ملعونہ نے [illegible]
[illegible] اس وجہ سے کہ آپ نے [illegible] اس ملعونہ سے [illegible]
[illegible] اس وجہ [illegible] حضرت کی [illegible] اس نے
[illegible]
[illegible] آپ کے [illegible] ہوا تھا [illegible]
[illegible] آپ پر [illegible] ہوا تھا
[illegible] ہوئے اور اپنی
[illegible] رسول [illegible]
[illegible] تھوڑا پانی لا کر مجھ
[illegible] تھوڑا پانی کا پیا
[illegible] پانی کا [illegible] جسم کے
ٹکڑے [illegible] سن دوڑے ہوئے آئے کہا
بھائی کیا ہوا کیا آپ نے فرمایا [illegible] جو اضطراب ہوا حسین نے بھائی
کے [illegible] کسی طرح [illegible] نہ تھا بار بار
[illegible] قاسم کو [illegible]
[illegible] قاسم کا ہاتھ امام حسین کے ہاتھ میں [illegible] کی
[illegible] ایک [illegible] قاسم کے ہاتھ پر [illegible] کیا کہ
میں جب [illegible] مجھ پر سخت گزری آج تم [illegible] حسین کے
بھائی کے منہ پر منہ رکھ دیا اور دونوں بھائی مل کر اپنا رونے لگے [illegible] میں کہرام
مچ گیا ہر چند حسین نے پوچھا بھیا تم کو کس نے زہر دیا ہے آپ نے نہ بتایا اور
[illegible] موقوف رکھا [illegible] کہ بلا سبب
[illegible] پورا نہ ہو

الغرض تمام اسرار امامت امام حسینؑ کو تعلیم فرمائے ہر ایک کو صبر کی تلقین فرمائی
پھر [illegible] کے [illegible] ہوئے کہ [illegible] دشمنوں کے [illegible] کی آپ کے
[illegible] سب رخصت ہوئے سب وصیت امام حسین
علیہ السلام جب [illegible] فرمایا [illegible] آقا حسن تمہارے فرزند نے
تمہارے [illegible] کربلا میں عمل کیا۔ حسین سے رضا لی خوب خوب دشمنوں سے لڑے
[illegible] کے [illegible] تک لڑتے رہے اور ان کے فرزند
[illegible] ہوئے کہ [illegible] لا کر کالی
کہ امام [illegible] کے نرغہ میں گھر گیا ایک تن تنہا کس کس کی [illegible] کے
گھوڑوں کے [illegible] لگے [illegible] گھوڑے پر
[illegible] اس طرح [illegible] آپ کا [illegible] سلام کرتے سے کرا
[illegible] آئے اور [illegible] آواز [illegible] قاسم
پر [illegible] ہوئے [illegible] گھوڑوں کے سموں [illegible] ہے
میں [illegible] کے گھوڑے [illegible] حسین [illegible] کی نعش
اس طرح [illegible] تک [illegible] نے پوچھا [illegible] کیا لائے
ہو [illegible] حسین نے [illegible] قربان
ہو کر آئے [illegible] جس کی
[illegible] الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلمون
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

چھٹی مجلس

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف
الانبیاء والمرسلین وآلہ الطاہرین المعصومین من یومنا ہذا الی
یوم الدین قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی کتابہ المبین وھو اصدق

دایہ کو بلایا گیا اور لڑکی کو خیمہ میں بھیجا گیا دایہ نے لڑکی کو اچھی طرح دیکھا بھالا اور
خدمت مولا میں آ کر عرض کی اے میرے آقا یہ لڑکی حاملہ ہے اور چھ مہینے دن ہیں
آپ نے فرمایا تو غلط کہتی ہے دوسری دایہ کو طلب کیا اس نے بھی پہلی دایہ کے کلام کی
تصدیق فرمائی میرے مولا نے اس کی بھی نفی کی اب وہ لڑکی مجمع سے بولا آقا یہ
شرم سے سرنگوں ہے آپ وضاحت فرماتے ہیں لڑکی عرض کرتی ہے مولا میں بالکل بے
گناہ ہوں مجھ پر الزام لگایا گیا ہے میرے مولا نے جانب ہوئے اس پہاڑی علاقہ کی طرف
اپنا دست مبارک بڑھایا کہ جو برف سے ڈھکا ہوا تھا اس کا بڑا ٹکڑا اٹھایا چنانچہ جب وہ
ٹکڑا دست مولا سے دایہ نے لیا آپ نے دوبارہ دایہ کو حکم دیا کہ اس لڑکی کو خیمہ کے
اندر لے جا اور برہنہ کر کے اس برف کے ٹکڑے پر بٹھا اور ایک طشت اس کے نیچے
رکھ دے اور جو کچھ اس طشت میں گرے اس کو میرے پاس لے آ۔ حسب فرمودہ
مولا اس دایہ نے عمل کیا فوراً جلد ہی ایک کیڑا (علق) [illegible] کا اس طشت میں گرا
لڑکی بے گناہ ثابت ہوئی وہ طشت مع اس کیڑے کے روبروئے مولا لایا گیا حاضرین
دار القضا متحیر ہوئے مولا نے لڑکی سے کہا کہ تیرے پہاڑی علاقہ میں فلاں دریا ہے کیا تو
ایک روز اس میں غسل کرنے کے لیے نہیں گئی تھی اس نے کہا ہاں میں گئی تھی
تب میرے آقا نے حاضرین کو خطاب کر کے کہا جس وقت یہ غسل کر رہی تھی یہ علق
کیڑا اس کے اندام نہانی کے ذریعہ جسم میں داخل ہو کر پلتا بڑھتا رہا یہاں تک کہ وہ اس
وقت کو پہنچ گیا اور حاملہ کے بچوں کی طرح اس کے شکم میں حرکت کرنے لگا۔ حاضرین
دربار نے صل علی کا ایک شور اٹھایا کہا حضرات آپ نے اس ہستی کے بارے میں اہل
زمانہ کی عقلیں حیران ہیں نہیں جبکہ آپ حیران نہ ہوں کیونکہ ہم اللہ کی نشانیوں پر
غور نہیں کرتے اور مسئلہ کے حل ہونے میں خدا سے مدد کے طالب نہیں ہوتے جو بندہ
یا معنا جسم اور چیز ہے روح اور چیز ہے پھر بھی بھی باعتبار عبادت تربیت اور
خصوصیات درجات رکھتی ہیں یہ تو نورانی ہستیاں تھیں جو بشری جامہ میں ہماری ہدایت
کے لیے بھیجی گئیں۔ ان نوری اجسام کے سامنے ایک عمود نور ہوتا ہے جس پر تمام
افعال منقش ہو کر اس طرح دکھائی دیتے ہیں جس طرح ہم اپنی ظاہری آنکھوں سے

[illegible] بیان کرتا ہے کہ ایک روز
رسول [illegible] تشریف لائے
[illegible]
[illegible] لے گئے
[illegible]
[illegible]
[illegible] آپ
[illegible] کہ میں ان کو
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اس وقت [illegible]
[illegible] حسن سا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تشریف لائے
[illegible] حسین کہہ کر
[illegible]
[illegible] اس وقت

[illegible]

کرنے کی بات جب یہ تھی کہ امام [illegible] غلط تھی [illegible] اس سانحہ کی خبر [illegible] لوگوں کو
دکھلا دیئے [illegible] ہو کر [illegible] ہو گئی [illegible] آپ
کو [illegible] ہے کہ [illegible] کی [illegible] کرنے کا [illegible] فرمایا
[illegible] اللہ [illegible] ہے [illegible] ایک [illegible] کرنے کا [illegible]
[illegible] کی [illegible] بھائی
کی [illegible] کی [illegible] صاحب کا اس کے [illegible]
[illegible] کر [illegible] بہت [illegible] تھی کہ
[illegible] کا نام [illegible] کی [illegible]
[illegible] بہت [illegible] ضرور [illegible] ہے
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] کی [illegible] کہ [illegible]
[illegible] کی [illegible] حضرت [illegible] کر
[illegible] کر
[illegible] کی [illegible]
کی [illegible] کی [illegible]
کے [illegible] کے سامنے [illegible]
کے [illegible] صاحب کا
[illegible] تھی
[illegible] کی [illegible]
[illegible] اپنے
[illegible] کر کی [illegible]
[illegible] کے [illegible] کر
[illegible] کر [illegible]
[illegible] وقت

[illegible] کے قریب آکر

[illegible] گئیں۔ [illegible] ہو گئی

[illegible] تھیں

[illegible] تھیں تاکہ وہ

[illegible] آپ

[illegible] کے [illegible]

[illegible] رات دن لیے

[illegible] کر چلی گئے

[illegible]

[illegible] تھیں کبھی کام و

[illegible] کی

[illegible] برقرار رکھے جیسا

[illegible] کی قدر زیادہ ہی

[illegible] بڑا عیب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے بعد

[illegible] ان

[illegible] کی طرف ان

[illegible]

[illegible]

[illegible] دیکھا کہ

اماں نے ہماری طرف سے منہ پھرا لیا تو چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی سے کہا بھیا اماں شاید ہم سے خفا ہیں جو ہماری طرف نہیں دیکھتیں یہ دونوں بچے ڈرتے کانپتے ماں کے پاس آئے ننھے ننھے ہاتھ جوڑ کر عرض کی اماں جان ہم ماموں سے دیر سے میدان کی رضا مانگتے ہیں لیکن اجازت نہیں ملتی آپ بے وجہ ہم غلاموں سے کدر ہیں ہم بالکل بے قصور ہیں جب جناب زینب نے بچوں کی یہ تقریر سنی تو بولیں عون و محمد اب تمہیں اجازت لینے کا خیال آیا جب مسلم کے پسر مر گئے صبح سے تم کیا کر رہے تھے کیا اچھا ہوتا کہ تم اب بھی حضرت کے ساتھ میرے پاس نہ آتے آنسو بہا بہا کر مجھ سے بہانہ کرتے ہو اپنے ہمجولیوں سے پیچھے رہ گئے مسلم کے بیٹوں کو دیکھو کیسے رضا لی جو مرنے والے ہوتے ہیں وہ کہیں رکا کرتے ہیں بچوں نے یہ عتاب آمیز جواب سنے لگا رونے کہ حضرت زینب کو محبت کا جوش آ گیا سینے سے لگا لیا فرمایا فرزندو عبداللہ کی نشانیو! ماں تم پر نثار ہاتھ نہ جوڑو آنسو پونچھو لرزاں نہ ہو میں تم سے خفا نہیں راضی ہوں تمہارا کیا اختیار اگر رضا نہ ملے آؤ میرے ساتھ آؤ میں بھیا سے کہہ کر تمہیں لائق کارزار دلاتی ہوں واری ماموں کے آگے ہاتھ جوڑو ادب سے کھڑے رہو بہن نے بھائی کے قدم لیے اور فرمایا ماں جائے بہن کی آج سب کے سامنے لاج رکھ لیجیے مجھ ناچیز بہن کا ہدیہ قبول کیجیے ایسا نہ ہو کہ اماں جان روز محشر یہ کہیں کہ زینب! کیا تیرے لالے میرے بچے سے بھی زیادہ عزیز تھے اور مجھے شرمندہ ہونا پڑے یہ سن کر امام حسین نے ایک آہ سرد کھینچ کر جانب آسمان دیکھا اور کہا زینب مجھ سے ان کا داغ نہ اٹھایا جائے گا۔ یہ کہہ کر آپ اشک بہاتے باہر آ گئے اور فرمانے لگے خیمہ میں رہوں گا تو بہن خواہ مخواہ رخصت کے لیے اصرار کرے گی۔ جو گھڑی بھی جعفری شاخوں کو دیکھتا رہوں گا تو فی الجملہ کچھ تو مجھے تسکین رہے گی الغرض ادھر خیمہ سے باہر بھائی گئے ادھر جناب زینب اپنے بچوں کو اپنے خیمہ میں لائیں تبرکات نکالے ماں کی چادر اور شہ مرداں کی عمامے بچوں کو سجایا اور فضہ سے فرمایا میری ماں کی کنیز خاص یہ دونوں تلواریں میرے بچوں کی کمروں میں لگا دے جناب فضہ شاہزادی کا حکم بجا لائیں۔ کمروں میں پٹکے باندھے پشتوں کو تیروں سے محفوظ کیا سروں پہ خود رکھے انگوٹھیاں پہنا کر فخر

سلیمان کا بیٹا علی کا بچپن کیسا ہمیں وہاں کر کہیں نہیں ملا کی قرآن اٹھائے آنکھوں
میں سرمہ لگایا بالوں میں کنگھی کی جب اکبر جوان کے بالوں کو آراستہ کر لیا تو کہنے
لگیں اے میرے بچو اپنے قد کے برتن کو لا سکے جیسے سپاہیوں کو آپ شمشیر لا دے
[illegible] کی مراسوں کے کچ چھلکا بنا لیا اپنے خدا کے دربار میں جانا مبارک ہو کہیں
[illegible] ہے کہ وقت رخصت تحمیل اور سلامتی کی دعا کی جاتی ہے لیکن
[illegible] والوں کے حسن کے حوالے ہو رہی ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ
رضائے خدا کی خاطر ہیں اس وقت [illegible] راحت پہنچتا ہیں کبھی آسمان کو دیکھتی ہیں
اور کبھی ستاروں کی طرف [illegible] ہاں سے دیکھتی ہیں پھر آپ نجف کی طرف منہ کر کے شاہ
نجف سے فرماتی ہیں بابا جان یہ جو کچھ تیار ہوا آپ کے والے شہادت کے شرف
سے [illegible] کی کوئی اب تک [illegible] نہیں کی۔ پھر علی اکبر تیار تم ہی آؤ
اپنی ماں کی [illegible] کہیں سے کوکر خیمہ میں جاؤ تمہاری
کی صورت دیکھنی ہے یہ کہہ کر ساتھیوں سے فرمایا کہ تم مت روؤ دیکھو ابھی
[illegible] آسمان ہوئی چلی ہے [illegible] میرا ہاتھ [illegible] میدان جنگ چلو میں تم
اپنا [illegible] ہے رخصت [illegible] عرض کرنے لگے [illegible] جان ہمارے بچے
ہی اگر آپ خیمہ سے [illegible] ہم [illegible] کو کیا منہ دکھلائیں گے ناچار جناب
زینب نے فضہ سے فرمایا اے فضہ اب کی [illegible] اور عباس ابن علی ہے کیونکہ
[illegible] کہیں گھر میں آئیں اور اگر تم نہیں آئے تو زینب خود آتی ہے۔ عباس کے
[illegible] دیکھا کر آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ حضرت عباس نے آ کے خیمہ
اطہر کی طرف [illegible] دونوں ہاتھ [illegible] سر جھکا کر رخصت حضرت کے
[illegible] ہیں کہاں [illegible] کیا اب سب کم سن
بچے [illegible] مفارقت دکھائیں یہ سن کر فرمانے لگیں بھیا کبھی ایسا ہوا ہے کیا
کوئی سپاہی دیوانہ پر آیا ہو اور وہ محروم [illegible] گیا ہے میں تو آپ کی خدمت میں سائلہ
ہو کر آئی ہوں [illegible] چہرے [illegible] عجیب تردد میں پڑ گئے کہ
ایک طرف سے عبادی حسین [illegible] بھی [illegible] ان کو شہید [illegible] کا راستہ [illegible]

الغرض زینب کے لالوں نے میدان کارزار کی رضا پائی بچے خوش ہو گئے۔ زینب پھولی نہ سمائیں پکاریں بچو لا الصحت و قار دل گئے ماموں کے مجرے کو جھک جھک دکھاری کو دعائیں دو۔ ماموں جان پر سات بار صدقہ ہو کر بیکار التجا قدم شاہ چوم کر دونوں بچے میدان قتال کی طرف جب کہ نوبت آئے کہ جلال حیران ہو کر رہ گئے بچوں نے اپنے حسب و نسب سے آگاہ کیا رجز پڑھے اور مصروف کارزار ہوئے سینکڑوں ملاعنہ کو واصل جہنم کیا دونوں بچے شجاعت حیدری اور قوت جعفری دکھا رہے تھے۔ سینکڑوں کے وار کر رہے تھے۔ یہاں جنگ کر فریاد کی آوازیں قوم ہشیار سے بلند ہوئیں اے صابر کی بیٹی رسول کا واسطہ ہم پر ترس کھا بچوں سے کہو کہ وار سے اپنا ہاتھ روک لیں صابرہ زینب نے واحسرتا زینب نے صبر دکھلایا قربانوں پر رحم کیا صدا دی اللہ لالو خوب خوب جوہر دکھلائے مجھے خوش کر دیا نانا کی امت رحم کی خواستگار ہے اپنے اپنے تیغوں کو روک لو چنانچہ فورا بچوں نے ماں کے کہنے پر اطاعت گزاری کا ثبوت دیا۔ ادھر بچے رکے ادھر مکاروں نے بچوں کو نرغہ میں لے لیا ہائے کون سا حربہ تھا جو ان کو نہ لگایا گیا بچوں نے بطلوی شبیر کا قصد دکھا دیا گھوڑوں پر نہ سنبھل سکے رکابوں سے پاؤں نکل گئے خاک پر گرے آواز دی ماموں جان اپنے غلاموں کی آ کر خبر لو ہماری یہ آرزو ہے کہ آپ کے قدم چومیں اور نانا کے پاس جنت میں پہنچیں یہ آواز خاص نکل جا کے گوش گزار ہوئی آپ کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا فرمایا بہن کا باغ لٹ گیا۔ راوی کہتا ہے کہ اس وقت زینب در خیمہ پہ کھڑی ہو کر سن رہی تھی خیمے کے اندر آئی ہوش بجا خبر لائی کہا بابا یہ ماتم کیا کہ میری ماں جائی کے فرزند شہید ہوئے یہاں حسین کی بہن نے کہا قصہ کیا کہ یہی ہے کیا بچوں نے میرا دودھ نہ پیا تھا اگر پیا تھا تو آخر اس کا کچھ حق ادا نہ کئے تھے۔ لاؤ میرا مصلیٰ لا نماز شکر ادا کروں مصلیٰ آیا نماز ادا کی دعا کے لیے خدا کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور فرمایا الٰہی میرے ان بچوں کو قبول فرما ادھر یہ دعا ہو رہی تھی ادھر امام حسین جناب عباس اور جناب علی اکبر عون و محمد کے لاشے لا رہے ہیں۔ اٹھا کے لا رہے علی اکبر سے فرزند رسول نے کہا بیٹا علی اکبر تم آگے خیمہ میں جاؤ۔ عون و محمد کی صف ماتم بچھواؤ۔ عبداللہ و جعفر کو ان کی پیشوائی کے لیے

[illegible]

الا لعنة الله على القوم الظالمين وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون

[illegible]

الحمد لله رب الدين والصلوة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين وآله الطاهرين المعصومين من يومنا هذا الى

مع الصادقین قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ المبین ھو اصدق
الصادقین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ
وکونوا مع الصادقین پس معلوم ہوا اس آیہ مبارکہ میں ایمان والوں کو ڈرنے کا
اور پرہیزگاری کا حکم ہے یا ایھا الذین کو حکم بھی ہے کہ صادقین کے ساتھ ہو جاؤ ورنہ
ایک پہلو یہ ہے کہ خوف تو ایسی چیز ہے کہ جو اس سے ڈرے گا۔ اگر شیطان سے ڈرنا بجا ہے
تو اس سے بچ کر [illegible] سے [illegible] ہے اور یہ ہمارا بھی [illegible] ہے کہ اگر
کوئی مسئلہ پیش آ جاتا ہے اور اس کی حقیقت ہم اپنے پیچیدہ عقل سے تو اس کے
معلوم کرنے کے لیے ایسے لوگ ایسے عالم [illegible] سے پوچھا جاتا ہے کہ
اس مسئلہ کو ٹھیک ٹھیک بیان کرو اور [illegible] کہ حق سے [illegible] کا یہ بھی
مطلب ہے کہ [illegible] ہو کہ [illegible] ایک جسم مریض کو
تکلیف اور ضرر پہنچانے والی چیزوں سے بچاتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں چیز سے کہانا یہ بہ
پرہیز کرنا جس طرح جسم کو مضر چیزوں سے بچایا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کو بھی ان
کی بیماریوں سے بچانا لازم ہے [illegible] ضرر آ جائے تو اس کا علاج ضرور کرنے والے کو
آپ تک کا پہنچانا [illegible] ہے کام لیا اگر برائیوں [illegible] ایسی صورتیں
سامنے جانے [illegible] کریں تب بھی ان کے مقابلہ میں اچھائیوں کو اختیار کرنا چاہیے دنیا
میں بھلائی کم ہیں اور برائی بہت [illegible] اختیار کرنے والے تھوڑے ہیں اور اچھائی کرنے
والے کم [illegible] اشرف المخلوقات یوں ہی نہیں کہا گیا۔ اگر انسان نے فضائل اختیار کر
لیے تو اشرفیت کا شرف حاصل کر لیا اور یہ خوبی ہے کہ انسان کا نفس فضائل اختیار کرنے کا
بہت [illegible] مستعد ہے اگر اس نے [illegible] کر عقل سے کام لے کر اخلاق فاضلہ کے
حصول کی کوشش کی تو انسان کا مرتبہ ملائکہ سے بھی افضل ہو جائے گا کیونکہ فرشتوں میں
یہ نفس موجود ہی نہیں ہے اور اگر انسان نے عقل سے کام نہ لیا اور نفس کا غلام بن گیا تو
بجائے اخلاق فاضلہ کے اخلاق رذیلہ کی طرف مائل ہو جائے گا اب شرافت کی جگہ رذالت
آ جائے گی۔ لہذا اس وقت یہ انسان بہائم کے درجہ سے بھی گر جائے گا

کیونکہ عقل تھی اور پھر نفس کا بندہ بن گیا عقل کے ہوتے بہائم سے بدتر ہو گیا۔ اس لیے کہ بہائم میں عقل نہیں ہے حس ہے۔ حس اور عقل میں زمین و آسمان کا فرق ہے حس اور چیز ہے اور قوت و تمیز و عقل اور چیز ہے۔ جسمانیت کے مقابلہ میں روحانیت کا مرتبہ بہت بالا ہے اور ہونا بھی چاہیے۔ اس لیے کہ جسم خاکی عناصر سے مرکب ہے اور جب عناصر کی تحلیل ہوئی تو حیات رخصت۔ روحانیت اعلیٰ کی طرف سے عطا ہوئی اور یہ روح کیا ہے امر رب ہے۔ روح ایک جوہر پاک ہے جو انسان کو پاک و صاف دے کر دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ اس کو پاک و صاف ہی لے کر جانا چاہیے۔ اس پاک و صاف روح کے جوہر اگر ہم کو کہیں اعلیٰ درجے کے ملتے ہیں تو آئیے ذات علی کو ملاحظہ فرمائیے جو یہ کہے کہ قلعہ خیبر اپنی طاقت سے نہیں بلکہ قوت ربانی اور قوت روحانی سے اکھاڑا ہے یہ ہی نہیں اگر روح علی کا کرشمہ دیکھنا ہے تو اس وقت کو دیکھئے جب کہ در خیبر کا پل پانی پر بنایا گیا۔ تو نبوت میں شک کرنے والوں کو تعجب ہوا اور خدمت رسول میں آ کر عرض کیا کہ علی تو آج عجیب کارنمایاں ادا کر رہے ہیں۔ فوج کو پل سے اتار رہے ہیں اور در خیبر ہاتھ میں ہے۔ رسول مدنی نے فرمایا تم نے یہ بھی دیکھا کہ علی کس چیز پر استادہ ہیں کہا نہیں فرمایا جاؤ دیکھو اب جو آ کر دیکھتے ہیں تو ہوا کے اوپر اس طرح استادہ ہیں۔ جس طرح عام لوگ زمین پر استادہ ہوتے ہیں یہ خدا کا ولی عبادتوں میں رات بھر لیا جاگنے والا کہ رات کے سناٹے میں کوفہ کے دار الامارہ میں اپنی زندگی کے آخری لمحات میں ایسے مشغول عبادت ہیں کہ آپ کی بڑی صاحبزادی ام کلثوم آپ کی عبادت گاہ کی طرف تشریف لاتی ہیں اور فرماتی ہیں اللہ اللہ بابا اس قدر رات گزر گئی اور آپ ابھی تک مصروف عبادت ہیں آخر کیا وجہ ہے کہ آپ کا سارا بدن بید کی طرح لرز رہا ہے فرمایا بیٹی آج میں بہت بڑے دربار میں جانے کی تیاری کر رہا ہوں بس رات درمیان میں ہے تمہارا باپ اس منزل کی طرف سفر کر جائے گا جہاں ایک دن سب کو جانا ہے۔ ام کلثوم زندگی کی یہ ہولناک رات کی رات اب نزدیک ہے کل محراب مسجد میرے خون سے رنگین ہوگی اور مولود کعبہ کا چہرہ خون سے گھر سے نکلے کہ اللہ اللہ آپ مولود کعبہ آپ مشہود مسجد یہ لحظہ اور یہ انتا جنگلوں میں رسول اللہ کے لیے

علمدار کہ فتح ہی کرکے رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے یا رسول اللہ آپ کے دو علم بردار ہوئے ایک علیؑ ایک جعفر طیار ایک علم بردار سے آپ نے فتح کی خبریں سنیں اور ان کی شہادت اپنی زندگی میں نہ دیکھی دوسرے علم بردار جعفر طیار کی جب آپ کو بہت دیر سے خبر نہ ملی تو آپ کے مشتاق دل اور بے چین دل نے اس بات پر مجبور کر دیا کہ جانب خدا آپ کے ہاتھ دعا کے لیے اٹھ ہی گئے۔ آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹ گئے اور جعفر طیار کا معرکہ جنگ من و عن آپ کو نظر آنے لگا آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے رسول اللہ کے صحابیوں نے جو پیغمبر اسلام کی یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو وجہ گریہ پوچھی فرمایا میری زندگی کا مزہ دنیا سے اٹھ گیا۔ جعفر کے بازو کٹ گئے جان سے مارا گیا اس سانحہ ہوش ربا کے ساتھ ہی رسالتمآب صلعم نے حیدر کرار کو یہ جانفزا مژدہ بھی سنایا کہ جعفر کو ان بازوؤں کے عوض دو زمردیں شہپر خدا نے عطا فرمائے ہیں کہ باغ جنت میں پرواز کرتے پھرتے ہیں۔ جب میرے مولا علی ابن ابی طالب نے یہ سنا تو رسالتمآب سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی شہپر ملتے تو باغ جنت میں اڑتا پھرتا رسول خدا نے علی کی یہ گفتگو سن کر فرمایا ابوالحسن غم نہ کرو اگرچہ یہ مرتبہ تمہارے لیے نہیں ہے البتہ یہ رتبہ واہب العطایا تمہارے اس بے بہا لال کو بخشے گا جو میرے حسین کے لشکر کا علمبردار ہو گا اس کے بھی جعفر کی طرح نہر فرات پر شانے قلم ہوں گے میرے مولا نے رسالتمآب سے استفسار فرمایا وہ کونسا فرزند ہے آپ نے فرمایا کہ میری لخت جگر فاطمہ زہرا کے انتقال کے بعد تم اپنے بھائی عقیل کے مشورہ سے جو انساب عرب کے بڑے ماہر ہیں بہادر خاندان میں ایک زن صالحہ سے عقد کرو گے جن کا نام ام البنین ہو گا ان سے چار فرزند ہوں گے وہ علمدار حسین اپنے تینوں بھائیوں عبداللہ و جعفر وغیرہ کو اپنی زندگی میں حسین پر قربان کر دے گا اور یہ اس لیے ہو گا کہ ایسا نہ ہو کہ اس کے بھائی میرے حسین سے منہ موڑ لیں اے ابوالحسن میرے دونوں علمداروں کے سامنے میرے حسین کے علمدار کا مرتبہ اور شوکت و شجاعت کا رکھنے والا ایسا علمدار ہو گا کہ اس کے علم میں مشکیزہ ہو گا اور وہ مشکیزہ بھی کیسا ہو گا الا خشک ہو گا کہ علمدار حسین لڑتا بھڑتا داخل نہر فرات ہو گا مشکیزہ کو تر کرے گا اس

قتل بنائے گا کہ زخم ہو کر پانی اس میں بھر جائے اور پیاسی بچوں کی پیاس بجھا دے وہ دلاور وہ بہادر اور شیر ہو گا اس کا نام عباس رکھیو اس کی علمداری اس کی سقائی عالم میں شہرت پائے گی۔ عالم اس کا خواستگار ہو گا اے علی ایسے فرزند کا مجھے کمال اشتیاق ہے لیکن افسوس کہ اس وقت دنیا میں تمہارا رسول نہ ہو گا اے علی تم میری طرف سے اس فرزند کا منہ چوم چوم پیار کیجیو عاشق حسین ہماری جانیں علمدار حسین پر فدا ہوں کہ عاشق حسین دنیا میں موجود نہ تھا لیکن اللہ رے شوکت و جلالت عباس کہ ولی رسول الثقلین پر سکہ بٹھائے ہوئے تھی۔ جعفر طیار نے تو علمداری کا مرتبہ حیات رسول میں پایا لیکن یا حضرت عباس آپ کا مرتبہ تو قبل پیدائش ہی ایسا تھا کہ پیغمبر خدا نے دونوں حضرات پر آپ کو ترجیح دی الغرض یہ مژدہ جانفزا زبانی رسول سے سن کر جناب ابوتراب شاداں اور فرحاں دولت سرا میں تشریف لائے اور تمام حال اس فرزند کا جناب فاطمہ زہرا سے بیان فرمایا سیدہ عالم خوش ہو کر فرمانے لگیں یا ابوالحسن اگر وہ لڑکا جس کا نام میرے بابا نے عباس بحکم خدا تجویز فرمایا ہے میرے حسین کا ایسا عاشق ہو گا تو میں دل و جان سے اس کی خدمت کروں گی جب عباس پیدا ہو گا اس کو اپنا فرزند بناؤں گی ایک چھوٹا سا علم اس کے دوش پر رکھوں گی ایک ننھی سی مشک اس میں باندھوں گی اے صاحب رسول یہ تم سے کہے دیتی ہوں کہ عباس کو میں پالوں گی حیدر صفدر نے جب یہ سنا دل پر ایک سخت چوٹ لگی اور فرمایا بنت رسول اس وقت تم نہ ہو گی۔ جب یہ عجیب بچہ دنیا میں آئے گا البتہ آپ کا یہ مطلب بر آئے گا علم فوج حسینی پائے گا۔ اس میں مشک بھی لٹکائے گا اس وقت میں بھی نہ ہوں گا مگر حسین نے جب یہ سنا بہت رنج و ملال ہوا زینب کو پاس بلایا اور وصیت فرمائی زینبا جب میں دنیا سے اٹھ جاؤں تو میرے بعد تیرا ایک بھائی عاشق حسین پیدا ہو گا میری طرح اس کی پرورش کیجیو یہ کہہ کر سیدہ عالم اس حکایت الم حزن کو یاد کر کے زار زار رونے لگیں اس وقت جناب زینب نے اپنی مادر گرامی کی خدمت میں دست بستہ عرض کی اماں جان آپ نہ روئیں میں اپنے بھائی حسین کو اس حالت میں آپ کے سامنے پیش کرتی ہوں کہ علمدار حسین کو آپ کے اس فرزند کو اپنے اس بھائی کو میں پرورش کروں گی۔

عزاداران حسین ذرا غور سنو۔

جناب زینب نے پرورش جناب عباس کی ضمانت لی ہے بنت رسول نے اس کے ساتھ یہ بھی شرط لگائی زینب اگر میں زندہ رہتی تو اس شیر کی برات لاتی اس تمنا میں بتول عذرا نے آنسو بہائے اور فرمایا بیٹی زینب جب وہ نہر کے کنارے ہاتھ کٹائے تو میری طرف سے اس کے لاشہ پر بال کھولو' سر پیٹیو' ماتم عباس کیجیو الغرض عباس باوفا کامنہ و سال ذکر رہا یہاں تک کہ محبوب خدا کا سایہ اٹھا فاطمہ زہرا کا انتقال ہوا امیرالمومنین کا ام البنین سے عقد ہوا اور عباس سا پسر علی ولی کو ملا راوی کہتا ہے کہ حیدر کرار کہیں تشریف لے گئے یہ بچہ کسی کی گود میں قرار نہ لیتا تھا مچلتا تھا نہ ماں کے پاس آرام تھا نہ پھوپھی اور خواہر کے پاس ٹھہرتا تھا کہ یکایک شہنشاہ شہیداں وہاں تشریف لائے عباس حسین کی طرف ہمکنے لگے حسین نے بھائی کو گود میں لیا خوش ہو گئے مچلنا بھول گئے اور عباس حسین سے اس طرح لپٹے جس طرح بیٹا باپ سے لپٹتا ہے جب شہنشاہ ولایت داخل دولت سرا ہوئے اور اپنے فرزند کی صورت دیکھی آغاز ہی میں انجام پسر نظر آیا آنکھوں کے آنسوؤں کا دریا بہا صاحب نے خدمت امیرالمومنین میں عرض کی کہ مولا کیا وجہ ہے کہ عباس حسین کی گودی میں خوشی سے جاتے ہیں اور خاموش ہو جاتے ہیں آپ نے فرمایا یہ شبیر کی سرکار کے مالک و مختار ہوں گے یہ فوج حسینی کے علمدار ہوں گے۔ یہ اپنے بھائی کی معیت میں مددگار ہوں گے اور پانی کے لیے اپنے خون میں نہائیں گے۔ فوج اشقیاء ان کو بے دست کرے گی اللہ جعفر کی ان کو بھی پر عطا کرے گا۔ خداوند عالم نے جناب عباس کو وہ ذہن عطا فرمایا کہ عرفان کے آثار آپ کے چہرے سے عیاں تھے۔ ایک روز امیرالمومنین علی ابن ابی طالب نے جناب عباس کا امتحان لیا آپ نے فرمایا بیٹا کہو ایک' تو آپ نے ایک کہا جب آپ ایک کہہ چکے تو آپ نے فرمایا بیٹا اب دو کہو اس وقت وہ جرار حیدر کرار سے عرض کرنے لگا بابا جو کچھ ارشاد ہو بجا لاؤں لیکن تقصیر معاف اس منہ سے تو لفظ دو عرض نہ کیا جائے گا۔ میں ایک کا قائل ہوں کبھی دو نہ کہوں گا اسد اللہ الغالب نے عباس کا منہ چوم لیا شاباش دی اور فرمایا بیٹا تم نے خوب سورۂ توحید کا ترجمہ کیا بیٹا اس عمر میں یہ

سچ تم کو کس نے پچھاڑا تھا، پوچھا حسین کو مگر آپ عباس نے انگلی سے حسین کی
طرف اشارہ فرمایا اور عرض کی یہ مولا ابن مولا ہیں جنہوں نے بچپن میں حسین ایک دو عالم
میں خدا ایک، پس جناب امیر علیہ السلام نے یہ حال سن کر درگاہ رب العالمین میں
عرض کی اے مالک حقیقی تو سبب عباس کو تقویت دے تاکہ روز عاشورہ یہ اپنے
مقصد کو پہنچے روایت میں ہے کہ ایک روز جناب امیر مع اصحاب و انصار مسجد کوفہ میں
تشریف فرما تھے [illegible] لیا ہے تھے حسین نے قنبر سے پانی طلب فرمایا لیکن
قنبر وضو کے لئے میں اس قدر محو تھے کہ ان کو خبر نہ ہوئی۔ فرزند رسول نے دوبارہ
قنبر سے کہا لیکن خبر نہ ہوئی پس اس وقت بہ تعجیل جناب عباس جام آب لائے
لیکن اس تیز رفتاری میں ساغر آب چھلکا اور کچھ پانی چہرہ مبارک پر گرا علی ابن ابی
طالب نے یہ حالت دیکھی اور کچھ یاد کر کے رونے لگے اور یہ کہا شفقت عباس کے
[illegible] خانے کے پیچھے لیے گئے۔ مرحوم [illegible] گریہ [illegible] تھا اپنے گھر کی
[illegible] علی ابن ابی طالب اس تصور میں اکثر رویا کرتے تھے یہاں تک کہ جب
شاہ شہدا سرزمین کربلا پہنچے اور خیمے کنار فرات نصب ہو چکے تو یہ شیر بیشہ شجاعت
پروانہ وار گرد خیام شہ ابرار طواف پھرتے تھے۔ اب وہ وقت بھی آگیا جب کہ چھوٹے
چھوٹے بچے ہاتھوں میں خالی کوزے لئے شہزادی سکینہ کے پیچھے پیچھے اس امید پر ساتھ
تھے کہ جب ہماری شہزادی کو پانی ملے گا تو بغیر ہمارے اپنی پیاس نہ بجھائے گی خدا کسی کو
[illegible] نہ کرے تمام خیام کا ان بچوں نے چکر لگایا جب پانی نہ ملا اور ضبط کا یارا نہ رہا تو
العطش العطش [illegible] پیاس نے [illegible] جگر جل گیا سارا۔ ان آوازوں سے سید الشہداء
اور حضرت عباس کا دل سینوں میں ہل گیا فرات کی طرف [illegible] دیکھا ادھر پانی کے
[illegible] معصوم بچوں کی پیاس [illegible] سے جناب عباس یہ حال سن کر خیمہ
مبارک میں تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ کی بچی پریشان کھڑی ہیں۔ آپ نے پوچھا
سکینہ کہاں ہیں [illegible] آپ نے فرمایا تم جا کر سکینہ سے کہو تمہیں
تمہارے چچا بلاتے ہیں۔ [illegible] عباس سکینہ کے پاس گئے کہا بی بی چلو تمہارے چچا جان
تم کو بلاتے ہیں۔ [illegible] سکینہ نے [illegible] کی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہا میں نہ

جاؤں گی۔ زوجہ عباس نے آقا کی خدمت میں عرض کی کہ سکینہ تم سے روٹھی ہوئی ہیں۔ یہ سن کر خود جناب عباس سکینہ کو لینے لگے کسی چچا کو بھتیجی کی یہ حالت خدا نہ دکھائے۔ آپ نے دیکھا کہ سکینہ کے پھول سے رخسار پژمردہ ہیں آنکھیں بند ہیں۔ ہونٹ نیلے ہیں رخوں پر زردی چھائی ہوئی ہے زبان خشک ہے۔ یہ حال بھتیجی کا دیکھ کر علمدار حسین نے بچی کو دامان علم کی ہوا دی اپنے اشکوں کا قطرہ سکھایا لب مبارک سکینہ کے کانوں سے لگا کر کہا کیوں روٹھی ہوئیں کیوں غصہ ہے سکینہ نے فرمایا میری خطا ہوئی جو میں تم سے مانوس ہوئی کیا آپ وطن سے ہمیں یہ ہی کہہ کر لائے تھے کہ تو پیاس سے تڑپے اور ہم رن سے نہ آئیں۔ حضرت عباس سے اور تو کچھ نہ بن پڑا۔ فرمایا سکینہ ہم تحت لاچار تھے کیونکہ آقائے دوجہان کی خبر لینے والا اب میرے اور علی اکبر کے سوا کوئی نہیں تھا۔ الغرض جناب عباس حرم محترم سے رخصت ہوئے اور خامس آل عبا نے فرمایا۔ بھیا جس طرح ہو سکے پانی کے لانے کی سعی کرو ان بچوں کی مجھ سے تڑپ نہیں دیکھی جاتی پانی کے لانے کی اجازت ملی ماہ بنی ہاشم ہاتھ میں علم رسول لئے کاندھے پر مشکیزہ سکینہ رکھے اسپ دور کا بہ پر سوار مقابل فوج اشقیا تشریف لائے رجز پڑھا کلمات حجت ادا فرمائے اے قوم بدکردار فرزند رسول تمہارا مہمان تین روز سے مع بچوں کے پیاسا ہے تھوڑا پانی دو اودھر سے نفی کا جواب ملا اور شمر ملعون چلایا اگر اصغر بھی خیمہ سے گھٹنیوں چل کر آئیں گے تو ایک قطرہ پانی کا نہ پائیں گے۔ یہ سن کر جناب عباس کو غصہ آگیا نیام سے تیغ نکلی اور وہ فوج کا ستھراؤ کیا کہ صدائے الامان و الحفیظ بلند ہوئی فوج یزید ادھر اودھر جری کے حملوں سے تتر بتر ہوئی آپ نے فرات کی طرف گھوڑا بڑھایا اور فرات میں اترے مشک کو تر کیا اک چلو پانی ہاتھ میں لیا تشنگی جو محسوس ہوئی آقا کی اور بچوں کی پیاس یاد کرکے چلو سے پانی پھینک دیا گھوڑے سے فرمایا تو بھی تین روز کا پیاسا ہے پانی پی لے آپ کا یہ فرمانا تھا کہ گھوڑے نے اپنا منہ پانی سے ہٹا لیا اور بزبان حال ترجمانی کرنے لگا اے سید و سردار جب کہ میرے آقا پیاسے ہوں تو میں کس طرح اپنے لب تر کر لوں باطمینان تمام جناب عباس نے مشک بھری کاندھے پر دھری دریا سے نکلے گھوڑے کو مہمیز کیا خیام کا

رخ کیا بکھری ہوئی فوج بادلوں کی طرح چاروں طرف سے غازی کی طرف سمٹ آئی تیروں کی بوچھاڑ ہوئی یکایک کمین گاہ سے ایک ظالم کا بھرپور تلوار کا ہاتھ آپ کے دست راست پر پڑا فوراً مشک کو بائیں کاندھے پر لیا جب لڑ کر آگے بڑھے دو بڑے بدشعار نے کمین گاہ سے دست چپ پر ایک تلوار ماری وہ شانہ بھی قلم ہو کر زمین پر گرا اب آپ کے آقا اور مولا کیا کرتے ہاتھ نہ رہے جس سے مشک سنبھالی جائے مجبوراً مشک کا تسمہ دانتوں میں دبایا مشک کو سینے تلے چھپایا تا کہ کسی طرح مشک کا پانی بچے اور پیاسوں کی پیاس بجھے ایک تیرے شقی نے مشک پر ایسا تاک کر تیر مارا کہ مشک چھلنی ہو گئی سارا پانی مشک کا بہہ گیا سر پہ ظالم بے پیر نے ایک گرز گراں ایسا لگایا کہ چکرا کر زمین پر آ گرے اس وقت جناب عباس نے صدا دی آقا غلام کی خبر لیجیے بھائی کی یہ صدا حسین کے کانوں میں پہنچی آنکھوں میں اندھیرا آ گیا علی اکبر کا سہارا لیا عباس کا رخ کیا چلتے چلتے راہ میں جان نثار بھائی کا دست راست زمین پر پڑا ہوا ملا اسے اٹھایا کچھ دور اور گئے تھے کہ دوسرا ہاتھ بھی قلم ہوا ملا وہ بھی اٹھایا جب آپ قریب عباس پہنچے تو بھائی کو عجب حال میں پایا۔ ایک تیر آنکھ میں پیوست پایا سرہانے بیٹھے تیر آنکھ سے نکالا چہرہ کا خون پونچھا اور فرمایا بھیا عباس حسین غریب آیا ہے اس کا آخری دیدار کر لو مجھ کو اور اہل حرم کو بڑا سہارا تھا تم میرے لشکر کی زینت تھے بھیا عباس اس آخر وقت میں میری ایک آرزو ہے اسے پورا کر دو فرمایا مولا وہ کونسی آرزو ہے آپ نے فرمایا تمام عمر تم مجھ کو آقا کہا کئے اور اپنے کو غلام اس وقت تو بھائی کہہ کر پکار لو خیمہ میں چلو سکینہ بہت دیر سے در خیمہ پر تمہارے انتظار میں کھڑی ہے۔ جناب عباس نے فرمایا آقا میری لاش کو خیمہ میں نہ لے جائیے مجھے سکینہ سے شرم آتی ہے کہ پانی لانے کا وعدہ کیا اور وفا نہ کر سکا۔ یہ کہتے کہتے غازی کی حسین کی گود میں پتلیاں پھریں ایک نظر اپنے آقا کے چہرہ کو اور علی اکبر کو دیکھا کلمہ شہادتین پڑھا ہچکیاں کھنچیں شاہ کی گودی میں دم توڑا اور راہی جنت ہوئے حسین دست بریدہ اور علم رسول خیمہ محترم میں لائے۔ جوں ہی بی بیوں نے علم دیکھا صف ماتم بچھائی۔ دستہائے بریدہ صف ماتم پر رکھے گئے۔ سکینہ نے عمو کے دستہائے بریدہ دیکھے تو اس قدر روئیں کہ بیہوش ہو گئیں جب

ہوش میں آئیں ہائے عمو کہا اور فرمایا میں نے تمہیں پانی کے لیے کیوں بھیجا آہ میری قسمت پانی بھی نہ ملا اور چچا کو بھی ہاتھوں سے کھویا۔ الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

آٹھویں مجلس

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وآلہ الطاہرین المعصومین من یومنا ھذا الی یوم الدین قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی کتابہ المبین وھو اصدق الصادقین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین زمین و آسمان کا مالک ہمارا تمہارا خالق مٹی ہوا آگ پانی کا بنانے والا قرآن مجید میں اپنے ایمان والے بندوں سے کہتا ہے کہ تم مجھ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ ایسے ایمان والے خدا سے ڈرنے والے اور سچ بولنے والے وہی ہوں گے۔ جنہوں نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو گا کبھی ظلم نہ کیا ہو گا کبھی گمراہ کرنے والے رستہ پر نہ چلے ہوں گے اور سیدھا راستہ اختیار کرنے والے ہوں گے کج راستہ سے گریز کرنے والے ہوں گے امانت گزار ہوں گے خیانت سے بچنے والے ہوں گے وہ اللہ کی طرف سے خلق خدا کی ہدایت کے لیے آئے ہوں گے ان کا علم وہبی ہو گا اور اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے علم و فضل میں فائق و برتر ہوں گے۔ مدرسہ الٰہی کے پڑھے ہوئے ہوں گے ان کی تعلیم کے سامنے سب کے سر جھکے ہوئے ہوں گے اور عوام کی عقلیں ان کے علم کے سامنے قاصر ہوں گی رموز الٰہی کا خزانہ اپنے سینوں میں رکھتے ہوں گے جو اہل زمانہ سے فوقیت لیے ہوئے ہوں گے وہ دینی اور دنیوی معاملات میں خلیفہ خدا ہوں گے وہ اصلاح تمدن و معاشرت کے قوانین بغیر سکھلائے جانتے ہوں گے ان کی حسن تدبیر کا اثر عام خلائق پر پورا پورا ہو گا وہ عزت کی نگاہوں سے دیکھے جائیں گے اور خود غرضیوں سے پاک و صاف ہوں گے وہ خلافت

ارضی کے مستحق ہوں گے اور بقول رسول انا و علی من نور واحد کا مصداق ہوں گے اگرچہ وہ نور دو حصوں میں منقسم ہو کر رسالت و امامت کا کام کریں گے جن کو آفتاب رسالت و قمر امامت کہا جاتا ہے اور ماہتاب بعد آفتاب پیرو نظر آئے گا بلکہ ماہتاب امامت کا نور آفتاب رسالت سے حاصل کیا ہوگا جیسا کہ قرآن کی اس آیت سے صاف صاف ظاہر ہو رہا ہے والشمس والضحی والقمر اذا تلٰها حضرت آفتاب ہمیشہ کامل ہوتا ہے اور چاند ترقی کر کے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ یہیں سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ رسالت کا مرتبہ کامل امامت کا مرتبہ کامل اور پھر مہینہ کے چھ روز آخر ناقص ہو کر غائب لیکن قمر امامت کا وہ حصہ بظاہر ناقص نظر آیا لیکن یہاں آفتاب رسالت میں مدغم ہو کر یعنی مل کر کامل ہی ہے۔ لیکن ڈھائی دن کی غیبت تمام غائب اور ظاہرا محجوب ہونے کا پتہ دیتی ہے جب ہی تو مشکل کشا کی روزہ کشائی یک وقت چالیس جگہ ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لوگوں کے یہاں آپ کے روزہ کا افطار ہوا ہر ایک نے حضور رسول کی خدمت میں آ کر عرض کیا رسول نے فرمایا کہ علی نے کل روزہ میرے ساتھ افطار فرمایا ابھی یہ بات سب حضرات سن ہی رہے تھے اور متحیر تھے کہ جبرئیل خدا کی طرف سے پیغام لائے لے ہمارے محبوب علی نے کل روزہ ہمارے ساتھ عرش پر افطار فرمایا۔ اب تو حیرت کی کوئی حد نہ رہی علی کی ذات گرامی کو کون سمجھ سکتا ہے بس آخر میں یہ کہنا پڑتا ہے کہ جیسے خدا اور رسول کا مثل ممکن نہیں اسی طرح علی کا مثل ممکن نہیں۔ اسلامی عدالت عالیہ میں یہ ذات والا صفات بے مثل و بے نظیر نظر آتی ہے۔ چنانچہ بادشاہ روم کا سفیر خلیفہ اول کے پاس آ کر کہتا ہے کہ اگر آپ وہی رسول ہیں تو میرے ان سوالوں کا جواب دیجئے کہ وہ کون شخص ہے جو نہ جنت کی خواہش کرتا ہے اور نہ دوزخ سے ڈرتا ہے نہ رکوع اور سجود بجا لاتا ہے۔ مردہ کو اور خون کو کھاتا ہے اور جس چیز کو دیکھا نہیں اس کی گواہی دیتا ہے اور فتنہ کو دوست رکھتا ہے حق سے بغض رکھتا ہے جناب ابوبکر یہ سوالات سن کر خاموش ہو گئے اور فورا حضرت عمر جو ان کے بعد خلیفہ ثانی ہونے والے وہ فرمانے لگے یہ تو کفر بالائے کفر ہے جب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب نے یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا یہ

خیال تمہارا غلط ہے کہ ایسا شخص کافر ہے بلکہ وہ اولیاء خدا سے ہے کیونکہ نہ وہ جنت کی آرزو رکھتا ہے اور نہ دوزخ سے ڈرتا ہے بلکہ وہ خدا سے ڈرتا ہے وہ جو کچھ عبادت الہی بجالاتا ہے وہ جنت کے لالچ میں نہیں بجالاتا وہ خدا کے ظلم سے نہیں ڈرتا بلکہ اس کے عدل سے ڈرتا ہے۔ نماز جنازہ میں رکوع و سجود نہیں کرتا۔ ڈی مچھلی اور جگر کھاتا ہے اور یہ مردہ اور خون ہیں مال اور اولاد کو دوست رکھتا ہے جیسا کہ قرآن شاہد ہے انما اموالکم واولادکم فتنہ اور جنت و دوزخ کو دیکھا نہیں لیکن ان کی گواہی دیتا ہے اور موت سے کراہت کرتا ہے حالانکہ وہ حق ہے بحارالانوار میں منقول ہے کہ جناب عبدالمطلب نے نذر مانی تھی کہ اگر حق سبحانہ تعالیٰ مجھ کو دس فرزند عطا کرے گا تو ایک فرزند خدا کی راہ میں قربانی کروں گا اس کے بعد آپ نے چھ عقد کئے ایک روز آپ بقصد شکار صحرا کی طرف تشریف لے گئے۔ شدت پیاس سے بے تاب ہوئے۔ تلاش آب میں مصروف تھے کہ ایک چشمہ آب ملا۔ کوہ آپ کو ملا جب اس کا پانی پیا تو وہ اس قدر سرد اور شیریں تھا کہ آپ نے یقین کر لیا کہ یہ پانی بہشت کا ہے غرضکہ جب آپ شکار سے واپس آئے تو خوابگاہ فاطمہ محروسہ میں جو آپ کی زوجہ تھیں آکر آرام کیا اس روز جناب عبدالمطلب کی پیشانی سے نور منتقل ہو کر پیشانی جناب عبداللہ میں آیا اور گیارہ فرزند جناب عبدالمطلب کے اور بیویوں سے ہوئے۔ ایک روز آپ کو اپنا وہ عہد جو خدا سے کیا تھا یاد آیا اور سب فرزندوں کو اپنے پاس بلایا اور اپنی نذر کا حال بیان کیا سب کے سب خاموش ہو گئے لیکن جناب عبداللہ جو کہ سب سے کم سن تھے دست بستہ کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے۔ اے بابا آپ نے خالق عالم سے جو عہد کیا ہے اس کا پورا کرنا واجب ہے ہم سب آپ کے تابع فرمان ہیں۔ جناب عبدالمطلب فرزند کا یہ کلام سن کر آبدیدہ ہوئے اور سب فرزندوں سے کہا کہ تم اپنی اپنی ماؤں کے پاس جاؤ کہ وہ تم سب کو نہلا کر لباس فاخرہ سے آراستہ کریں کیونکہ کل صبح میں تم سب کے نام پر قرعہ ڈالوں گا پس جس کے نام کا قرعہ نکلے گا اس کو راہ خدا میں قربان کروں گا ہر ایک فرزند نے جا کر اپنی اپنی ماؤں سے حال بیان کیا یہ سن کر ہر گھر میں تمام شب نالہ و شیون برپا رہا صبح کو جناب عبدالمطلب نے ردائے آدم

دوش پر ڈالی اور انگشتری حضرت نوح پہنی اور نعلین حضرت شیث پہنی اور ایک خنجر
ساتھ اور لے کر ہر فرزند کو بلایا وہاں آواز کے سنتے ہی سب فرزند آراستہ ہو کر باہر
آئے گو جناب عبدالمطلب ظاہر میں خوش نظر آتے تھے مگر جناب عبداللہ کے دل
میں یہ خیال گزرا کہ کہیں قرعہ میرے فرزند عبداللہ کے نام نہ نکلے محبت مادری کی وجہ
سے ان کو باہر نہ آنے دیا جب جناب عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کو حاضر نہ پایا تو
خود تشریف لے کر تشریف لے گئے تو آپ نے یہ دیکھا کہ ماں اپنے فرزند کو سینہ سے
لگائے رو رہی ہیں اور بیٹے بھی روتے ہیں انہوں نے عبداللہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے جانے
کا قصد کیا تو رونے لگیں عبداللہ کی والدہ نے عرض کی اے سردار مکہ آپ صبر فرمائیں اگر خدا
نے قربانی کے لیے قبول کر لیا تو رہنے دیجیے ورنہ جس کے نام کا قرعہ نکلے گا وہی
ذبح ہونے سے مستحق ہو گا یہ حال دیکھ کر جناب عبدالمطلب بھی ضبط نہ کر سکے زار
زار رونے لگے اٹھایا عبداللہ کو اور سب فرزندوں کو ساتھ لے کر داخل خانہ کعبہ
ہوئے جب قرعہ کے قربانی جناب عبدالمطلب کا حال ... تو کعبہ میں آکر
کھڑے ہو گئے اور اپنے فرزندوں سے بیعت لیا کرتی مگر جناب عبدالمطلب نے بعد
تکبیر الٰہی میں سے کر ایک ایک فرزند کے نام پر قرعہ ڈالا اور درگاہ قاضی الحاجات میں
مناجات کی اے میرے پالنے والے میں اپنے فرزندوں کو تیرے گھر میں ایفائے نذر کے
لیے لایا ہوں جس کے لیے تیری مصلحت ہو قبول کر لیں قرعہ حضرت عبداللہ کے نام
نکلا جناب عبدالمطلب نے چادر عبداللہ کے گردن میں ڈال کر زمین پر لٹایا اس وقت
جناب عبداللہ کا رنگ زرد ہو گیا اور ہاتھ دیے نیچے سب بھائی یہ واقعہ دیکھ کر
رو رہے تھے خاص کر جناب ابوطالب سب سے زیادہ بے چین تھے اور اپنے بھائی
عبداللہ کی نورانی پیشانی کو بار بار چومتے تھے اور کہتے تھے اے کاش یہ قرعہ میرے نام کا
نکلا ہوتا کہ یہ میرا بھائی بچ جاتا مگر حضرت عبدالمطلب کی نیت میں ذرہ بھر فرق نہ آیا
اور قصد ذبح کیا تمام قریش اور اولاد عبد مناف دست عبداللہ سے لپٹ کر نالہ و فریاد
کرنے لگے اور ابوطالب اپنے بھائی سے لپٹے ہوئے کہہ رہے تھے اے بابا بھائی کے بدلے
مجھ کو ذبح کیجیے حضرت عبدالمطلب نے فرمایا بیٹا ابوطالب تم کو حکم خدا سے باز رکھتے

جو آپ نے فرمایا پھر قرعہ ڈالئے شاید کسی اور کے نام پر نکلے پھر قرعہ ڈالا گیا تو پھر نام جناب عبداللہ کا نکلا آپ نے فرمایا بیٹا قربانی میرے لیے واجب ہو گئی پھر مستعد ذبح ہوئے تو مادر عبداللہ آپ کے ہاتھوں سے آکر لپٹ گئی اور اپنی قبیلہ سے شفاعت خواہ ہو گئیں۔ پس مادر عبداللہ کے عزیزوں میں سے دس آدمی تلواریں برہنہ کیے حضرت عبدالمطلب کے قریب پہنچے اور ان کا ہاتھ تھام کر بولے کہ جب تک ہم زندہ ہیں ہرگز اپنے بھانجے کو ذبح نہ ہونے دیں گے بالآخر قریش کے بزرگوں میں سے ایک بزرگ نے بڑھ کر کہا اے عبدالمطلب ایک تدبیر کرو کہ عبداللہ کے عوض دس دس اونٹ پر قرعہ ڈالو اس کی کیا ضرورت ہے کہ ایک شخص کو ذبح کرو جس سے تمام قبیلہ ہلاک ہوا اور آپ بھی داغ فرزندی اٹھائیں جناب عبدالمطلب اس پر راضی ہو گئے اور یہ امر دوسرے روز پر موقوف رہا الغرض دوسرے روز پھر عبداللہ کو خانہ کعبہ میں لائے اور بعد طواف پردۂ حرم تھام کر بارگاہ پروردگار میں مناجات فرمائی کہ میں اس فرزند کے بدلہ دس اونٹ دیتا ہوں تیری کیا مرضی ہے قرعہ ڈالا گیا پھر عبداللہ کے نام کا نکلا یہاں تک کہ دس دس اونٹ آپ بڑھاتے گئے۔ ہر بار قرعہ جناب عبداللہ ہی کے نام پر نکلا۔ جب نوے اونٹوں کی تعداد پر پہنچے اور جناب عبداللہ ہی کا نام نکلا تو آپ نے اپنے بابا کی خدمت میں عرض کی کہ جواہر میرا ہی نام نکلا ہے مجھے اب خدا سے شرم آتی ہے جلد مجھے قربان کیجئے میرے ہاتھ پاؤں مضبوط باندھ دیجئے میرے منہ پر رومال باندھ دیجئے ایسا نہ ہو کہ آپ کو محبت فرزندی سے مجھ پر رحم آجائے اور آپ کا ہاتھ رک جائے تو صبر و رضا میں آپ کے فرق آجائے گا۔ آپ اپنے دامن سمیٹ لیں تاکہ خون کے چھینٹے دامن پر نہ پڑیں آپ اور میری ماں اس خون کے چھینٹے دامنوں پر دیکھ کر رنج نہ کریں۔ اے بابا میرے بعد میری ماں کے حال سے غافل نہ ہونا ان کی دلجوئی میں کوتاہی نہ کرنا کیونکہ وہ سوختہ جان میرے غم میں زیادہ دنوں نہ جئیں گی اپنے فرزند کا یہ کلام سن کر جناب عبدالمطلب بے اختیار ہو کر رو دیئے ذبح کے لیے پھر آمادہ ہوئے پھر تمام قریش منت و سماجت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اس مرتبہ ایک قرعہ سو اونٹ پر اور ڈالیں جناب عبدالمطلب نے پھر خدا سے دعا کی اور قرعہ ڈالا تو سو اونٹوں پر نکل آیا

اس وقت سب لوگ خوشنود ہوئے اور جناب عبداللہ کو ہاتھوں ہاتھ لے لیا اور جناب عبدالمطلب سے چھڑا لیا سب کے سب شکر بجا لائے جناب عبدالمطلب نے سب سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ بات تو انصاف سے دور ہے کہ ہر بار تو قرعہ عبداللہ کے نام کا نکلا اور اسی پر بس کروں اتنا ہاتف غیبی نے خانہ کعبہ سے آواز دی اے عبدالمطلب تمہاری قربانی قبول ہوئی مادر عبداللہ اپنے فرزند کے بچ جانے سے خوش تو ہوئیں لیکن ماتھا اسی خیال میں رہیں کہ اگر اونٹوں کے نام پر اس مرتبہ بھی قرعہ نہ نکلتا تو میرا فرزند ذبح سے نہ بچ سکتا اور عبداللہ تمہارا فرزند تو تمام قریش اور اولاد عبد مناف کی سعی اور اونٹوں کی قربانی سے بچ کر آ گیا لیکن ام لیلیٰ کی آنکھوں کا نور حسین کا [illegible] سہارا زینب کا پالا گھر کا اجالا اپنے والد (رسالتمآب) سے صورت و سیرت میں ملنے والا اور گفتار و رفتار میں حضرت آدم کے لال سے مشابہ ہونے والا اس طرح رخصت ہوا کہ پھر رن سے دوبارہ پھر کر آنا نصیب نہ ہوا کاش ام لیلیٰ تمہارے کڑیل جوان علی اکبر کے بچانے کے لیے تمہارے میکے اور قبیلہ کے زن و مرد آتے اونٹوں پر قرعے ڈالے جاتے تو شاید تمہارا لال اس قربانی سے بچ جاتا لیکن کربلا کے جنگل میں کون ہمدرد تھا کہ اس کا خیال کرتا کہ آؤ ام لیلیٰ کے فرزند کو بچاؤ الغرض جب شب عاشور ہوئی اور حسین کو ظالموں نے ایک شب کی مہلت دی تو تمام خیام بنی ہاشم اور انصار حسین میں وہ عبادت اور ذکر خدا تھا جس کو آخری عبادت یا آخری ذکر خدا کہتے ہیں جو تاقیامت یادگار رہے گی۔ شب عاشور خیام اہلبیت میں ہر ایک بی بی نے اپنے اپنے فرزندوں کو آراستہ کیا اور ان کے قد و قامت میں ہر ایک بی بی نے اپنے اپنے فرزندوں کو آراستہ کیا اور ان کے قد و قامت اور کاکل سے چہروں پر حسرت و یاس کی نگاہیں ڈالیں اور دل میں کہا ہائے افسوس ہماری حسرتیں جلدی پامال ہو جائیں گی کل خاک میں مل جائیں گی۔ جب امام حسین علیہ السلام خیمہ ام لیلیٰ میں پہنچے تو کیا ملاحظہ فرمایا کہ [illegible] ہوئے اور قریب ام لیلیٰ بیٹھی ہوئی ہیں علی اکبر [illegible] شب [illegible] کے آرام فرما رہے ہیں [illegible] کہ کل ام لیلیٰ کڑیل جوان کے چاند سے چہرہ کو [illegible] کل یہ چمکتی چاند سی صورت خاک میں

مل جائے گی۔ کیا ماں کی خدمت کے لیے دلہن نہ لاؤ گے اور اپنی پیاری بہن مدینہ میں رہنے والی صغرا کو نہ بلاؤ گے اور اس کا نیگ کا حق نہ دو گے۔ بیٹا اس جنگل میں ماں کو کس پر چھوڑو گے جب دشمنان دین تمہاری ماں پھوپھیوں کو رسن میں جکڑ لیں گے تو کون آ کر ہم کو چھڑائے گا الغرض امام حسین ام لیلیٰ کے یہ بین سن رہے تھے اور گریہ فرما رہے تھے۔ جب صبح عاشور نمایاں ہوئی اور کل آفتاب عالمتاب نکلا ہوا خونیں کرنوں کے آنسو ہر طرف پھیلتا ہوا برآمد ہوا اور ہر ایک جانثار حسین پر انصار حسین سے فدا ہو چکا اور جوانان بنی ہاشم میں سے اکثر و بیشتر عروس اجل سے ہم آغوش ہو چکے اور اب سوائے امام حسین علی اکبر و علی اصغر کوئی باقی نہ رہا تو ظالمان فوج یزید چاہتے تھے کہ حسین کو خیمہ حرم ہی میں آ کر قتل کر دیں اور خیام حرم میں آگ لگا دیں تو اس وقت ہم شبیہ پیغمبر اپنے بابا کی خدمت میں عرض کرنے لگے بابا اب علی اکبر کو مرنے کی رضا دیجئے تو آپ نے فرمایا بیٹا خیمہ میں جاؤ اپنی ماں سے اور پھوپھی سے رن کی اجازت لو حسین اجازت دینے سے مجبور ہے الغرض موافق حکم امام حسین علیہ السلام علی اکبر اپنی مادر گرامی کے خیمہ میں تشریف لائے سلام کیا ماں نے سر اٹھایا جواب سلام دیا چہرہ پر محبت بھری ایک نگاہ ڈالی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ماتا نے جوش مارا بیٹے کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا بیٹا بھی بصد ادب نیچی نگاہیں کیے آگے بڑھا ماں کے قدم چومے اور فرمایا اماں جان اب تو ہم جینے سے تنگ ہیں کیونکہ قاسم سا بھائی عون و محمد سے بھائی چچا عباس جیسے میرے بابا کی فوج کے سردار نہ رہے تو ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے اگر آپ نے اجازت نہ دی اور میں زندہ مدینہ پہنچا بھی تو میرے ہم عمر اور کنبہ کے لوگ کیا مجھ سے یہ نہ کہیں گے علی اکبر کیا بیٹے کا یہ ہی فرض تھا کہ بوڑھا باپ آنکھوں کے سامنے قتل ہو اور وہ دیکھا کرے علاوہ اس کے اماں جان! کیا علی اکبر آپ کا فرزند دادی فاطمہ زہرا کے لال سے زیادہ پیارا ہے اور جب روز قیامت ہو گا تو دادی اماں آپ سے پوچھیں گی اے لیلیٰ کیا تجھ کو اپنا لال میرے لال سے زیادہ عزیز تھا اس وقت آپ کیا جواب دیں گی ام لیلیٰ نے اپنے فرزند کی یہ گفتگو سنی سناٹے میں آ گئیں۔ بس آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بندھا تھا اور تو کچھ نہ کہ سکیں اچھا لال!

تم کو دودھ بخشا میں اجازت کی دینے والی کون اپنی پھوپھی جناب زینب کے پاس جاؤ جنھوں نے عون و محمد سے بڑھ کر تم کو پالا پوسا اور جوان کیا اب تو عون و محمد بھی نہیں جو ان کو تسلی دیتے اب تو صرف تم ہی اپنی پھوپھی کا ایک سہارا ہو وجہ تسلی ہو الغرض جناب علی اکبر اپنی پھوپھی کی خدمت میں تشریف لائے اور اپنی اجازت زن کا حال کہہ لیلیٰ کو بلایا بھابھی کیا تم نے علی اکبر کو میدان میں جانے اور مرنے کی رضا دے دی آپ نے فرمایا ثانی زہرا میری کیا مجال تھی کہ ان کو اجازت دیتی۔ البتہ علی اکبر نے جب مجھ سے یہ کہا کہ کیا تمہارا فرزند فاطمہ کے لال سے تم کو زیادہ پیارا ہے تو بتاؤ میں کیا جواب دیتی اچھا کہا اور دودھ بخش دیا۔ مالک و مختار آپ ہیں میں آپ کے ماں جائے سے اپنے لال کو کیوں کر عزیز رکھ سکتی تھی۔ ثانی زہرا تھوڑی دیر کے لیے سکتہ میں آ گئیں۔ پھر تھوڑی دیر میں چونکیں ام لیلیٰ کو دیکھا علی اکبر کو دیکھا کہ اتنے میں ماں جایا حسین زہرا کی کمائی راکب دوش رسول میکائیل کا شاہزادہ جبرئیل سا فرشتہ ان کا جھولا جھلانے والا آیا اور فرمایا صابرہ بہن اب دیر نہ کرو مرنے کی رضا دو ادھر سکینہ ادھر کبرا دامن علی اکبر سے لپٹی ہوئی دھاڑیں مار رہی تھیں اور شاہزادہ دامن چھڑا کر خیمہ سے برآمد ہونا چاہتا تھا کہ بیبیاں پھر علی اکبر سے لپٹ جاتی تھیں۔ حمید بن مسلم ناقل ہے کہ کئی مرتبہ خیمہ کا پردہ اٹھا اور گرا کہ اتنے میں شہزادہ علی اکبر برآمد ہوئے اور اس طرح سے نکلے کہ جس طرح بھرے گھر سے کسی کڑیل جوان کا جنازہ نکلتا ہے بیبیاں در خیمہ تک روتی پیٹتی آئیں۔ حسین نے سمجھایا اور امر صبر فرمایا بوڑھے باپ نے بیٹے جوان کو رکاب گھوڑے پر سوار کرایا بیٹے نے سلام کیا باپ نے پیشانی پر بوسہ دیا تھوڑی دیر تک اکبر کے ساتھ ساتھ خاص کر چلا آئے مگر آنکھوں کا نور رفتہ رفتہ رخصت ہو رہا تھا۔ یہ ساعت رخصت کا معمولی نہ تھا حسین جیسے بہادر کے لیے زندہ درگور کر دینے والا تھا۔ الغرض علی اکبر میدان جنگ میں مقابل لشکر اعدا آئے اور اس فصاحت و بلاغت سے رجز ادا فرمایا کہ حاکمان شام و روم متحیر ہو گئے اور تصویر رسول کے دیکھنے میں مشغول ہو گئے پھر دوبارہ بہادران یزید کو مقابلہ کے لیے طلب کیا ایک پہلوان شامی کا فرزند مقابلہ کے لیے آیا کچھ رد و بدل ہوئے آخرکار موقع پا کر جناب علی اکبر نے

اس کو موت کے گھاٹ اتار دیا ادھر کا حال سنئے کہ امام حسین نے ام لیلیٰ سے فرمایا کہ تم زیر آسمان اپنے سر کے بال کھول دو اب ایسا جوان اور بہادر تمہارے فرزند کے مقابلہ میں آیا ہے جو بڑا تنومند ہے علی اکبر بھوکا پیاسا ہے۔ تم دعا کرو کہ علی اکبر دشمن پر فتح پائیں کیونکہ ماں کی دعا بیٹے کے حق میں مستجاب ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ علی اکبر نے اس پہلوان کے چاروں فرزندوں کو فی النار کیا حسین نے ام لیلیٰ سے کہا تمہارا فرزند فتح یاب ہوا اتنے میں ام لیلیٰ کیا دیکھتی ہیں یا تو فرزند رسول کا چہرہ مبارک خوشی سے سرخ تھا یا یکایک زرد پڑ گیا۔ ام لیلیٰ چہرۂ امام حسین کو دیکھ کر گھبرا گئیں اور کہا فرزند فاطمہ میرے لال پر کیا مصیبت آئی جو مجھ کو ایسی صورت آپ کی نظر آئی فرمایا لیلیٰ اب لڑکوں کا باپ ارزق نامی غصہ میں بھرا فرزندوں کی ماتا لیے تمہارے فرزند کے مقابل آیا ہے جو سر سے پا تک آہنی ہتھیاروں میں ڈوبا ہوا ہے الغرض حسین نے ام لیلیٰ سے کہا اب تک تمہاری دعا نے وہ اثر دکھایا کہ چاروں فرزند ظالم کے موت کے گھاٹ پہنچے جاؤ بی بیوں کو جمع کرو تم دعا کرو بیبیاں اور بچے آمین کہیں اور میرا علی اکبر کامیاب و نحیاب خیمہ میں آئے۔ ادھر ماں نے دعا کی بچوں نے آمین کی ادھر علی اکبر اور ارزق میں دو دو ہاتھ تلوار اور نیزہ کے ہوئے کہ علی اکبر نے موقع پا کر ایسی تلوار لگائی کہ ظالم چورنگ ہو کر زمین پر گر پڑا اور لشکر سے غلغلہ بلند ہوا علی اکبر کی ہمت بڑھی تلوار کے ہاتھ دکھائے اور ایک سو بیس ظالموں کو فی النار و والسقر کیا۔ آخر کہاں تک لڑتے سخت پیاس نے اور دوا دوش نے مجبور کر دیا کہ خیمہ کی طرف لوٹیں چنانچہ علی اکبر خدمت امام ابرار میں آئے حسین نے چھاتی سے لگایا بیٹے نے کہا بابا پیاس مارے ڈالتی ہے تھوڑا سا پانی مل جاتا تو آپ دیکھتے کہ ایک دشمن کو بھی نہ چھوڑتا۔ فرزند رسول نے کہا بیٹا پانی کہاں سے لاؤں اپنی زبان میرے منہ میں دو شاید تم کو کچھ تسکین ہو جائے علی اکبر نے اپنی زبان بڑھائی حسین نے اپنے منہ میں لی کہ فوراً ہی علی اکبر نے اپنی زبان دہن سے باہر نکال لی اور فرمانے لگے بابا آپ کی زبان تو میری زبان سے بھی زیادہ خشک ہے پھر فرمایا بیٹا خیمہ میں جا کر دوبارہ رخصت ہو آؤ۔ گئے رخصت ہو کر آئے فرمایا بیٹا شاید یہ آخری رخصت ہو کلیجہ سے لگ جاؤ چنانچہ بیٹا حکم پدر بجا لایا اور

علی اکبر نے [illegible] میدان جنگ
[illegible] سے [illegible] ڈالو گے
[illegible] علی اکبر [illegible] حسین [illegible] باپ سے
[illegible] اس طرف سے فوج [illegible]
[illegible] کی طرح [illegible]
[illegible] لگے
[illegible] علی اکبر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] علی اکبر [illegible]
[illegible] لاش علی اکبر [illegible] علی اکبر آواز
[illegible]
[illegible] حسین [illegible]
[illegible] کیا کہ
[illegible]
[illegible] حسین [illegible]
[illegible] اس طرح سے
[illegible] یہاں تک کہ
[illegible] علی اکبر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نے بھی نہ دیکھی ہو گی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون الا لعنۃ اللہ علی القوم
الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

نویں مجلس

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وآلہ الطاہرین المعصومین من یومنا ھذا الی یوم الدین قال اللہ تبارک و تعالی فی کتابہ المبین وھو اصدق الصادقین بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین اس آیہ مبارکہ میں پروردگار عالم ایمان والوں سے کہتا ہے کہ اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ ایمان والوں سے کہہ رہا ہے نہ کہ ان سے جو ایمان ہی نہیں رکھتے۔ ایمان بھی وہ ایمان کہ ان کا ایمان ایک لمحے کے لیے ان سے روز اول تا ابد جدا نہ ہوا بلکہ قرآن جا بجا ان کے ایمان کی تعریف کرتا نظر آئے اور قرآن السابقون پکارتا اور کہتا ہوا بتلائے کہ سابق بالایمان یہ ہیں آپ سمجھ تو گئے ہوں گے کہ وہ آپ کے آقا اور مولا علی ابن ابی طالب ہیں جو سردار مومنان ہیں کعبہ ان کی جائے ولادت ہے جس کی طرف سب کی پیشانیاں وقت عبادت جھکا دی گئیں۔ اللہ اللہ یہی مسجد کوفہ ہے جیسے کہ جس میں آپ نے ابن ملجم کی تلوار کھائی ایک سنسان قبرستان میں جا آہ و زاری کرتے ہیں۔ رات بھیگ چکی ہے ہو کا عالم ہے جہاں تک نظر کام کرتی ہے قبریں ہی قبریں نظر آتی ہیں۔ کافوری شمع تو درکنار کسی مزار پر مٹی کا چراغ بھی روشن نہیں اندھیرا اس بلا کا ہے کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا۔ قبرستان کی خاموشی تھی رات کا بھیانک سناٹا اور آس پاس کے جنگلوں میں رہنے والے خونخوار درندوں کی خوفناک آوازیں گھر گو اور بھی ہیبت ناک بنا رہی ہیں کہ یکایک ہوا میں لرزش پیدا ہوئی اور ایک ہوا کے بعد یہ آواز سنائی دیتی ہے یا کمیل دوسرا جواب ملتا ہے بابی انت وامی یا امیر المومنین آپ کمیل سے فرماتے ہیں

[illegible] ہے جس میں زیادہ
[illegible] ایک [illegible] کے [illegible] کی
[illegible] کو دیکھ کر
[illegible] جسم کے ایک
[illegible] ایک خدا [illegible] لیے
[illegible] کی طرح ہم
[illegible] کی ہے
[illegible] جسم [illegible] کی حفاظت
[illegible] ہے
[illegible] جاتا ہے [illegible]
[illegible] کیونکہ وہ اصل
[illegible] انسان اس علم کے ذریعہ
[illegible] رہا ہے علم
[illegible] کرنے والے [illegible]
[illegible] انسان اپنی
[illegible] حاصل بھی
[illegible]
[illegible] ان کے [illegible]
[illegible] ہیں
[illegible] علم کا ایک
[illegible] کہ میں
[illegible] والا [illegible]
[illegible] کے لئے
[illegible] جاتا ہے کہ

اس کے ذریعے خوبیوں کا قتل اور ظالموں کو غلام بنائے اور خود ان پر حکمرانی کرے یا
ایسا کوئی ملتا ہے جس میں سکے کی قابلیت ہی نہیں ذرا سی بات کی وجہ سے اس کے
دل میں شک و شبہ پیدا ہو جاتا ہے اسے کیسے ان لوگوں میں سے کوئی بھی ایسے خزانہ
کا بوجھ سنبھالنے کے لائق نہیں یعنی ایک اور کوئی ملتا ہے جو لذتوں پر مرنے والا اور
خواہشات کے جال میں پھنسے والا یا مال و زر کے جمع کرنے کا مشتاق ہے یہ دونوں بھی
دین کے حامی بننے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ یہ تو چرنے والے جانوروں کی مانند ہیں
ایسے کمیل علم دار رہ کر اپنے بار سنبھالنے والوں کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے اے
خدایا یہ ٹھیک ہے کہ زمین ایسے لوگوں سے کبھی خالی نہیں رہتی جو ظالموں کے ساتھ تیری
باتیں کرتا ہے علم دین نے ان کو حقیقتوں پر مطلع کر دیا اور [illegible] دار جن باتوں کو
دشوار سمجھتے تھے ان کو انہوں نے سہل کر دیا جس چیز سے جاہل لوگ وحشت کرتے تھے ان
سے مانوس ہو کر رکھا وہ دنیا والوں سے میل جول رکھتے ہوئے وہ ایسے بدن رکھتے تھے جن کی
روحیں ملاء اعلیٰ سے وابستہ رہیں [illegible] یہی وہی لوگ ہیں جو اللہ کی زمین پر خلیفہ
ہیں وہی دین کی طرف بلانے والے ہائے ان کے دیکھنے کا کتنا اشتیاق ہے اے
کمیل میری بات ختم ہو گئی اب جہاں جانا ہے جاؤ [illegible] اللہ [illegible] اس حکیم اور
سیاستدان کے جامع اور [illegible] ہیں اگر آج کے عام نام نہاد مسلمان ان پر پورے طور پر
عامل ہوتے تو ان کے [illegible] در حقیقت اقوام عالم پر حکمران نظر آتے اور آج
اقوام عالم کے دست نگر نہ ہوتے [illegible] اس خلافت کے زمانہ کا [illegible] ہماری
آنکھوں کے سامنے [illegible] کرکے [illegible] ہیں جبکہ چاروں طرف جہالت کا
سیلاب امڈا چلا آرہا تھا اور [illegible] خرافات [illegible] اور قرآن [illegible] اپنے
[illegible] کر رکھ [illegible] کبھی [illegible] نہ [illegible] رہتی اور نہ [illegible]
[illegible] ہوتی [illegible] اور [illegible] والے چند [illegible] پر [illegible] ہونے والے ہوتے ہیں
[illegible] سے [illegible] ہوتے ہیں وہ [illegible] کے باوجود تبلیغ
دین کرتے اور گھر [illegible] دیتے ہیں اور اپنے پیارے [illegible] امت کی نجات کی خاطر
[illegible] کرا دیتے ہیں خود بھوکے رہتے ہیں اور دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں ان اللہ کے

سے ابھی بچہ ہی ہوتے تھے [illegible] ولادت [illegible] ہو کر [illegible] ظالم نے عرض کیا کہ
آپ بتا دیجئے کہ [illegible] پر رحم [illegible] کو [illegible] حیات [illegible] فرمائے [illegible] جناب سیدہ
[illegible] ہو گیا [illegible] رخصت [illegible] آنحضرت میں اس طرح مناجات
کی خدایا [illegible] کا واسطہ [illegible] رحم [illegible] ہوں اور [illegible] یا محمد مصطفیٰ کا واسطہ دیتی
ہوں کہ اس [illegible] جناب سیدہ [illegible] کہ اس وحشن
[illegible] لا الہ
الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ [illegible] جل
[illegible] ان کی زبانوں سے [illegible] ہوں اور [illegible] کا لاولا
[illegible] گئیں
[illegible] یہ سب
[illegible] تیری لاش
[illegible] رخصت ہو کر [illegible] اور بچوں کو [illegible]
[illegible] ختم
فرماتے ہیں [illegible] فرماتے ہیں کہ
[illegible] اس استغاثہ کی آواز خیام حسین میں پہنچی
[illegible] علی اصغر [illegible] جناب [illegible] یہ دیکھ
[illegible] میں آ
علی اصغر [illegible] ظالموں کے گھوڑوں کی
ٹاپوں کے خوف سے [illegible] علی اصغر کا [illegible] خشک کر دیا تھا مارے پیاس کے
زبان نکالے دیتے تھے [illegible] بات سن کر داخل خیمہ
حرم ہوئے بچے کی یہ حالت دیکھی فرمایا رباب اس کا [illegible] بدل دو اس کو [illegible]
آراستہ کردو میں ان کو [illegible] لے جاتا ہوں شاید ظالموں کو اس بچے پر رحم آجائے اور
پانی پلادیں کیونکہ وہ بھی اولاد والے ہیں ان کی حالت دیکھ کر ترس آجائے گا الغرض ام
رباب نے حکم امام بجا لائیں جب علی اصغر کو آراستہ کر چکیں اور ان کو باپ کی گودی میں

[illegible] لیا اور [illegible] اس سے [illegible] ہو کر یہ پھول سا
پھر [illegible] میں [illegible] جائے جب آپ [illegible] معروف ہوا
[illegible] میں [illegible] حاصل کرتے ہیں
[illegible] لائے [illegible] سلسلہ کا [illegible]
[illegible] رکھ کر فتح
[illegible] رسول
[illegible] ہے [illegible] قرآن تعلق
[illegible] رسول کے اس
[illegible] ہو [illegible] لیکن تم [illegible]
[illegible] اسلام [illegible]
[illegible] کے [illegible] آئی دو کیا
[illegible] سے [illegible]
[illegible] سے [illegible] اس حق [illegible] تک
[illegible] میں [illegible] کی سب [illegible]
[illegible] سے ہم
[illegible] ہوتے ہیں [illegible] کا
[illegible] سے حسن
[illegible] اس جی [illegible] چاہیں ہم [illegible] اگر
[illegible] سے [illegible] اور ہی [illegible]
[illegible] کے لئے [illegible] ہونے چاہیں جو
[illegible] اور [illegible] کیا [illegible] دنیا
[illegible] اس [illegible] کو ایک دم
[illegible] کا [illegible] رخ بدل گیا وہ فتح
[illegible] ان کے [illegible] ب کو اسلام [illegible]

[illegible]

اٹھا کر اپنی طرف [illegible] اور یہ جانتے تھے کہ یہ گمراہ ہو رہے ہیں کہ نکیران
بھی ایسے ہی غیب جانتے ہیں اور آرائشوں کے دنیاوی سامان موجود ہیں جس طرح
بچہ جب [illegible] مستقیم کے تلاش کرنے والے ہیں۔ یہی طرح ان گمراہ راستوں پر
گمراہ کن راہنما موجود ہیں وہ اپنی طرف بلا کر اپنا سا بنا لیتے ہیں اسی کی طرف قرآن
مجید کی آیات میں ہم اشارہ پاتے ہیں یوم ندعوا کل اناس بامامہم یعنی روز
قیامت کو تمام انسانوں کو اپنے اپنے امام کے ساتھ بلائیں گے خواہ ہادی امام ہوں
خواہ گمراہ کن امام ہوں ان میں ہادی امام جنت کی طرف لے جائیں گا اور دوسرا دوزخ کی
طرف ہر زمانہ میں نبی اور وصی ہادی اور گمراہ کن پیشوا ہوئے ہیں کوئی از خود نبوت
کرنے لگا کسی نے خدائی کا دعویٰ کیا چنانچہ صاحب حیات القلوب لکھتے ہیں کہ جب
بادشاہ دقیانوس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور اپنی رعایا کو حکم دیا کہ مجھے اپنا خدا سمجھ کر
سجدہ کرو جو اس کا حکم بجا لاتے وہ ان سے خوش ہوتا اور انعام دیتا اور جو اس کے کہنے
کے خلاف کرتا وہ قتل کیا جاتا [illegible] اس نے ایک دن عید کا مقرر کیا تھا اس
روز وہ جشن میں مصروف تھا کہ ایک ملازم نے آکر عرض کیا کہ اے بادشاہ ایک
[illegible] فوج ایران کے بادشاہ کی تمہارے ملک پر غالب آگئی دقیانوس پر کچھ دہشت اثر [illegible]
لگا ایسا گھبرا ہوا کہ کانپا اور تخت سے نیچے گر پڑا اور تاج بھی گرا جب اس کے
[illegible] نے یہ حال دیکھا بہت متفکر ہوئے ان میں ایک نام تملیخا تھا اس نے دل میں
خیال کیا کہ اگر یہ خدا ہوتا تو پریشان نہ ہوتا الغرض وہ [illegible] ہوا اپنے اپنے گھر
کے [illegible] کا یہ طریق تھا کہ ہر روز ایک ایک کے مکان پر کھانا کھاتے اور صلاح
مشورہ کرتے تھے جس روز [illegible] تملیخا کی دعوت تھی سب حسب معمول جمع
ہوئے کھانا کھلا چکے تملیخا نے کھانا نہ کھایا سب دریافت کیا تو کہا بھائیو آج مجھے بڑی
فکر ہو رہی ہے [illegible] کی وجہ پوچھی تو اس نے سب سے عہد و پیمان لے
کر کہا اے بھائیو اگر دقیانوس خدا ہوتا تو لشکر مخالف سے کیوں ایسا پریشان ہوتا کہ خود
بھی تخت سے گرا اور اس کا تاج بھی گرا۔ جو کام ہم کرتے ہیں یہ بھی کرتا ہے کھانا بھی
کھاتا ہے پانی بھی پیتا ہے سوتا اور جاگتا بھی ہے یہ خواہشیں خدا میں نہیں ہوتیں پس

[illegible] پھر سورج کو کل
[illegible] اور [illegible]
[illegible] کلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خیال کرتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] غصہ آیا اسی
[illegible] کہنے لگا کہ میں
[illegible] یہاں تک کہ جب
[illegible] خراب ہے [illegible]
[illegible] صاحب کہنے لگے

الغرض ہم پر خوف [illegible] ہم کو نیند آ گئی جب دو والے
سے پھر گئے تو [illegible] سو کے گئے اور پانی کا چشمہ بھی
خشک ہو گیا [illegible] کا عمل لینے کے
لئے آیا اور وہ تملیخا تھے جب شہر کے دروازے پر پہنچے تو اس پر لا الٰہ الا اللہ
عیسیٰ روح اللہ لکھا تھا جب آپ شہر میں داخل ہوئے تو پوچھا بادشاہ کون ہے
معلوم ہوا کہ عبدالرحمٰن ہے پھر آپ [illegible] ایک نان بائی کی دکان پر جا کر
[illegible] اور دو درہم دئے [illegible] یہ درہم معلوم ہوتے ہیں کہ تمہیں
یہ خزانہ ملا ہے [illegible] اس میں سے مجھے بھی دو ورنہ بادشاہ
کے پاس لے جاتا ہوں آپ نے فرمایا میں نے خزانہ نہیں پایا [illegible] درہم میں
[illegible] اس سے [illegible]
[illegible] ان کو بادشاہ وقت کے پاس لے گیا اور کہا اس نے خزانہ پایا ہے تملیخا نے کہا
اے بادشاہ میں نے [illegible] اس شہر [illegible] دقیانوس کا [illegible] کے نام
[illegible] آپ نے [illegible] کے نام لئے [illegible] نے کہا کہ
[illegible] ایک شخص [illegible] پہلے زمانے کے ہیں بادشاہ نے
[illegible] ایک [illegible] لے کر [illegible] کیا اور
ایک [illegible] دیکھ کر کہا کہ یہ [illegible] عجب [illegible] ایک سفید ریش
بوڑھا آیا جس کی [illegible] بادشاہ نے اس سے کہا کہ یہ شخص
کہتا ہے کہ [illegible] اس نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے اور تمہارے باپ کا کیا
نام ہے [illegible] تملیخا [illegible] کر اس کے قدموں پر گر پڑا اور بولا
کہ یہ تو میرا دادا ہے [illegible] کے وقت [illegible] اور [illegible] جناب
[illegible] خبر دی [illegible] وقت [illegible] کرنے
[illegible] تملیخا کے [illegible] لوگوں نے [illegible] اس کے ساتھ [illegible]
بادشاہ نے تملیخا سے پوچھا کہ آپ کے باقی اصحاب کہاں ہیں فرمایا کہ وہ ایک غار میں
بیٹھے ہیں اس وقت شہر کے دو بادشاہ تھے ایک [illegible] اور ایک [illegible] دونوں بادشاہ

[illegible] آئے جب بی
[illegible] فجر کی نماز پڑھی
[illegible]
[illegible]
[illegible] چنانچہ ایسا ہی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] گھوڑا ایک گھوڑا بھی تھا ۔ ما الغرض بعد شہادت جناب علی اصغر فرزند رسول
[illegible] اپنی بہن کو اور [illegible] اور تمام مخدرات کو آواز
[illegible] اہلبیت رسول کو اور ہمارا آخری [illegible] رخصت کرو پھر تم کہاں اور ہم
کہاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی طرف دیکھا اور آواز دی [illegible]
[illegible] آواز نہ نکلی گردن جھکائی
[illegible]
[illegible] رخصت کیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی طرف [illegible]
[illegible]

کہ بعد ظالم تمہارے ٹکڑے میں بانٹ پھر کس کے اور کیسے سے کوئی اور کوئی بہت
ناخلم تر کرکے کہاں لیجائیں گے ابن سعد کے پاس حسین قتل کی طرف کچھ دور گئے تھے
کہ بچے آپ کا مرکب وفادار بات کیا آپ چلے گھوڑے سے کہا اے میرے
گھوڑے یہ میں جانتا ہوں کہ تو پیاسا ہے اور میں بھی پیاسا ہوں تو آج تھک گیا ہے
میں بھی بچے کے لاشے اٹھاتے اٹھاتے تھک گیا ہوں حسین کی تم پر آج یہ آخری
سواری ہے اس کے بعد تیرا سوار تجھ کو تکلیف نہ دے گا گھوڑے نے اپنے آقا کی یہ
دلخراش تقریر سنی اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے بقدرت خدا گویا ہوا اور بولا آج
تک مجھ سے حضور کی خدمت میں کوئی کمی نہیں ہوئی لیکن کیا کروں مجبور ہوں میرے
سموں کی طرف آپ دیکھیں آپ کی لاڈلی بچی سموں سے لپٹی ہوئی ہے کیسے قدم آگے
بڑھاؤں آپ کا یہ سننا تھا کہ گھوڑے کی پشت سے اترے اور فرمایا لاڈلی بچی کہاں تم
خیمہ سے باہر آگئیں اب ہم سب سے رخصت ہو چکے ہیں کیوں سکینہ نے جب یہ سنا تو فرمایا بابا
بابا کو نہ جانے دیں گی سکینہ کو نہ جانے تو کربلا کی بچی میں موت ہے مجبور ہوں خدا نے روز
ازل ہی سے میرے لئے مقدر فرمایا ہے کہ اس سرزمین پر میرا خون ناحق بہایا جائے
الغرض سکینہ نے چادر بچھائی اور کہا بابا ذرا اس چادر پر لیٹ جائیے اپنی سکینہ کو زیادہ دیر
کے لئے اپنے سینے پر سلا لیجئے کیونکہ آپ ہمیشہ مجھے اپنے سینہ پر سلایا کرتے ہیں اب کہاں
سکینہ اور کہاں آپ کا سینہ ہے گا سکینہ آرام کرے گی اس آخری وقت سکینہ کا کہا
پورا کیجئے حسین چادر پر لیٹے سکینہ نے سینہ پر آرام کیا اس کے بعد فرمایا لو بچی تمہارا
کہنا پورا کر دیا سینہ سے اٹھو اور اپنے باپ کو رن کے جانے کی اجازت دو سکینہ سینہ
سے اٹھیں آپ نے پیار فرمایا گلا چوما بچی نے پوچھا بابا میرا گلا کیوں چوما حسین یہ سن کر
روئے اور کہا بچی میرے قتل کے بعد تیرا گلا ظالم اتنے زور سے کھینچیں گے کہ اس کا
نشان جب تک تم زندہ رہو گی تمہارے گلے سے نہ جائیگا بابا تم اپنے ہاتھ سے گلا
دبا دو گی الغرض حسین بچی کو خیمہ میں پہنچا کر بٹھا آئے اور تسلی دے کر رن میں آئے
اور وہ فصیح و بلیغ خطبہ ادا فرمایا کہ فصحائے عرب اور فوج کے بڑے بڑے سردار بھی
نگاہیں نیچے کئے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اے قوم جفا کار میرے سر پر عمامہ کس کا

ہے علیہ السلام رسول اللہ [illegible] آپ نے [illegible] کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ جا کس کی
ہے جواب دیا [illegible]
[illegible] تمہارے [illegible] حسین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے غم میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حسین [illegible] تمہارے [illegible] سے قتل ہو جانے اور [illegible]
[illegible]
[illegible] رسول کی [illegible]
[illegible] کے [illegible] میں [illegible] ہوا ہے ان کی
[illegible] اور کہا فرزند رسول
ہم [illegible] آپ [illegible] آپ کا [illegible]
[illegible] جواب [illegible] کر حسین نے [illegible] پڑھی [illegible]
[illegible] ایک ایک [illegible] آپ [illegible] کے
[illegible] سے [illegible] ہو کر [illegible]
[illegible] حسین [illegible] ایک [illegible]
[illegible] کی [illegible] رسول [illegible] کے [illegible]
[illegible] اور [illegible] دیا آپ نے [illegible] جن میں
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حسین نے اس استغاثہ کو اٹھائے ہوا وقت ہی آ گئے اور ان کے حلقوم مبارک سے آواز نکلی اے مولا کیا کیوں آپ نے ہمیں مجبور کیا ہے ورنہ ہم بھی مدد کرنے سے دریغ نہ کرتے لئے میں اکیلا ہی نے لاؤ دی مجھے پیاسے حسین شہادت تو دکھا مجھے آپ مجبور نے کیا کر کی بھی دکھاؤ حسین نے اس کے جواب میں کہا میرے مالک میں تیری مرضی پہ راضی رضا ہوں میں تو تیری مطیع ہوں تیری طرف آنے والا ہوں تیری راہ میں پامال ہونے والا ہوں بس تلوار نیام سے کھینچ لی گئی اور ہوئی یزیدی فوج بائیں طرف سے گھوڑوں کی طرح پر پھاندی تھی پھر نیچے لگے جسم پر بھاڑ ہونے لگی آپ کا سارا بدن چھلنی ہو گیا اور آپ کا پہلو معلوم ہوتا تھا کہ پیاس کے کانٹے ہیں آگے کیا بیان کروں ہم قلم کو یارا کہاں کہ بیان میں طاقت کہ بول سکے بس اتنا آپ سے دریافت کر لو کہ حسین کا جسم اقدس وقت ذبح کس پہ تھا یا چہروں پر۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

گیارھویں مجلس

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وآلہ الطاہرین المعصومین من یومنا ھذا الی یوم الدین۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی کتابہ المبین وھو اصدق الصادقین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ پروردگار عالم اپنے کلام مجید میں ارشاد فرماتا ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ ایمان والے مرد ہوں یا عورتیں بچے ہوں یا بوڑھے شہر کے رہنے والے ہوں یا عرب کے جوب کے ہوں یا شمال کے [illegible] کے رہنے والے ہوں یا [illegible] کے رہنے والے ہوں یا تحت الثریٰ کے یہ حکم سب ہی کے لئے ہے سچوں کے ساتھ ہونے کا ہم کو حکم دیا گیا ہے وہ ہر وقت

اللہ نے ایسا دیکھے اور کہتے ہیں کہ وقت ولادت ان کے پاک تن کے جوڑوں کی
آوازیں صاف ہم کو سنائی دیتی ہیں جب انبیاء علیہم السلام کی یہ حالت ہو تو ہم گنہگاروں
کی حالت تو اور بھی خوف خدا کی زیادہ محتاج ہے۔ معصومین وہ ہیں جن کی شان میں
آیۂ تطہیر آئی اور جبرئیل جیسا مقرب فرشتہ پردے کے پیچھے سے داخلے کی اجازت مانگ رہا
ہے یہاں اس چادر کے اندر یہ ایسی ہی ہستیاں نظر آ رہی ہیں کہ [illegible] خدا کو جبرئیل
کے ذریعہ حضور تطہیر قیامت تک کے لیے مسلمانوں کے سامنے پیش کر دی کہ کسی کے
سامنے [illegible] حجت کی اور رہنے کی۔ اللہ اللہ ان انوار مقدس کا کیا کہنا کہ فرشتے اور
حوریں ان در کی دربانی اور خدمت کو اپنے لیے باعث فخر جانتے ہیں اگر حضور عالم کو
وقت ولادت حسین علیہ ضرورت ہوئی ہے تو لیجیے جو حوران جنتی کی سردار ہے وہ
خدمت گزاری کے لیے سب ساز و سامان فردوس جنتی اور بہت حوروں کو لے کر اپنی
اپنی خدمات کو انجام دیتی ہیں۔ کیا آپ کو خبر ہے اس نور [illegible] مولود کو غسل ولادت دیتی
ہے اور تمام ملائکہ اور حوریں جوق جوق خدمت رسول اللہ و علی ابن ابی طالب و
[illegible] کی خدمت میں حاضر ہو کر مبارکبادیں پیش کر رہے ہیں اور فطرس فرشتہ جو
معتوب الٰہی ہو کر بے پر و بال پڑا ہوا تھا [illegible] جبرئیل خدمت بابرکت رسالت مآب
میں لا کر اپنی خطا کا معترف ہو کر طالب دعا ہوتا ہے تب یہ معجزہ [illegible]
[illegible] عالم نے فطرس کے حق میں دعا فرماتے ہیں اور [illegible] آل عبا آمین کہتے ہیں
[illegible] سے مس کرتا ہے پر و بال آ جاتے ہیں اور دعا دیتا
[illegible] آسمان پر جاتا ہے [illegible] آل محمد کہ جن کے [illegible] اللہ بھی پورے کرتا
ہے اسی طرح مسجد نبوی میں ایک شکاری ہرنی کا بچہ لے کر خدمت رسول میں بطور تحفہ
[illegible] حسین بھی اپنے نانا کی خدمت میں حاضر ہیں اور بچہ اپنے بڑے [illegible] کو دے
[illegible] حسن بھی وہ بچہ [illegible] کہتے ہیں امام حسین یہ دیکھ کر
کر [illegible] امام حسن مسجد نبوی میں تشریف
لائے [illegible] تلاش کیا [illegible] کے گلے سے لپٹے اور [illegible] پر بیٹھے ہم
[illegible] رسالت مآب نے فرمایا [illegible] کیا کسی نے تم

کر جلتا ہے کس لیے دل چھڑوہ ہے جو غم ہے کہو خدا سے ملا دیں۔ رسول اللہ نے
جبریل کی طرف یہ سوچ کر ہاتھ بڑھایا کہ میرا فرزند گود میں آ جائے پر لوٹا کر گود میں نہ
آئے۔ آہو کا بچہ مانگا اور کہا پہلی مرتبہ تم کو پیار سے تھے کر بچے آہو دیا ہمارا دل تھوڑا
کیا میں تمہارا نواسہ [illegible] سمجھا بچے آہو عطا فرمایئے تو ہم آپ کے نواسے اور آپ
ہمارے ہادی ہیں رسالتمآب نے یہ گفتار حسین کی سن کر فرمایا بیٹا ابھی خدا تیرے لیے بچہ
آہو بھیجتا ہے۔ جبریل ابھی لاتے ہیں رسول خدا رحم حسین کی دلجوئی کر رہے ہیں مگر
حسین ہیں کہ کسی طرح راضی نہیں ہوتے۔ پہلو تو نانا اور نواسے میں یہ نازک باتیں ہو
رہی تھیں۔ ادھر سیدہ عالم سے [illegible] ہو کر [illegible] کو بابا کی خدمت میں آ پہنچتی ہیں اور کہتی
ہیں کہ بابا دیکھتے ہو بابا بچہ آہو دے دیجئے کوئی تحمل نہیں یا نہیں میرا حسین روتا تو نہیں
ہے کبھی سیدہ عالم یہ کہتی تھیں کہ [illegible] چادر کیا [illegible] سے اجازت لے کر روا اوڑھ کر
جنگل کو چلیں کی اور آہو کا بچہ لا کر اپنے حسین کو دوں کی [illegible] نے سدا اپنے بچہ کے
لیے بچپن [illegible] ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ میرا حسین مجھ سے روٹھ جائے کبھی مخدومہ عالم
حسن سے کہتی ہیں کہ تم ہی اپنے بھائی کو رلاتے ہو ورنہ گھر میں بچہ لاتے نہ میرا حسین
ہوتا۔ امام حسن دست بستہ اپنے مادر گرامی کی خدمت میں عرض کرتے ہیں اماں
جانی یہ بچہ بھائی جان کو دے دیجئے ہمیں کچھ ملال نہ ہوگا آپ نے فرمایا بیٹا حسن
وہ اگر تم سے بچہ نہ لیں گے وہ تو اپنے نانا ہی سے بچہ لیں گے آج میں خود اپنے بابا
سے عرض کروں گی بابا جان میں غم و حسرت میں گرفتار [illegible] ہمارے لیے مہیا کرنا
دشوار ہیں یہ بچے [illegible] کے لیے [illegible] بابا اپنے فضل سے اپنے ہاتھ
اٹھائیں زہرا کی [illegible] پر نظر کریں یہ کہہ کر اپنی فرزند پر رونے لگیں۔ ادھر رحمت الٰہی
جوش میں آئی اور جبریل کو خالق عالم کا حکم ہوا کہ جلد جنگل سے ہرنی کا بچہ لے کر پہنچ
ایسا نہ ہو کہ حسین کی آنکھوں سے آنسو نکل آئیں۔ القصہ ایک ہرنی خوشی خوشی بچہ
لیے ہوئے جنگل کو نکلا کہ یہ مرتبے ہیں آپ کے آقا اور مولا کے کہ امام حسنؑ کو
اگر رسالتمآب نے بچہ دیا تو حسین کو خدا نے دیا ان دونوں شہزادوں کے فضائل کس کی
طاقت ہے کہ بیان کر سکے چنانچہ روایت میں ہے کہ ایک سال عید قریب آ گئی اور سیدہ

[illegible] نہ کی گئی۔ [illegible]
[illegible] سے ایک
[illegible] کے لئے
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے اس
[illegible]
[illegible] ان کے
[illegible] آگے بڑھے
[illegible] بچوں میں
[illegible] کلام بن کر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ایمان کی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رسول خدا جب
[illegible]

سے پاکی۔ شاہزادوں نے عرض کی نانا جان ہم کو اہل جہان نے دی ہے۔ پھر آپ نے فاطمہ سے فرمایا بیٹی تم جانتی ہو کہ یہ پوشاک کہاں سے آئی عرض کی بابا جان آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا بیٹی فخر کرو سیدہ بیبی تمہاری کنیز خاص ہے یہ شرف تجھ ہی کو حاصل ہے کہ اللہ نے تیرے بچوں کے لیے پوشاک جنت سے خازن جنت دے گیا ہے۔ پھر نواسوں نے نانا سے عرض کی کہ ہمارے کپڑے سفید ہیں امیدوار ہیں کہ ہمارے کپڑے رنگین ہوں۔ رسول اللہ پیارے نواسوں کی یہ گفتگو سن کر خاموش ہو گئے کہ اس عرصہ میں جبرئیل امین نازل ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ خدائے عز و جل نے بعد سلام کے عرض کیا ہے کہ تم ملول کیوں ہو حسنین کو خواہش رنگ ہے جو رنگ پسند ہوں کپڑے رنگ دیئے جائیں گے۔ جبرئیل نے کہا آفتابہ و طشت حاضر ہے میں پانی ڈالوں آپ رنگ فرمائیں۔ رسول خدا نے بڑے نواسے حسن سے کہا کہ بیٹا تم کو کونسا رنگ مرغوب ہے فرمانے لگے ہمیں سبز رنگ مطلوب ہے۔ جبرئیل پانی ڈالتے جاتے ہیں رسول اللہ کپڑا ملتے ہیں تو وہ سبز تھا حسن نے نانا کو تسلیم کر کے باادب وہ لباس لے لیا حسین اپنے نانا کے قریب کھڑے یہ سب ماجرا ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ رسالتماب نے فرمایا بیٹا حسین اپنا حلہ لیجئے وہ بتاؤ کہ کس رنگ میں رنگوں فوراً حسین نے اپنے نانا کے حکم کی تعمیل کی پوچھا پیارے فرزند تم کو کونسا رنگ پسند ہے کربلائی مسافر نے عرض کی نانا جان ہمیں لال سے سرخ رنگ پسند ہے۔ جب دونوں شہزادوں کے کپڑے اپنی اپنی مرضی کے مطابق رنگین ہو چکے۔ سب تن فرمائے لیکن شفیق نانا نے بعد از خوشی انجام پر نظر فرمائی تو رو دئیے قطرات اشک ٹپک پڑے شاہزادے گھبرائے ہاتھ جوڑ کر عرض کرنے لگے نانا کیا ہم سے خطا ہوئی جو حضور کو رنج پہنچا رسول کو یارائے ضبط نہ رہا۔ حسن کو گلے لگا کر کہا بیٹا تجھے ظالم زہر ہلاہل دیں گے تیرے جگر کے بہتر ٹکڑوں کو لگن میں رکھا ہوگا تو ذبح ہوگا اور تیرا تمام بدن زہر کے اثر سے سبز ہو گا تیرے جنازے پر تیروں کی بارش ہو گی۔ حتیٰ تیر تیرے تابوت میں پیوست ہوں گے میرے جگر کے ٹکڑے دفن ہونے نہ دیں گے لاچار حسین تجھ کو تیرے ماں کے پہلو میں دفن کرنے کا ارادے سے حسین کا بازو شکستہ ہو جائے گا

عالم نے بھی [illegible] سے [illegible] غریب نانا کی یہ گفتگو سن کر
عرض کرتے ہیں نانا کیا ہی [illegible] کیا آپ کے [illegible] پر شیخ چلانے
[illegible] کی [illegible] جانے سے [illegible] کے فرمایا [illegible] مگر تم سے
[illegible] کے [illegible] پوشاک پہنے [illegible] اللہ حسن و
حسین خدا کے پیارے ہیں [illegible] اس کو گوارا نہیں۔ دونوں
صاحبزادے [illegible] کی خدمت میں آتے ہیں۔ دریافت
فرماتے ہیں [illegible] کے [illegible] ہیں۔ [illegible] عالم [illegible] ہو جاتی
ہیں [illegible] فرماتی ہیں اپنے بابا [illegible] کی خدمت میں جاؤ۔ وہ فیصلہ فرمائیں
گے [illegible] کی سرکار میں آکر [illegible] ہیں۔ [illegible] فرمایا اپنے نانا کی خدمت
میں حاضر ہو وہ فیصلہ [illegible] کے [illegible] کی خدمت میں عرض کرتے ہیں نانا
جان ہم میں سے کس کا خط [illegible] خاموش ہو کر فرمایا فرزندو اس بارے میں
خدا فیصلہ [illegible] کا آپ فرزندوں سے [illegible] رہے تھے کہ جبرئیل امین بحکم رب
[illegible] خدمت [illegible] میں [illegible] عرض کرتے ہیں لے خدا کے حبیب [illegible] بعد تحفہ
درود و سلام ارشاد [illegible] کہ یہ [illegible] ہماری کنیز [illegible] کے پاس بھیجو وہی اس کا
[illegible] فیصلہ دیں گی۔ [illegible] کی خدمت میں واپس آتا ہے سوچتی
ہیں خدا سے مدد چاہتی ہیں۔ [illegible] کا [illegible] ہماری کنیز خاص
[illegible] کا ہار توڑ کر [illegible] گل کیا موتی
[illegible] فرمایا فرزندو تم میں سے جو [illegible] موتی [illegible] بچے دوڑے
ہر ایک نے [illegible] موتی اٹھا لئے [illegible] کی طرف دونوں بچے دوڑے رحمت
الٰہی [illegible] آئی۔ جبرئیل [illegible] حکم [illegible] اور اس موتی کے دو ٹکڑے کر
[illegible] آئے موتی
کے [illegible] اللہ اللہ حضرت رب
[illegible] گوارا نہ
[illegible] کہ حسین پر

ظلم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ظالموں نے مجھے میرے لال کی قبر کی زیارت سے محروم کر رہا ہے کہ وہ کے جانے کو پہنچے اس جگہ امام حسینؑ سے مکہ میں آ کر ملاقات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیت اللہ الحرام میں آپ قیام فرمائیں۔ جناب عبداللہ ابن عمر نے عرض کیا ہیں کہ اس کشتی میں پل بچوں عورتوں کو لے جا رہے ہیں فرمایا غالباً اس بیت اللہ کے مجاور ہوں دیکھو یہ سفر مقدور ہے۔ خدا جانتا ہے کہ وہی مجھے اسی حال میں دیکھنا چاہتا ہے جو اس کی مرضی وہ میری مرضی پھر فرمایا کہ قتل ہو جاؤں گا کہ میں جہاں بھی رہوں قتل کئے جانے کے جس ذات کا وعدہ ہے۔ جس کی خبر ہی تا گھروں میں رخسار پر آنسو بہے فرمایا بھائی عبداللہ جان کو بچاؤ کسی کی بیعت نہ کی۔ کہ مکہ و حرم کے سورا خوں میں بھی جا کر چھپ جاؤں گا تو ظالم مجھ کو وہاں سے نکال کر بے حرمتی سے اپنے ہاتھ رنگین کرنے کی ملاقات کریں گے یہ فرما رہے ہیں مخدرات بیت کی رونے کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ ادھر بیٹا رخصت ہو رہا ہے ہیں حضرت محمد حنفیہ اور جناب عبداللہ گریہ کر رہے ہیں۔ یہ منظر ساکنان آسمان بھی دیکھ رہے ہیں۔ بی بی اپنی بالا کو چھوڑ رہا ہے یہ عالم یہ دیکھ کر کہ میرا لال ابھی حج بھی نہ کرنے پایا ظالموں نے حرمت کعبہ کا بھی پاس نہ کیا حاجیوں کے بھیس میں ظالموں نے میرے لال پر قتل کے منصوبے بنائے کیسا ہے کہ ہوائے کتنے کے کہ غموں کے پہاڑ آئے ہیں اور فراق ہوتا ہے حسین میں میرے جاں نثار پہلو پریشان چلیں گی۔ مجھے نہیں نے چھٹے دکھوں سے پالا ہے۔ کیوں نہیں ہیں یا کی امت نے میرے حسین کو دور اس بچے کو کہاں کر آوارہ وطن کیا محمد کا علی بن کا جنت سے آنے پر مجبور کیا اور کہیں تمہارے بابا کی امت سنگدل ہو گئی کہ اپنے رسول کا گلا چھیں اور تلوار کے نیچے کا تیر کر لیں۔ ارے ظالمو محمد و حیدر تک میرے لال کی مصیبتوں پر روئیں اور تم مطلق نہ گھبراؤ۔ روز قیامت پایہ عرش ہلا کر فریاد کروں گی اور کہوں گی داور محشر انہوں کے اور میرے درمیان جا کر فرمائیں کے ابھی میرے بچے نے کس کو جا کے آزار نہیں تو بھی جل جاتی ہوں کہ آج کعبہ روتا کی ضرب کا اثر اپنی

[illegible] تھا میرے شوہر کے
گلے میں رسیاں [illegible] بابا کے غم میں گھلے
[illegible] احکم الحاکمین [illegible] رب الارباب حسین کی
[illegible] الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

بارھویں مجلس

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف
الانبیاء والمرسلین وآلہ الطاہرین المعصومین من یومنا ھذا الی
یوم الدین قال اللہ تبارک وتعالی فی کتابہ المبین وھو اصدق
الصادقین بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ
وکونوا مع الصادقین [illegible] نے کہہ رہا ہے کہ
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے معنی میں ہم
[illegible] ہے ایمان [illegible] تو
[illegible] اور حق
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] یہ خدا کی
[illegible] جس کو اس نے
[illegible] سے قرآن میں تو

اور کیا چیز ہے حاسد کی دنیا بھی خراب ہوتی ہے اور اپنے عمل سے جہنم بھی خریدتا ہے۔ جناب رسالتمآب صلعم ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے بڑی خوفناک چیز میری امت کے لیے مال کی زیادتی ہے جس کی وجہ سے لوگ حسد کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے حاسد خدا کی نعمتوں کے دشمن ہیں۔ حاسد کو کبھی سرداری حاصل نہیں ہوتی۔ اس کو اپنی زندگی کا حق نہیں ہوتا حسد کی بیماری یا حسد کی آگ حاسد کے نیک عمل کو اس طرح نیست و نابود کر دیتی ہے۔ جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔
غیبت بھی بہت بری بلا ہے۔ جو پیٹھ پیچھے برائی کرتے نظر آتے ہیں۔ خواہ مرد ہوں یا عورتیں جدھر دیکھو یہ مہلک مرض آج کل پھیلا ہوا ہے یہ نہیں سمجھتے کہ جتنی دیر کسی کی غیبت ہوتی ہے تو غیبت کرنے والے کے نیک عمل جس کی غیبت کی جاتی ہے اس کے اعمالنامہ میں درج کر دیئے جاتے ہیں چنانچہ ایک عورت خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام میں آتی ہے۔ حضرت کو سلام کرتی ہے اتفاق سے حضرت کے آگے کھانے کا دسترخوان چنا ہوا ہے۔ آپ اس عورت سے کھانے کی تعظیم کرتے ہیں وہ عورت کہتی ہے یا حضرت میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا تیرا روزہ نہیں ہے۔ اس نے عرض کی میرا روزہ ہے پھر حضرت نے فرمایا ہرگز تیرا روزہ نہیں تب آپ نے فرمایا کیا تو نے فلاں برادر مومن کا گوشت نہیں کھایا اس نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کی غیبت نہیں کی تو اس نے کہا ہاں سچ ہے تب آپ نے فرمایا کہ تو نے غیبت نہیں کی یہ ہی برادر مومن کا گوشت کھانا ہے۔ اب آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ حسد کتنی بری چیز ہے اگر کسی کو صاحب فضل و کمال دیکھیں تو ہم کو خوش ہونا چاہیئے نہ کہ جلنا چاہیئے ہمارا ظاہر و باطن ایک ہونا چاہیئے یہ نہ ہو کہ ظاہر اچھا ہو اور باطن خراب اگر دونوں رخ ہمارے صاف ہیں تو خدا بھی مہربان ہوتا ہے اور وہ نازک مسئلے حل کر لیتا ہے کہ جن کے حل کی توقع انسان کو نہیں ہوتی یہ تو عام انسانوں کا حال ہے اگر خاص الخاص بندوں کا ذکر آجائے تو کیا کہنا وہ حق کے ساتھ ہوتے ہیں اور حق ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ قرآن کے ساتھ ہوتے ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ خدا کے ہوتے ہیں اور خدا ان کا ہوتا ہے۔ وہ وہی حکم دیتے ہیں جو خدا کا حکم ہوتا ہے لیکن کبھی عام

بندوں کا دنیا کے لالچ کی وجہ سے اس قدر ہجوم خاص الخاص بندوں پر ہو جاتا ہے کہ وہ
اپنے حق کو اگر جانتے بھی ہیں تو کچھ پرواہ نہیں کی جاتی اگر جب کسی مسئلہ کے حل میں
مصیبت آ پڑتی ہے تو علی یاد آتے ہیں چنانچہ ایک لڑکا خلیفہ ولی کے پاس آ کر بیان کرتا
ہے کہ میں فلاں کا فرزند ہوں میرے باپ نے کوفہ میں انتقال کیا ہے جو کچھ اس کا مال
آپ کے پاس بطور امانت جمع ہے وہ مہربانی فرما کر مجھے دے دیجئے خلیفہ صاحب نے یہ
سن کر اس کو ڈانٹا اور کہا میں تجھ کو نہیں جانتا غلاموں کو حکم دیا کہ اس کو مار کر نکال
دیں۔ چنانچہ وہ لڑکا خلیفہ صاحب کی عدالت سے نکال دیا گیا وہ روتا ہوا امیر المومنین علی
ابن ابی طالب کی خدمت میں گیا اور اس ظلم کی آپ سے شکایت کی آپ خلیفہ وقت
کے پاس تشریف لائے اور کہا آج میں تمہارے اور اس لڑکے کے درمیان وہ فیصلہ
کروں گا جو خداوند عالم ساتویں آسمان پر کرتا ہے حضرت نے بعض اصحاب کو ہمراہ لیا
اور اس لڑکے سے کہا مجھے اپنے باپ کی قبر پر لے چل۔ جب وہاں پہنچے تو آپ نے
اس قبر کے کھودنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میت کی ایک ہڈی میرے پاس لاؤ ہڈی لائی گئی
اس لڑکے کو سنگھائی گئی اس کے دونوں نتھنوں سے خون گرنے لگا حضرت نے فرمایا
بے شک یہ لڑکا اسی کا ہے اس کا مال دے دو۔ وہ تیرے نسبت زیادہ مستحق ہے خلیفہ
صاحب فرمانے لگے کیا محض اس خون کے نکلنے سے اس کو مال دے دوں گا؟ ہرگز نہیں
آپ نے فرمایا ضرور دینا ہوگا کہنا یا عمل کیا یہ ممکن نہیں کہ اس ہڈی کو کوئی اور سونگھے
اور اس کے نتھنوں سے خون گرے فرمایا اس کا امتحان ابھی ہوا جاتا ہے۔ تمام حاضرین
کو اس ہڈی کے سونگھنے کا حکم دیا گیا کسی کی ناک سے خون نہ گرا دوسری مرتبہ پھر اسی
لڑکے کو سنگھائی گئی اس مرتبہ پہلی نسبت نکلنے کے اور زیادہ خون گرا اب تو سب حیران
ہو گئے اور کہنا پڑا کہ بے شک یہ اسی میت کا لڑکا ہے اور وہ مال خلیفہ صاحب سے لے
دلا دیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ایسے باطل حج کا فرزند جس نے خلیفہ صاحب کی حاضرین عدالت
کے سامنے لاج نکالی ہو۔ وہ فاطمہ کے پہلو پر دروازہ گرا دیں اور فاطمہ دنیا سے اس
الم سے بیزار ہو کر جائیں کہ اپنے جنازہ پر آنے کے لیے منع کر دیں کہاں تک صحیح
ہے اگر یہ ظلم نہ کرتے تو کربلا میں حسین پر ہرگز ظلم نہ ہوتے رونا آتا ہے کہ ایک

پھر حبیب ابن مظاہر بازار کوفہ میں خضاب خرید رہے تھے کہ مسلم ابن عوسجہ آ گئے
حبیب کہنے لگے بھائی مسلم آج کل زمانہ کچھ ایسا پر آشوب ہو رہا کہ جدھر دیکھو تلواریں
تیز کی جا رہی ہیں۔ نیزے بھالے چمکتے دکھائی دیتے ہیں۔ تیروں کی انیاں زہر میں بجھائی
جا رہی ہیں فوجیں اکٹھی ہو رہی ہیں اور اِدھر اُدھر نقل و حرکت کرتی نظر آ رہی ہیں تم
کچھ جانتے ہو کہ یہ لڑائی کس سے ہے اور یہ چڑھائی کس پر ہے۔ مسلم بن عوسجہ رونے
لگے اور کہنے لگے اے بھائی تمہیں نہیں معلوم یہ سب کچھ فرزند رسول کے قتل کا
سامان ہے یہ سنتے ہی حبیب نے خضاب اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور کہنے لگے واللہ یہ
ریش میری نصرت مولا میں میرے خون سے خضاب ہو گی اس دن سے حبیب رنجیدہ رہنے
لگے گھر واپس آ گئے ان کے چند عزیز و اقارب بھی ان کے گھر آئے اور کہنے لگے کہ
ابن زیاد قتل حسین کے واسطے فوجیں جمع کر رہا ہے ہم نے سنا ہے کہ تم نصرت امام کو
جا رہے ہو ہمارے نزدیک یہ مناسب نہیں کہ امور سلاطین میں دخل دو اپنے ارادہ سے
باز رہو۔ حبیب نے بھی بہ مصلحت ٹال دیا لیکن جو صدمہ حبیب کے دل پر گزر رہا تھا
اس کو وہی خوب جانتے تھے۔ اِدھر یزید کی فوجوں پر فوجیں کربلا میں چلی آ رہی تھیں
اور ثانی زہرا ماں جائے سے ہر بار دریافت فرما رہی تھیں کہ لیت کس کی فوج آئی اور اب
کس کا رسالہ آیا مظلوم امام بتاتے جاتے تھے کہ اب فلاں سردار کی سرکردگی میں یہ
رسالہ یزید کا آیا ہے یہاں تک کہ تمام میدان کربلا فوج مخالف سے بھر گیا تب جناب
زینب نے فرمایا بھیا تم بھی اپنے دوستوں کو نصرت کے لیے خط لکھو تب حسین نے
بہن سے قلم دوات طلب فرمایا اور ایک نامہ اپنے بچپنے کے رفیق حبیب ابن مظاہر
ریش میری نصرت مولا میں میرے خون سے خضاب ہو گی اس دن سے حبیب رنجیدہ رہنے
چاہتے تھے کہ کسی شخص نے دق الباب کیا حبیب ننگے سر اور ننگے پاؤں باہر آئے دیکھا
کہ ایک شخص خط لئے کھڑا ہے پوچھا تم کون ہو کہا انا عبد الحسین میں حسین کا ڈاکیہ
ہوں ان کا نامہ آپ کے نام لایا ہوں جس وقت حبیب نے یہ سنا اس سے خط لیا اپنی
آنکھوں سے لگایا بوسہ دیا کھول کر پڑھنا شروع کیا۔ جس میں یہ لکھا تھا اے بھائی حبیب
اے رجل فقیہ ان دونوں زمانہ تم سے ایسا پھر گیا کہ سب دشمن ہو گئے۔ ہر طرف کی

اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیسی مصیبت آپ پر آپڑی کہ غلام تک اپنی زندگی سے تنگ آکر آپ پر فدا ہونا چاہتے ہیں دوستوں پر افسوس ہے کہ آپ کی نصرت میں کوتاہی کریں غلام کو آواز دی کہ میں آ پہونچا حبیب گھوڑے پر سوار ہوئے غلام سے کہا میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کیا اس نے عرض کی معاذ اللہ کیا فرزند رسول کا حق آپ ہی پر ہے ہم پر نہیں میرے آقا اکیلے بلا اور مصیبت میں گرفتار ہوں اور میں غلامی سے آزاد ہوکر آرام سے گھر میں بیٹھوں واللہ میں بھی آپ کے ہمراہ چل کر امام پر تصدق ہونگا یہ سن کر حبیب نے کہا جزاک اللہ وفاداری کے یہی معنی ہیں القصہ دونوں جلد جلد راہ طے کرتے ہوئے چلے ادھر کربلا کا حال سنیئے کہ جب فرزند رسول ایک منزل پر پہونچے تو اسلحہ جنگ اپنے رفقا میں تقسیم کیے مگر ایک نیزہ علیحدہ رکھ لیا کسی کو نہ دیا رفقا نے عرض کی مولا یہ نیزہ بھی ہم میں سے کسی کو عنایت ہو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نیزہ میرے ایک مخلص دوست کے لیے ہے دیکھو وہ کوفہ کی طرف گرد اٹھی وہ میرے نیزے کا مالک آ پہونچا خود فرزند رسول مع اصحاب کے استقبال کو بڑھے ادھر حبیب ابن مظاہر دیکھتے ہی گھوڑے سے اتر پڑے اور حضرت کو سلام کرکے بے اختیار لپٹ کر روئے اور قدم مبارک چومے اور اتنا چومتے رہے کہ گریہ گلوگیر ہوگیا حضرت نے جواب سلام دے کر حبیب کو اپنے سینے سے لگایا اور نیزہ دیکر ارشاد فرمایا اے بھائی یہ تمہارا حصہ ہے عزادارو جب یہ خبر خیمہ عصمت میں پہونچی کہ کوئی مخلص نصرت امام کو آیا ہے جس کی پیشوائی کو خود حضرت تشریف لے گئے ہیں تو جناب زینب در خیمہ پر تشریف لائیں اور با آواز بلند پوچھا کہ کون میرے بھائی کی نصرت کو آیا ہے کسی نے عرض کی حبیب ابن مظاہر آپ کے غلام سلام کرتے آئے ہیں آپ نے فرمایا کہ میری طرف سے حبیب کو سلام کہو جس وقت حبیب نے سنا تو جناب ہوکر رونے لگے اور اپنا منہ پیٹ کر کہنے لگے اللہ اکبر میں نے ایسے کیا کیا آقا کی رفاقت میں یہ عزت پائی کہ ثانی زہرا مجھ کو سلام کریں اس کے بعد حبیب در خیمہ پر آکر مصروف بعد گریہ ہوکے اور سلام بجالائے یعنی حسین کے رونے والو جب مصیبت میں کسی دوست سے ملاقات ہوتی ہے تو دل کو کچھ تسکین ہو جاتی ہے اس

وقت جناب زینب کو ایک حبیب کے آجانے سے تسکین ہو گئی مگر روز عاشورہ جناب زینب کے دل پر کیا گزری ہوگی جب حبیب سے پہلے [illegible] کیونکہ ایک وقت وہ تھا کہ حبیب تعزیت کو آئے اور ایک وقت وہ آیا کہ حبیب اپنے آقا کا ساتھ چھوڑ کر جہاں جنگ میں گئے اور بہت سے کفار کو واصل جہنم کیا آخر کہاں تک لڑتے ایک حبیب اور ہزاروں اشقیا کا نرغہ زخمی ہو کر گھوڑے سے زمین پر گرے اور آواز دی آقا میری خبر لو غلام آپ پر فدا ہوتا [illegible] زیارت کا مشتاق ہوں [illegible] مرتضیٰ یہ آواز سن کر مسلم ابن عوسجہ کو ہمراہ لیے حبیب کی لاش پر پہنچے مسلم نے کہا حبیب کوئی آرزو ہو تو بیان کرو حبیب نے مسلم کو دیکھا اور کہا بس بھائی اس وقت آخر میں یہی یہ ہی آرزو ہے کہ تم میرے بعد امام کا ساتھ نہ [illegible] کیا کروں مجبور ہوں فرزند رسول نے حبیب کا سر اپنے زانو پر رکھا فرمایا میرے بچپن کے ساتھی حسین آیا ہے حبیب نے کراہتے ہوئے کہا آقا [illegible] فرزند رسول اپنے نانا کو [illegible] حبیب نے رو کر عرض کی نانا سے [illegible] کے بعد [illegible] تم دیکھ چلے ہو پیارے حبیب تمہارے بعد تھوڑی دیر میں ہم بھی آیا چاہتے ہیں ابھی فرزند رسول یہ فرما رہے تھے کہ حبیب کی پتلیاں پھریں موت کا پسینہ آیا شاہ کی گودی میں ایک ہچکی لی اور راہی جنت ہوئے فرزند رسول حبیب کی لاش [illegible] حبیب کی لاش حسین نے فرش پر [illegible] ایک [illegible] تھا وہ بھی [illegible] کے مددگار میں تمہاری [illegible] ہے جلد میں [illegible] جاتی ہے اشقیا میرے [illegible] کربلا کی ریتی پر [illegible] ہیں جلد رن میں [illegible] جسم سے باہر نکلنے کی [illegible] وانا الیہ راجعون وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

تیرھویں مجلس

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وآلہ الطاہرین المعصومین الی یومنا ہذا الی یوم الدین قال اللہ تبارک وتعالٰی فی کتابہ المبین وہو اصدق الصادقین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین یہ کلام صداقت التیام ہمیں ارشاد کرتا ہے [illegible]

[illegible] ظلم کرنے سے [illegible] ظلم کے معنی [illegible] اور عدل کے معنی [illegible] جھوٹ اور ظلم [illegible]

[illegible] جیسا کہ ایک شخص امیر المومنین علی ابن ابی طالب کی خدمت میں آیا [illegible] گوشت کا ٹکڑا [illegible] اور اس گوشت کے ٹکڑے [illegible] اور میں اسے معاف کردوں یہ کہاں کا انصاف ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible] کاٹ لے
[illegible] ہے [illegible] گھبرا گیا کیونکہ
[illegible] کی [illegible] کے جب [illegible] سنا فوراً [illegible]
[illegible] کر دیا اور [illegible] علی ابن ابی طالب [illegible] اپنے گھر واپس
[illegible] علی ابن ابی طالب علیہ السلام [illegible] رسول تھا جب ان کے
[illegible] کے [illegible] کر سکے جن کے
[illegible] میں [illegible] اور [illegible] کچھ سے [illegible] جائیں وہ
[illegible] کہ آنے والے [illegible] معلوم کر لیں کہ
[illegible] اسلام کا [illegible] اقوام عالم کے لئے رحمت ہیں
[illegible] وقت کہ جب [illegible] کے ساتھ [illegible] پر بیٹھے کھانا کھا رہی
[illegible] کے [illegible] آ [illegible] سنا کر اور اس کی پوری تکمیل کر کے علی ابن ابی طالب کو اتا
[illegible] دیر [illegible] نمایاں ہو گئی تاکہ دیکھنے والے دیکھ لیں کہ رسول کے بعد
[illegible] ہیں اور [illegible] کہ [illegible] فرض کو
[illegible] ساتھ [illegible] ہوا جاتا [illegible] بار بار ۲۳
[illegible] اسلام [illegible] رسالت [illegible]
[illegible] سے [illegible] کا اعلان [illegible] والے تھے
[illegible] کا [illegible] اللہ تعالیٰ نے خلافت
[illegible] کی [illegible] کا اعلان نہ [illegible] جب [illegible] والی آیت
[illegible] تمام [illegible] والے جل کر رہ گئے
[illegible] ہو گئے [illegible] وقت [illegible] سب
[illegible] علی ابن ابی طالب [illegible] والوں نے کہا
[illegible] رسول [illegible] آپ [illegible] ہو گئے فرمایا آج
[illegible] مشکل مسئل
[illegible] کلام [illegible] رسول [illegible] کلام [illegible]

دوسری امت گنہگار کی تیسرے اپنی لخت جگر فاطمہ علی مرتضیٰ اور حسن و حسین کی تمام
رسول اللہ صلعم کو بعد عبادت حق تعالیٰ حالت مرض میں یہ ہی فکر تھا کہ گنہگاران امت
کیلئے دعا فرمایا کرتے تھے ایک روز آپ نے اپنے اہلبیت اور اصحاب کو جمع فرما کر کہا
مجھ کو سفر آخرت درپیش ہے تم کو سپرد خدا کرتا ہوں حاضرین نے جس وقت یہ کلمہ سنا
دہاڑیں مار کر رونے لگے الغرض جب وہ دن آیا کہ آفتاب رسالت غروب ہوگا تو آپ
مسجد میں یہ وعظ فرما رہے تھے مسلمانو! اگرچہ میں تم کو بہت کچھ ہدایتیں کر چکا ہوں
لیکن پھر بھی بحکم خدا تم کو آخری وقت یہ کہے جاتا ہوں کہ کلام خدا کی حرمت کرنا اور
میرے اہلبیت سے محبت کرنا اگر ان دونوں پر تم نے پورا پورا عمل کیا تو نجات پاؤ گے
ورنہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بناؤ گے اللہ اللہ وقت نزع رسولؐ کہنے والے یہ کہدیں کہ معاذ
اللہ رسولؐ کو ہذیان ہو گیا ہے ہمارے لیئے کتاب خدا کافی ہے تھے بھی بڑے عالم بقول
ان ہی صاحب کے جو کتاب خدا کو کافی بتا رہے ہیں کہا کرتے تھے کہ مدینہ کی عورتیں
علم فقہ میں مجھ سے کہیں افضل ہیں جب اڑی کا وقت آتا تو علی یاد آتے تھے تر لقموں
کے وقت علی یاد نہ آئے حسنین اور فاطمہ کے فاقہ پر فاقہ یاد نہ آئے ہائے غضب فاطمہ
کے باپ کا مال باغ فدک نہ چھینا ہوتا اور یہ حدیث بنا کر کہ انبیاء کے ترکہ کے وارث
اولاد نہیں امت ہوتی ہے نہ بنائی ہوتی واہ ری قابلیت کہ قرآن تو یہ کہے کہ ورث
سلیمان داؤد کہ ہم نے سلیمان کو داؤد کا وارث بنایا کیوں مسلمانوں اتنی سمجھ کر ہی
علی فاطمہ اور حسنین کو پوچھ لیا ہوتا اور کچھ رسد دے کر فاقہ کشی تو کرادی ہوتی ان
ہی اوصاف پر ناز کرتے ہو کیا خلیفہ کے یہ ہی اوصاف ہونا چاہئیں کیا پھر بھی امید نجات
ہے ہرگز نہیں غرضیکہ رسولؐ نے فرمایا مسلمانو! اگر میں نے کسی پر ظلم کیا ہو تو وہ مجھ
سے اس کا عوض لے لے یہ سن کر حاضرین میں ایسا شور گریہ و بکا برپا ہوا کہ عرش خدا
جنبش میں آگیا حاضرین میں سے ایک شخص عکاسہ نامی نے عرض کی یا رسول اللہؐ اگرچہ
میری مجال نہ تھی کہ میں عرض کروں مگر بہ مجبوری عرض کرنا پڑا کہ ایک روز آپ نے
مجھ کو تازیانہ لگایا تھا رسالتمآب صلعم نے عکاسہ سے تازیانہ کی نشانی دریافت کرنے کے
بعد سلمان سے ارشاد فرمایا سلمانؓ فاطمہؑ کے پاس جاؤ اور ممشوق تازیانہ لے کر جلد حاضر

[illegible] نے [illegible] کیا اور رسول مقبول
[illegible] بیٹا
[illegible] کر رونے لگے اور کہا
[illegible] ظلم کیا ہے اس کا
[illegible] طلب کیا ہے لیکن
[illegible] آپ کے [illegible] کر رسول کی [illegible] جگر سے
[illegible] سے [illegible] بیٹا
[illegible] سے [illegible]
[illegible] جب حسین [illegible]
[illegible] کر رونے لگے [illegible] کی [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] اللہ [illegible] ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے کر [illegible]
[illegible] رسول [illegible] سے [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible] تشریف لائے
[illegible]
[illegible] کیا جب رسول
[illegible] عالم کے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ایک عرب [illegible] رسول اللہ نے آنکھیں
کھولیں فرمایا بی بی کون [illegible] نے فرمایا [illegible] اندر آنے
کی اجازت مانگ رہا ہے [illegible] کیا تو [illegible] اس مرتبہ پھر اسکی
آواز میں [illegible] نہیں [illegible] اس وقت رسول اللہ نے بی بی سے کہا فاطمہ یہ
[illegible] کا فرشتہ ہے کہ جو اجازت لیتے ہیں اور نہیں [illegible] بی بی اب
اس کو اجازت دو یہ وہ ہے کہ جس کو کوئی نہیں روک سکتا یہ وہ فرشتہ ہے کہ جس کی
[illegible] سے بچے یتیم ہو جاتے ہیں [illegible] نے یہ سن کر اجازت تو [illegible] لیکن رو کر
کہنے لگیں بابا کیا اب [illegible] ہے یہ [illegible] بی بی تم سے جدائی ہے اب
[illegible] جناب رسالتمآب نے بیٹی کو گلے سے لگایا آنکھوں سے
آنسو [illegible] اور نہ کرو عزرائیل کو اجازت دو
[illegible] اجازت [illegible] حاضر ہوئے [illegible] عرض [illegible] کا پیام
[illegible] آپ [illegible] ملاقات [illegible] کریں [illegible] سب تمہاری
[illegible] رسول خدا نے [illegible] عزرائیل [illegible] جبرئیل
[illegible] آ جائیں [illegible] جبرئیل آئے [illegible] جلیل لائے
[illegible] جس کو
[illegible] سن کر [illegible] شکر ادا فرمایا
[illegible] روح اقدس
[illegible] بیان نہیں ہو سکتا
رسول اللہ کے [illegible] آستین
رسول اللہ کے [illegible] آستین
[illegible] خلافت کے لئے [illegible] آل ہاشم [illegible]
[illegible] رسالتمآب کی [illegible] مشغول ہیں جب [illegible]
[illegible] نے بلایا کہا کفن
[illegible] نہیں مگر

سیدہ عالم نے اپنا معمول کر لیا تھا کہ روزانہ حسنین کو ساتھ لیکر بقیع میں تشریف لے جاتیں جب سرور دو عالم کے غم نے زیادہ سیدہ کو بے چین کیا تو فرزندوں سے کہا جاؤ بلال سے کہو کہ رسول کی بیٹی اپنے باپ کے نام کی مشتاق ہے گلدستہ پر جا کر اذان دے چنانچہ حسنین بلالؓ کی خدمت میں آئے اور اپنی مادر گرامی کا حکم پہنچایا بلال گلدستہ اذان پر گئے اذان کہنا شروع کی سیدہ عالم بھی ان کلمات کو دہراتی جاتی تھیں جب بلالؓ نے اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا سیدہ عالم نے یہ سن کر ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئیں حسنینؑ مسجد کی طرف دوڑتے گئے اور کہا بلالؓ اذان موقوف کرو تمہارے محبوب رسولؐ کی بیٹی فاطمہ الزہرا سن کر بیہوش ہو گئی ہیں ایسا نہ ہو کہ مادر گرامی کی روح اس جسد سے پرواز کر جائے چنانچہ بلالؓ نے اذان موقوف کی بعد رحلت آپ نے والد بابا کا غم بھی منا لیا جی بھر کے رو لیں بھی صف ماتم پر بیٹھیں لوگ تعزیت کو بھی آئے مگر آپ کی پوتی سکینہ اپنے بابا حسینؑ کی صف ماتم بچھا سکی نہ اچھی طرح رو سکی اگر حسینؑ کے سینہ پر سونے والی اپنے باپ کو یاد کر کے روتی تو لوگ نیزوں سے ستائی جاتی کہاں تھا وہ اس یتیم بچی اور سید سجاد کو آکر ان کے باپ کا ذکر پرسا و تعزیت رسولؐ تمہارے پدر بزرگوار کی لاش بے گور و کفن بھی ہو گئی لیکن تمہاری پوتی اپنے باپ کے کفن و دفن سے محروم آپ کے بابا کا جنازہ تو اٹھا مگر حسینؑ کی لاش پر تو گھوڑے ظالموں نے دوڑائے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

چودھویں مجلس

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء و المرسلین والہ الطاہرین المعصومین من یومنا ھذا الی یوم الدین قال اللہ تبارک و تعالی فی کتابہ المبین وھوا صدق الصادقین بسم اللہ الرحمن الرحیم○ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین○ صالح عالم اور خالق عالم کا ارشاد محکم ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو

اور بعض کے ساتھ [illegible] اور [illegible] ہے کہ تمام اصول اس آیت کے
تحت میں آ جاتے ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ جن کے مقابلہ میں اللہ سے ڈرو اور [illegible]
کی [illegible] اس حکم کے بعض کے ساتھ ہونے کا حکم دیا جاتا ہے جب اس حکم پر ہمارا
[illegible] تو دنیا کی تمام طاقتیں جن کے مقابلہ میں [illegible] کی خدا سے ڈرتے
[illegible] پر رعب و داب ہو گا دنیا کی [illegible] انہیں کے رعب و داب
[illegible] کی اور [illegible] کے ساتھ ہونے کا حکم [illegible] ہے کہ جن
سے [illegible] ایک لڑکے [illegible] میں [illegible] ہے تو کتاب میں
[illegible] اور کتاب [illegible] حق اور [illegible] کا فرق باطل اگر
[illegible] صاحب [illegible] کے [illegible] میں صداقت اسلام کی
[illegible] والد کو [illegible]
[illegible] کر [illegible] قدرت کے
[illegible] ہے کہ [illegible] سے [illegible] ہمارے حبیب
[illegible] اپنی عورتوں کو
[illegible] اپنے نفسوں کو بلائیں پھر ہم مباہلہ
کریں اور [illegible] اللہ کی لعنت [illegible] ایک [illegible] پہاڑ پر مدینے سے
[illegible] کی طرف نجران کے عیسائیوں کا [illegible] مقابل میں
[illegible] کا وقت [illegible] کا اعلان [illegible] رسول اللہ [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] فرماتی
[illegible] شان و شوکت سے
[illegible] ہر ایک کی
[illegible] اسلام کی [illegible] کے مقابلہ میں [illegible] سے
[illegible] اور کس ترتیب سے یہ [illegible] جا رہی ہیں کہ آگے
[illegible] اور بائیں
[illegible] ہے [illegible] کے

حب نبی جلوہ گر اور ہیں اللہ اللہ کیسا لباس کی زینت کی تکمیل کر کے آگے رسالت
کے پیچھے امامت یہاں طرف امامت یعنی طرف سے امامت کا پردہ
آگے رسالت کا پردہ ہے جو ان پر اللہ الیہ کا جلال نمایاں اور کہیں پر انوار الیہ کا
جلال نمایاں ہو اس طرح کہ یہ خدا کے ہیں اور خدا انہی کا ہے اسی کی تصدیق توحید کا پتا
چلتا ہے اور یہی [illegible] متقین کی گروہ کی فرق میں ہے کہ وہ واجب الوجود ہے ممکن
الوجود مخلوق کا قرب کا وہ حسب ہے کہ مجیب کی مرضی ہر ایک شخص ہر ایک فعل
پسندیدہ حسب [illegible] عالم موجود ہوتے ہیں تصدیق کا [illegible] اعتقاد [illegible]
ہے کہا ہے کہ [illegible] ان مسلمانوں ان کے متعلق نہ کہا کچھ کہ نہیں دیکھ رہا ہوں کہ
وہ کچھ معتبر ہیں کہ اگر [illegible] سے پوچھا کی تو کوئی ایک صرف دوسرے تین پر باقی
[illegible] ہے کہ ان کے [illegible] پھرا گئی ہیں [illegible] مقابلہ کی اجازت
سے جناب [illegible] کرتے ہیں کسی کا اسلام اور ایمان اگر ٹھیک ہے تو کیوں ان
کی [illegible] کو قتل کرایا جاتا ہے کسی لیے ایسے عذر ہو جاتے ہیں کہ انسانیت
[illegible] سے [illegible] کہ جیسا قول کہا اللہ [illegible] سیدۂ عالم
کے [illegible] احکام [illegible] کے وقت [illegible] رحلت [illegible] عالم کل
[illegible] اور جب کی [illegible] اور ابھی [illegible] کے [illegible] تکلیف لے جاتیں
[illegible] کر [illegible] نہیں دیکھ سکا کہ ان کی بچیاں پوچھا
[illegible] عالم میں [illegible] جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ
[illegible] جناب [illegible] کے [illegible] نام [illegible] متعلق ہیں مگر نو
نام آپ کے [illegible] ہیں۔ فاطمہ، صدیقہ، مبارکہ، طاہرہ، زکیہ، راضیہ، مرضیہ،
محدثہ، زہرا [illegible] ایک شخص نے آنحضرت سے سوال کیا کہ فاطمہ کی وجہ
تسمیہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ فاطمہ کے معنی ہیں چھڑانے والی [illegible] لغت جگر
[illegible] دوستوں اور [illegible] کو آتش دوزخ سے جدا کرنے والی ہے اس واسطے یہ نام
[illegible] زہرا کی وجہ [illegible] آپ نے فرمایا کہ
[illegible] ایک [illegible] آفتاب [illegible] کا

اپنی شہزادی کو پکارا جب کچھ جواب نہ ملا تو حجرہ کا در کھولا گیا دیکھا کہ شمع بجھ کر گل ہو گئی۔
حجرہ ماتم برپا ہو گیا دیکھنے والیوں کی چھاتیاں اس صدمہ سے پھٹ گئیں۔ بانی زہرا آئیں
ماں کے جنازہ پر حسین کو گر کر لپٹ گئیں اور یہ کہنے لگیں بی بی کا جنازہ ہوا اماں اٹھو آنکھیں تو
کھولو بات کرو آپ نے ہاتھ دیا حسین آپ کی ماں جائی بہن ام کلثوم آپ
سے پوچھ رہی ہے کہ بتلائے بابا کہ آپ چلی گئیں میں آنے بھی نہ پائی کہ آپ چلی
گئیں اماں جان مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ آپ کے انتقال کا وقت ہے اماں آپ نے تو وہ
مصیبتیں اٹھائیں اور ظالموں کے ظلم سہے کہ بقول آپ کے کہ اگر وہ مصائب دنوں پر
پڑتے تو راتیں ہو جاتیں اماں جو بیٹی ہم سے جدا ہونے کو تھی ابھی تو اٹھارہ سال کی
سال تھا اماں زینب تمہیں پر بھاری ہے اور غضب یہ ہے زمین بھاری ہے میری تلوار
کاٹتے گئے اماں کہنے کی آمد اور پکارتوں کی سردار اماں صابرہ اماں لاچار اماں منہ سے تو
بولو زینب کو کس پر چھوڑا نانا ہوئی تو تمہی ہی اب بتاؤ ہوئی کہلاؤں گی بہنا حسین کے لاڈ
اٹھاؤ تم جیسے مجھ سے نہ ہو سکیں گے۔ بانی زہرا یہ بین فرما رہی تھیں کہ مستورات ہاشمیہ
جناب زینب کے گرد آن کر جمع ہو گئیں۔ تعزیت کر رہی تھیں تسلی و تشفی دے رہی
تھیں کہ اتنے میں شاہ اولیاء روتے ہوئے گئے فرمایا بنت رسول جب اپنے بابا کی
خدمت میں پہنچنا میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ تیرے گلے میں رسن بندھی گئی میں نے
صبر کیا اور حسین کو ہاتھ لگایا علی تجھے صبر کرے گا لیکن حسب وصیت آپ کے بڑی
مشکل سے ضبط ہو گا صبر ہو گا آخر میں غسل دیا حنوط خود کیا کفن پہنایا تابوت میں رکھا
سب کو بلایا آپ نے فرمایا آؤ پیارا بچے کر لو تمہیں آئیں طفلاں آئیں جھک کر بلائیں
لیں اور کہنے لگیں بی بی ہمیں اکیلا چھوڑ چلیں حسن منہ تکتا حسین خیمہ سمٹ کر حال
ہے ماں کے جنازے پر آ کے گرتے پاؤں میں لپٹتے ہیں سر پٹک پٹک کے فرماتے ہیں اماں
غلام آئے ہیں رخصت کے واسطے جاتی ہو تم نبی کی زیارت کے واسطے۔ نانا جو پوچھیں
غلاموں کی خیر و عافیت کہیو زہرا جن کا جو پیارا ہے جس اور ہے بچی کیو نمازوں میں
بابا کے قتل کے مشورے ہو رہے ہیں آپ نے ہمارے سر سے شفقت کا ہاتھ اٹھا لیا ایک
دل ہی تھیں ان کو بھی آپ نے بلا لیا۔ بچوں نے ننھے سے سر جھکا کے آخری سلام کیے

ہماری مطبوعات

[illegible]

[illegible] حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت طول [illegible]
[illegible] ائمہ علیہم السلام کی [illegible] عالم [illegible] کا
[illegible] انسانوں سے [illegible]

[illegible]

[illegible] کی وضاحت قرآن [illegible] کی روشنی میں کی گئی ہے [illegible] اللہ
[illegible] کی اطاعت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اولی الامر کی اطاعت اور [illegible]
[illegible] قرآن کریم کی روشنی میں کی گئی ہے

[illegible] حسین علیہ السلام [illegible] سید [illegible]
حسین نقوی [illegible] یہ کتاب چودہ مجالس پر مبنی ہے جس میں

مسائل و مصائب [illegible] اور ان کے اسرار بھی بیان کیے گئے ہیں

[illegible] حل کی گئی ہے

○ ——— "کتاب [illegible]" [illegible] کیا گیا ہے

[illegible] علیہم السلام کے بیان کردہ ہیں۔ معلم اور طالب علم کے حقوق و فرائض اور علم حاصل کرنے کے [illegible] معاشرت [illegible] کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

حاصل بحث کی گئی ہے

○ ——— "[illegible] امام [illegible]" یہ کتاب مولانا سید [illegible] حسین صاحب [illegible] علماء نے حضرت صاحب العصر والزمان کے حالات اور واقعات اور گزشتہ امتوں کی [illegible] جو اس وقت میں ہوں گی اور امام صاحب العصر والزمان کی تلاش و [illegible] اور آپ کی لوگوں سے ملاقات پر بہت [illegible] فرمائی۔

○ ——— "[illegible]" یہ کتاب حضرت [illegible] کے حالات زندگی اور [illegible] پر مشتمل ہے۔

[illegible]

[illegible]

یہ کتاب [illegible] پر مشتمل ہے جو [illegible] مختلف اثر
مسلم علماء کی [illegible] میں سے [illegible] لوگوں [illegible] تحریں اور
[illegible] میں [illegible] مگر [illegible] لوگوں کی [illegible] ہے اور
[illegible] اور [illegible] کی [illegible] اور ان کے کردار کا [illegible] ہے جن
سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] مسئلہ [illegible] ہے [illegible] کی
ضرورت ہے

ناشر: [illegible] بک ڈپو اسلامپورہ لاہور